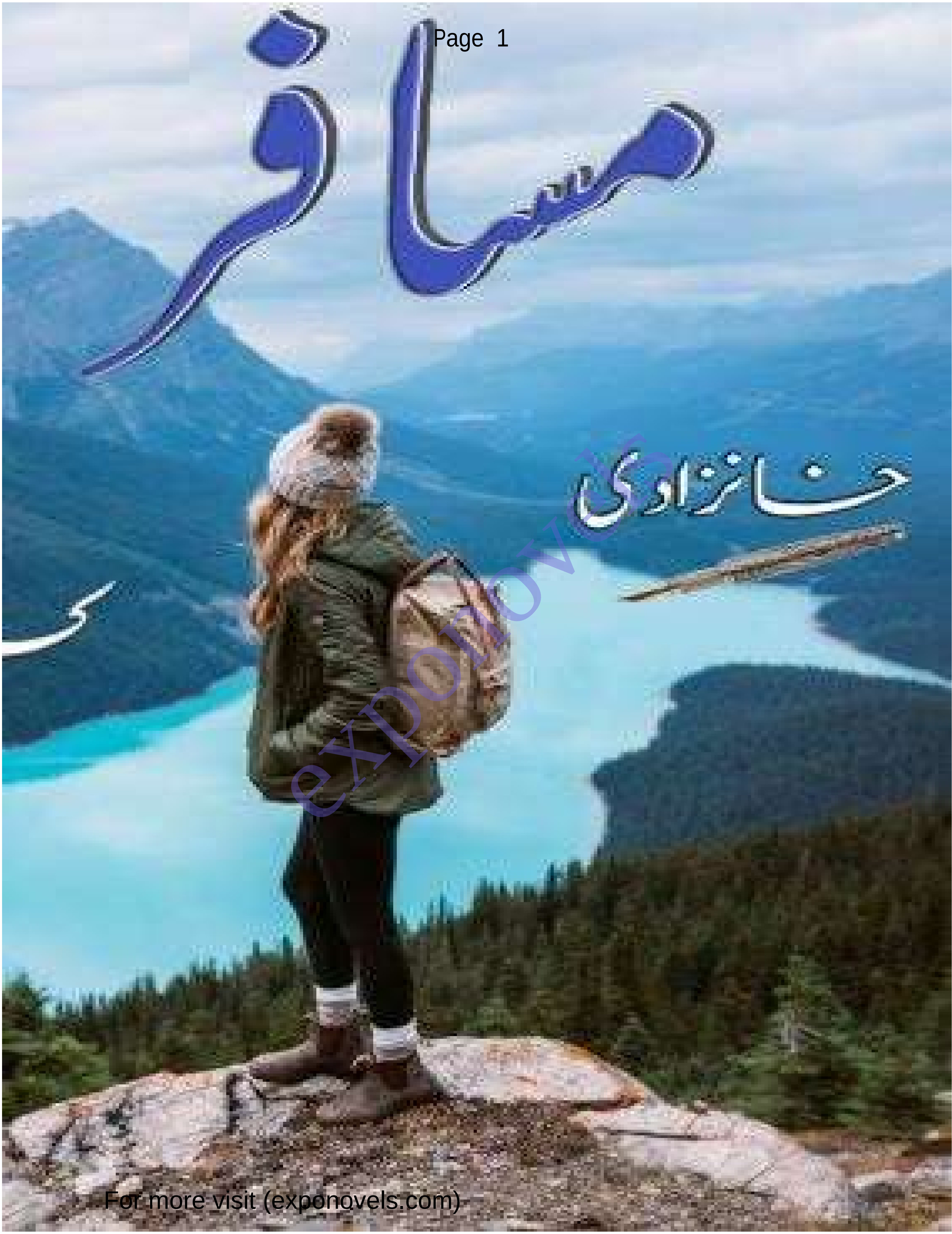

For more visit (exponovels.com)

مسافر

خزادی

مکمل ناول

exponovels

سارہ کہاں ہو تم؟

ہر بار میری بات کو یونہی نظر انداز کر کے بھاگ جاتی ہو مگر آج تمہیں میری بات سننی ہو گی۔

لو آج برتن دھونے کی یاد کیسے آ گئی تمہیں۔

ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔

آنی پلیز۔۔۔۔۔

Change The Topic...

میں آپ سے بول چکی ہوں یہ ٹاپک مت چھیڑا کریں بار بار مگر آپ سنتی ہی نہی۔

اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ پر بوجھ بن چکی ہوں، تو مجھے اکیلا چھوڑ دیں آپ۔

رہ لوں گی میں اکیلی۔۔۔

آپ میری فکر چھوڑ دیں، میں کوئی ٹین اایج گرل نہی ہوں۔

کیسے چھوڑ دوں تمہیں اکیلا سارہ؟

Are you crazy?

تمہاری مام سے وعدہ کیا ہے میں نے تمہاری زمہ داری لی ہے۔

exponovels

تو پھر کیسے تمہارے معاملے میں کوتاہی کروں؟

تم بوجھ نہی ہو مجھ پر۔۔۔۔

میری بیٹی ہو تم۔

خوش دیکھنا چاہتی ہوں میں تمہیں۔

آخر کب تک تم یہ ریسٹورنٹ سنبھالتی رہو گی؟

ایک لڑکی کا اصل گھر اس کے شوہر کا گھر ہوتا ہے۔

تم مت بھولو کہ تم دانیال کے نکاح میں ہو۔

اس پردیس ملک میں کون بنے گا تمہارا سہارا؟

میری بھی عمر ہو گئی ہے اب، کیا پتہ کب آنکھیں بند ہو جائیں تمہاری ماں کی طرح۔

بہتر یہی ہے تم پاکستان چلی جاو اپنے گھر۔۔۔۔۔

ہممم۔۔۔۔تو آپ کو لگتا ہے میں پاکستان جا کر خوش رہوں گی؟

آپ مجھے اس گھر میں بھیجنا چاہتی ہیں، جس گھر کے مکینوں نے ساری زندگی میری ماں کو نہی اپنایا، وہ مجھے کیا اپنائیں گے۔

بہت بڑی غلطی کر دی ڈیڈ نے میرا نکاح دانیال سے کروا کر کیونکہ وہ جو سمجھتے تھے ان کا بھتیجا ان کی بیٹی کو تحفظ دے گا مگر وہ غلط تھے۔

exponovels

ان کے لاڈلے بھتیجے نے تو کبھی مڑ کر نہی دیکھا، اسے کبھی خیال نہی آیا کہ اس کی بیوی کس حال میں ہے۔۔۔۔زندہ بھی ہے یا نہی؟

اب اتنا بھی وہ دودھ پیتا بچہ نہی ہے جو اسے کوئی بتائے گا تو پتہ چلے گا اسے۔

پندرہ سال کا تھا وہ جب ہمارا نکاح ہوا تھا اور پندرہ سال کا بچہ سمجھدار ہوتا ہے۔

کیا اسے میری یاد نہی آتی؟

اسے میری پرواہ نہی ہے تو میں کیوں کروں؟

آنی پلیز چھوڑ دیں آپ اس معاملے کو، مجھے نہی ضرورت مطلب پرست رشتوں کی۔

جب ان کو میری قدر نہی تو میں کیوں پرواہ کروں ان کی۔

تو قدر بناو اپنی، وہاں جاو اور اپنا حق حاصل کرو۔

آنی۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔۔

و علیکم اسلام۔۔۔۔۔لو اسفند آگیا یہ سمجھائے گا تمہیں۔

کیا؟

وہ مسکراتے ہوئے کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ گیا۔

آنی پلیز۔۔۔۔۔۔ہر کسی کے سامنے مت شروع ہو جایا کریں۔

exponovels

یہ میرا پرسنل معاملہ ہے۔۔۔وہ ایپرن اتار کر الماری میں پھینک کر اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

کیا کروں میں اس لڑکی کا؟

میں تو سمجھا سمجھا کر تھک گئی ہوں مگر یہ سنتی ہی نہی ہے۔

Dont worry...

آنی سب ٹھیک ہو جائے گا، میں سمجھاؤں گا اسے۔

آپ فکر مت کریں۔

کیسے فکر نہ کروں؟

جب بھی بات شروع کرتی ہوں یہ بھڑک اٹھتی ہے۔

جو بھی ہو سچ تو یہی ہے، اب یہ اکیلی تو نہی رہ سکتی ساری عمر۔۔۔ایک نہ ایک دن پاکستان واپس جانا ہی ہو گا اسے۔

آخر کب تک جان چھڑائے گی۔

جی آنی آپ کی بات ٹھیک ہے مگر ابھی وہ ریسٹورنٹ سے تھکی ہوئی آئی ہے۔

کوئی مناسب وقت دیکھ کر میں خود بات کرتا ہوں۔

ٹھیک ہے میں انتظار کروں گی۔

کھانا گرم کرتی ہوں، تم فریش ہو کر آجاو۔

ٹھیک ہے۔۔وہ بے دلی سے ٹائی کھولتے ہوئے اپنے پورشن کی طرف بڑھ گیا۔

exponovels

صبح ناشتے کی میز پر۔۔۔

آنی پلیز ناں۔۔۔ایسے ناراض مت ہوا کریں آپ مجھ سے سارہ انہیں منا رہی تھی۔تب ہی اسفند نیچے آیا۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔

سارہ اسے دیکھتے ہی تیزی سے اپنی کرسی چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

آنی مجھے دیر ہو رہی ہے،آپ جلدی آجائیے گا۔

یوں بھاگنے سے سچائی بدل تو نہی جائے گی۔

۔اسفند کی آواز پر سارہ کے دروازے کی طرف بڑھتے قدم رک گئے۔

آنی کی بات مان کیوں نہی لیتی آپ؟

آپ سے مطلب؟

آپ کو کوئی حق نہی اس معاملے پر مجھ سے بحث کرنے کا۔

کرایہ دار ہیں وہی رہیں،مالک مکان بننے کی کوشش مت کریں۔

سارہ؟؟؟؟؟

اس کی آنٹی غصے سے چلائیں۔

یہ کرایہ دار نہی ہے اس گھر کا فرد ہے۔

بھول گئی تم اس کے کتنے احسانات ہیں ہم پر؟

exponovels

yeah whatever.....

میں جا رہی ہوں، مجھے دیر ہو رہی ہے۔ وہ ایک غصے بھری نظر اسفند پر ڈال کر دروازہ غصے سے پٹخ کر باہر چل دی۔

آنی میں بھی چلتا ہوں، وہ ایک نظر گھڑی پر ڈالتے ہوئے باہر کی طرف چل دیا۔

وہ شرمندہ سی برتن سمیٹنے لگیں۔

تو ابھی تک آپ مجھے کرایہ دار ہی سمجھتی ہیں؟

اسفند سارہ کے برابر چلتے ہوئے بولا۔

تو اور کیا سمجھوں مسٹر؟

یہ ترکی ہے آپ کا پاکستان نہی جہاں زرا سی بے تکلفی پر لڑکیاں مر مٹتی ہیں آپ جیسے نوجوانوں پر۔

کس نے کہہ دیا آپ سے ایسا؟

ہمارے پاکستان کی لڑکیاں ایسی نہی ہوتیں، وہ بس اپنے شوہر پر ہی مر مٹتیں ہیں اور اسی کو مارنے کی ہی قسم کھاتی ہیں۔

اسفند کا خیال تھا وہ مسکرائے گی مگر نہی وہ بے رخی سے آگے بڑھ گئی۔

میں تو بس اتنا کہہ رہا تھا کہ تمہیں پاکستان واپس جانا چاہیے۔

چلو مان لیا کہ تم دانیال کے ساتھ نہی رہنا چاہتی مگع آنی کی خاطر جاو تق سہی۔

میرا دماغ پہلے ہی بہت خراب ہے اسفی پلیز۔۔۔۔ سارہ غصے سے واپس پلٹی۔

میرا مطلب نہی سمجھی تم؟

exponovels

تم پاکستان جاو مگر وہاں گھر بسانے کے لیے نہی، دانیال سے خلع لینے۔

سارہ کے بڑھتے قدم پھر سے رکے۔

کیا؟

ہاں سہی تو کہہ رہا ہوں۔۔۔۔ تم اس سے خلع لے کر واپس آجاو۔

ویسے بھی اسے کونسی تمہاری فکر ہے اگر ہوتی تو تمہیں اس حال میں اکیلا نہ چھوڑتا۔

یہ دانیال نامی قصہ ہی ختم کر ڈالو۔

پھر واپس آجانا اپنے پیارے ترکی، کیا خیال ہے؟

Not bad....

سوچا جا سکتا ہے اس بارے میں۔۔۔۔

مگر کیا لگتا ہے وہ اتنی آسانی سے مجھے طلاق دے گا؟

کیوں نہی ضرور۔۔۔اور کوئی آپشن نہی بچے گی اس کے پاس۔

Ok,Lets see

ابھی تو جلدی چلو دیر ہو رہی ہے ہمیں۔

تو پھر کیا سوچا تم نے؟

exponovels

وہ دونوں ریسٹورنٹ سے گھر کی طرف جا رہے تھے کہ اسفند نے پھر سے اسے یاد دلایا۔

کس بارے میں؟

سارہ لاپرواہی سے بولی۔

پاکستان جانے کے بارے میں،اسفند ناراضگی سے رکا، جیسے اس کی بات کی کوئی ویلیو نا ہو سارہ کی نظر میں۔

سارہ رک کر اس کی طرف واپس پلٹی۔

تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے؟

یہ میرا مسئلہ ہے تمہیں زیادہ سیریس لینے کی ضرورت نہی ہے،وہ پھر سے چلنے لگی۔

اسفند بھی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

یہ صرف تمہارا مسئلہ نہی ہے سارہ!

میں تمہیں پریشان نہی دیکھ سکتا، جتنی جلدی ہو سکے تم اس بے نام رشتے کے بوجھ سے خود کو آزاد کر لو۔

تم سے کس نے کہہ دیا کہ میں پریشان ہوں؟

کوئی پریشانی نہی ہے مجھے اور ہاں جہاں تک بات اس رشتے کی ہے تو وہ واقعی بوجھ ہے مجھ پر،میں خود اس بوجھ سے آزاد کرنا چاہتی ہوں خود کو مگر ابھی نہی۔

ابھی میرا پاکستان جانے کا کوئی ارادہ نہی ہے۔

آنی کو دیکھو،ان کی طبیعت ٹھیک نہی رہتی میں ان کو اکیلے چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں؟

exponovels

اور اگر دانیال خود آ گیا یہاں تمہیں اپنے ساتھ لیجانے وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تو؟

کیا کر لو گی تم؟

پھر تو ہر حال میں تمہیں اس کے ساتھ جانا ہی پڑے گا۔

ایسے کیسے آ جائے گا وہ یہاں؟

اگر اسے آنا ہوتا تو کب کا آ چکا ہوتا۔۔۔

لیکن فرض کرو سارہ اگر وہ آ جائے؟

آ جائے تو۔۔۔۔ دھکے مار کر نکالوں گی اسے ترکی سے، اسے کوئی حق نہی مجھے یہاں سے لیجانے کا۔

Really?

واقعی اسے کوئی حق نہی؟؟؟

اسے پورا حق ہے یار، تم اس کے نکاح میں ہو۔

یہی تو میں تمہیں سمجھا رہا ہوں کہ اس سے پہلے کہ وہ یہاں آئے بہتر ہے تم وہاں چلی جاو اور اس سے یہ حق واپس لے لو کیونکہ وہ اس قابل ہے ہی نہی۔

You deserves better.....

کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو، سارہ سوچ میں پڑ گئی۔

بلکل ٹھیک کہہ رہا ہوں میں، آنی کی فکر مت کرو تم میں ہوں یہاں ان کے ساتھ۔

exponovels

اپنی آنے والی زندگی کا سوچو۔۔۔۔

تو بتاؤ مجھے ٹکٹ کنفرم کروادوں؟

مگر اتنی جلدی!

مجھے سوچنے کے لیے کچھ وقت چاہیے، سارہ کنفیوز سی تھی۔

لو کرلو گل۔۔۔۔سوچی پئیاں تے بندا گیا۔

اسفند کی بات پر سارہ مسکرادی۔

ایک تو تم اور دوسری تمہاری یہ لینگویج لگتا ہے مجھے پکی پنجابن بنا کر ہی دم لوگے۔

چلو ٹھیک ہے تم ٹکٹس کنفرم کرواو۔

ٹکٹس نہی سارہ بس ٹکٹ۔۔۔۔

کیوں؟

سارہ کو جیسے شاکڈ لگا۔

تم نہی جاوگے اور آنی؟

میں ان کو یہاں کیسے چھوڑ کر جاسکتی ہوں؟

تم دونوں بھی میرے ساتھ جاوگے۔

exponovels

اگر میں تمہارے ساتھ گیا تو ریسٹورنٹ کون سنبھالے گا اور آنی کا تو سوچو ان کی کنڈیشن ایسی نہی ہے کہ وہ پلین کا سفر کر سکیں۔

بہتر یہی ہے کہ تم خود جاو بس۔

اگر کوئی پرابلم ہو تو مجھ سے شئیر کر لینا میں فوراً آ جاوں گا۔

ٹھیک ہے۔۔۔سارہ بے دلی سے بولی۔

وہ گھر پہنچ چکے تھے،اسفند نے چابی گھما کر لاک کھولا اور سلام کرتے ہوئے گھر میں داخل ہوا۔

اتنی دیر کر دی تم دونوں نے؟

میں کب سے کھانا گرم کیے بیٹھی ہوں۔

آنی کھانا رہنے دیں خوشخبری سنیں،سارہ پاکستان جانے کے لیے راضی ہو گئی ہے۔

کیا واقعی؟

وہ خوشی سے سارہ کی طرف بڑھیں۔

بہت اچھا فیصلہ کیا تم نے،یہی ہمارے حق میں بہتر ہے۔

میری دعا ہے کہ تم دانیال کے ساتھ ہمیشہ خوش رہو۔

آپ غلط سمجھ رہی ہیں آنی!

exponovels

میں دانیال کے ساتھ گھر بسانے نہی جا رہی بلکہ اس سے خلع لینے جا رہی ہوں، وہ غصے میں اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

Dont worry Anny.....

اسفند نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

اللہ ہدایت دے اس لڑکی کو، اس کی زندگی ہے میں کیا کہہ سکتی ہوں۔

تم کھانا کھاوگے؟

جی آنی میں چینج کر لوں پھر آتا ہوں، اسفند مسکراتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف چل دیا۔

دو دن بعد۔۔۔۔۔

خیریت سے جاو، پہنچ کر اطلاع ضرور دے دینا۔

اب میں مزید کوئی زبردستی نہی کروں گی تمہارے ساتھ، تمہاری زندگی ہے جو بہتر لگتا ہے وہی کرو اپنے لیے۔

سارہ ائیرپورٹ جانے کے لیے تیار تھی اور اسفند گاڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا جبکہ آنی اسے الوداع کرتے ہوئے آنسو بہا رہی تھیں۔

سارہ کے پاس کوئی جواب نہی تھا۔۔۔وہ بے بس سی ان کے کندھے پے سر ٹکائے آنسو بہا رہی تھی۔

اسفند کے بار بار ہارن دینے پر آخر کار وہ خدا حافظ بول کر باہر چل دی۔

جانتا ہوں یہ مشکل وقت ہے تمہارے لیے مگر یہ ضروری ہے۔

exponovels

آج نہی تو کل تمہیں اپنی زندگی میں آگے بڑھنا ہے۔

امید ہے تمہارا سفر اچھا گزرے، پاکستان پہنچتے ہی مجھے کال کر دینا۔

میری کزن کرن تمہیں ائیرپورٹ سے پک کرلے گی اور تمہارے مطلوبہ ایڈریس پر پہنچادے گی۔

یہ اس کا نمبر ہے اپنے بیگ میں سنبھال کرر کھ لینا۔ سارہ نے مسکراتے ہوئے وہ پیپر بیگ میں رکھ لیا اور چیک ان کے لیے آگے بڑھ گئی۔

کچھ دیر بعد وہ پلین میں بیٹھ گئی اور فلائٹ اڑنے کا انتظار کرنے لگی۔

جب اس کی فلائٹ کا اعلان ہوا تو اسفند نے سکھ کا سانس لیا اور ریسٹورنٹ واپس آگیا۔

کب ختم ہو گا یہ سفر؟

سارہ بے دلی سے سفر طے کر رہی تھی۔

پتہ نہی کیسا رویہ ہو سب کا اور کیا پتہ وہ مجھے گھر میں رہنے کی اجازت دیں گے بھی یا نہی؟

میں بھی کیا سوچ رہی ہوں، میں کونسا وہاں رہنے کے لیے جا رہی ہوں۔

جاتے ہی اپنے آنے کا مقصد بیان کر دوں گی اور دانیال سے خلع لے کر واپس آجاوں گی۔

وہ خود سے ہی سوال کر رہی تھی اور خود ہی اپنے سوالات کے جواب دے رہی تھی۔

عجیب سی کشمکش میں تھی وہ جیسے کوئی طالب علم امتحان سے پہلے پریشان ہو کہ ناجانے کون کون ساسوال پوچھ لیا جائے۔

اس وقت سارہ کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی۔

آخر کار کئی گھنٹے انتظار کے بعد فلائٹ لینڈ ہوئی۔

وہ ائیر پورٹ سے باہر آئی تو ویٹنگ ایریا میں ایک لڑکی کو اپنے نام کا بورڈ اٹھائے دیکھا۔

وہ اس کی طرف بڑھی۔

I am sarah....

سارہ کی آواز پر وہ لڑکی اس کی طرف متوجہ ہوئی اور ببل گم کا پٹاخہ مارتے ہوئے سر تا پاؤں سارہ کو دیکھا۔

Oh my my......

تو تم ہو سارہ؟

جی۔۔۔سارہ کو اس کا رویہ کچھ عجیب سا لگا۔

وہ جینز اور شرٹ میں ملبوس تھی اور لمبے بال کندھے پر گرائے آنکھوں پر سن گلاسز لگائے کھڑی تھی۔

آجاؤ یار کب سے انتظار کر رہی ہوں تمہارا۔

وہ آگے بڑھ کر سارہ کے گلے لگ گئی۔

سارہ تو حیران ہی رہ گئی۔

exponovels

میں مہوش۔۔۔اسفی کی کزن۔

Nice to meet you...

سارہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرائی۔

Welcome To pakistan....

وہ دونوں بازو لہراتے ہوئے بولی اور پارکنگ کی طرف چل دی۔

سارہ بھی اس کے پیچھے چل دی،وہ حیران تھی مہوش کا لباس دیکھ کر۔

اس نے ایک نظر خود کو گاڑی کے مرر میں دیکھا اور اپنا حجاب درست کرنے لگی۔

لاو میں تمہارا بیگ رکھ دیتی ہوں اس نے سارہ کے ہاتھ سے بیگ کھینچ کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر پھینکا اور خود

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

سارہ کو اس کی یہ حرکت بلکل نا بھائی وہ سیٹ پر بیٹھ گئی مگر اس کا دھیان پچھلی سیٹ پر گرے اپنے بیگ پر ہی تھا۔

chilll yarrrrr.....

کچھ نہی ہوتا تمہارے بیگ کو۔

ویسے ہمیں جانا کہاں ہے،اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

اوہاں ہاں یاد آیا اسفی نے ایڈریس سینڈ کر دیا تھا مجھے۔

Dont worry....

exponovels

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ایک گھنٹے میں پہنچادوں گی تمہیں۔۔۔۔۔

اس کے بعداس نے گاڑی میں تیز آواز میں میوزک چلادیا۔

سارہ کو عجیب سی وحشت ہونے لگی اس نے اپنی سائیڈ سے مرر ڈاون کیااور باہر دیکھنے لگی۔

ہر طرف سبزہ تھا بہت پیارے پھول لگے ہوئے تھے، یہ منظر سارہ کو بہت اچھالگ رہا تھا۔

کیسالگا تمہیں ہمارا پاکستان؟

سارہ کو باہر متوجہ دیکھ کر مہوش نے میوزک بند کر دیااوراس سے سوال کیا۔

ابھی اتنی جلدی میں کوئی رائے نہی دے سکتی۔۔۔

ہمممم۔۔۔اچھاجواب ہے۔۔۔مہوش مسکراتے ہوئے بولی۔

ویسے میں نے سنا ہے ترکی میں لڑکے بہت ہینڈ سم ہوتے ہیں؟

پتہ نہی میری کبھی کسی لڑکے سے ملاقات نہی ہوئی، سارہ کو مہوش کا یہ سوال بھی عجیب لگا۔

کیوں اسفی کو تو جانتی ہو تم' اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟

اسفی پاکستانی ہے ترکش نہی۔۔۔۔

اور ہم بس اچھے دوست ہیں اس سے زیادہ کچھ نہی۔

And for your kind information....I am married.

اور یہاں میں اپنے ہسبینڈ اور فیملی کے پاس آئی ہوں۔

exponovels

کیوں آپ کے ہسبینڈ کیوں نہی آئے وہاں؟

میرا مطلب ہے کہ انہیں آنا چاہیے تھا ترکی یا پھر آپ کو ترکی کی بجائے پاکستان رہنا چاہیے تھا۔

کیونکہ شوہر کو اگر اکیلا چھوڑ دیا جائے تو وہ بیوی کو بھول کر فرار ہو جاتا ہے۔

میں ترکی اپنی ماما کی وجہ سے تھی،ان کی طبیعت ٹھیک نہی رہتی۔

اوہ اچھا اچھا۔۔اب کیسی ہیں وہ؟

She is no more....

اوہ۔۔۔بہت افسوس ہوا۔

i am really sorry...

Its ok....

اس کے بعد مہوش نے کوئی سوال نہی کیا۔

لیں جی آگئی آپ کی منزل۔۔۔۔

گاڑی ایک عالیشان بنگلے کے باہر رکی۔

سارہ گاڑی سے اتری اور اپنا بیگ اٹھا کر اندر سے ایک پیپر نکالا۔

ایڈریس دیکھا اور گیٹ کی طرف بڑھی۔

مہوش نے ڈگی ست بیگ نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔

exponovels

سارہ نے بیل بجائی تو اندر سے ایک گن مین باہر آیا۔

جی کس سے ملنا ہے؟

سارہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

اب کس کا نام لوں میں؟

وہ سوش میں پڑ گئی۔

د د دانیال۔۔۔۔دانیال سے ملنا ہے۔

She is mrs: Daniyal....

مہوش آگے بڑھ کر تیزی سے بولی۔

یہ ترکی سے آئی ہیں۔۔۔آپ کے صاحب دانیال کی بیوی ہیں۔

آپ ویٹ کریں میں کال کر کے کنفرم کر لوں۔

کتنا عجیب گیٹ کیپر ہت، زرا تمیز نہی ہے اسے مہوش تپ گئی۔

ایکچولی یہ مجھے جانتے نہی ہیں ناں اس لیے۔۔سارہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولی۔

سر یہاں ایک میم ہیں وہ کہہ رہی ہیں ان کا نام اارہ ہے اور وہ ترکی سے آئی ہیں۔

جی سر۔۔۔اوکے۔

وہ رسیور رکھتے ہوئے سارہ کی طرف آیا۔

exponovels

آئیں میم آپ اندر جاسکتی ہیں۔

Sorry...

یہ میری ڈیوٹی ہے۔

its ok...

سارہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھی۔

اتنی دیع میں سامنے سے اندرون ءدروازہ کھلا اور ایک ملازمہ دوڑتی ہوئی آئی اور سارہ کے ہاتھ سے بیگ لے کر گھسیٹنے لگی۔

لائیں میم مجھے دیں۔

نہی میں مینیج کرلوں گی۔سارہ شرمندہ سی بولی۔

اتنی دیر میں اندرونی دروازت سے ایک بزرگ باہر آتے دکھائی دیے۔

سارہ ان کو پہچان سکتی تھی،اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی مگر اگلے ہی پل وہ مسکراہٹ اڑن چھو ہو گئی۔

سارہ یہاں سے نہی جائے گی تم اپنی بیوی کو لے کر چلے جاو یہاں سے۔۔۔یہ ہمارا خون ہے۔

تمہیں کوئی حق نہی اسے ہم سے چھیننے کا!

نہی بابا جانی پلیز۔۔۔میری بیٹی کو مت چھینیں مجھ سے۔

سارہ میری اکلوتی اولاد ہے میں اس کے بغیر نہی رہ سکتی۔

exponovels

تو پھر ٹھیک ہے بہو ہم سے ایک وعدہ کرنا ہو گا تمہیں۔۔۔سارہ کا نکاح دانیال سے ہو گا وہ بھی ابھی اور تم وعدہ کرو ہم سے سارہ کی پڑھائی مکمل ہونے پر اسے پاکستان واپس بھیج دو گی ہمیشہ کے لیے۔

وہ ماضی کی تلخیوں میں کھو چکی تھی ہوش تب آیا جب انہوں نے سارہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

کہاں کہاں نہی ڈھونڈا تمہیں۔۔۔میں بتا نہی سکتا آج کتنا خوش ہوں میں تمہیں سامنے دیکھ کر۔

کاش میں بھی یہ کہہ سکتا دادا جان!

ڈھونڈنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے اگر ڈھونڈنے کی کوشش کی جائے تو۔۔۔۔سارہ کا لہجہ طنزیہ تھا۔

آو اندر چلو بیٹا سارے گلے شکوے یہی کرو گی کیا؟

وہ سارہ کا بازو تھامتے ہوئے اندر کی طرف بڑھے۔

میں چلتی ہوں۔۔۔خدا حافظ۔

مہوش بلند آواز میں بولتی ہوئی گیٹ پار کر گئی۔

جیسے ہی سارہ گھر میں داخل ہوئی سامنے ٹی وی لاونج کے صوفے پر اس کی دادی براجمان تھیں۔سارہ کو آتے دیکھ وہ لاٹھی کا سہارا لیتے ہوئی اٹھ گئیں اور سارہ کی طرف بڑھیں اسے گلے سے لگائے آنسو بہانے لگیں۔

سارہ حیران تھی کہ اس گھر کے مکین اگر اس سے اتنی محبت کرتے تھے تو یہ تب کہاں تھے جب اس کے سر سے ماں باپ دونوں کا سہارا اٹھ گیا۔

کہاں تھے تب،جب وہ تنہا اپنا گھر چلانے کی خاطر ریسٹورنٹ میں خوار ہوتی رہی؟

exponovels

اس نے اپنی دادی کا ماتھا چومتے ہوئے خود سے الگ کیا اور انہیں سہارا دیتے ہوئے صوفے تک لے آئی۔

کون ہے یہ لڑکی بابا جان؟

سارہ کے کانوں میں کرخت آواز گونجی، وہ تیزی سے واپس پلٹی۔

یہ سارہ ہے بہو۔۔۔اس سے پہلے کہ سارہ کوئی جواب دیتی سارہ کے دادا بول پڑے۔

سارہ۔۔۔شہزاد کی بیٹی؟

وہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولیں اور ان کی آواز میں واضح گھبراہٹ تھی۔

ایسے جیسے سارہ کے یہاں آنے پر انہیں کوئی خوشی محسوس نا ہوئی ہو۔

جی بڑی ماما میں سارہ شہزاد۔۔۔آپ کے اکلوتے دیور کی اکلوتی بیٹی۔

سارہ آگے بڑھی اور مسکراتے ہوئے اپنا تعارف پیش کیا۔

یہاں کیا لینے آئی ہو تم؟

تمہیں یاد نہی کئی برس پہلے تم سے اور تمہارے ماں، باپ سے رشتے توڑ چکے ہیں ہم؟

بہو۔۔۔سارہ کے دادا غصے سے چلائے۔

ابھی ہم زندہ ہیں یہ فیصلے کرنے کے لیے کہ کس سے رشتہ جوڑنا ہے اور کس سے توڑنا ہے۔

بہتر ہو گا اگر تم اس معاملے سے دور رہو۔

جتنا حق اس گھر کے باقی وارثوں کا اس گھر پر ہے اتنا ہی حق سارہ کا بھی ہے، شاید بھول رہی ہو تم۔

exponovels

اور اگر تم بھول گئی ہو تو میں تمہیں یاد دلا دوں، یہ دانیال کے نکاح میں ہے۔

میں نہی بھولی بابا جان سب یاد ہے مجھے لیکن ایک بات آپ بھی اس لڑکی کو سمجھا دیں۔

دانیال اسے قبول نہی کرے گا۔۔۔

یہ اپنے مفاد میں کامیاب نہی ہو گی، یہ جتنے دن اس گھر میں رہنا چاہے رہ سکتی ہے مگر اس گھر میں بسنے کا خیال دل سے نکال دے۔

وہ پیر پٹختی ہوئیں وہاں سے چلی گئیں۔

اس کی باتوں کا برا مت ماننا سارہ اس کی عادت ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ دانیال نے تمہیں ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی تھی وہ تمہارے پرانے ایڈریس پر بھی گیا تھا مگر تم لوگ وہاں نہی تھے۔

تمہارے باپ کی میت دفن ہوتے ہی تمہاری ماں تمہیں یہاں سے لے گئی۔

اس نے ہم پر یقین کرنا ضروری ہی نہی سمجھا۔

ہم نے کہاں کہاں نہی ڈھونڈا تم دونوں کو مگر کچھ پتہ نہی چلا۔

دادو ماما اب اس دنیا میں نہی ہیں۔۔۔ سارہ کے بولنے پر وہ حیران رہ گئیں اور پھر سے آنسو بہانے لگیں۔

ماما کا دو سال پہلے انتقال ہو گیا۔

تو دو سال سے تم کہاں رہ رہی تھی ایک پردیس ملک میں اکیلی؟

exponovels

جب بابا کی دیتھ ہوئی تو ماما کو لگا شاید آپ لوگ مجھے ان سے چھین لیں گے تو مجبوراًوہ مجھے یہاں سے ترکی واپس لے گئیں۔

آپ لوگ ہم تک نا پہنچ سکیں اس لیے ماما نے وہ گھر بیچ دیا اور ہم نانو گھر رہنے چلے گئے جہاں بس نانو اور آنی رہتی تھیں۔

نانو کی دیتھ کے بعد ہم لوگ اکیلے پڑ گئے مگر ہمت نہی ہاری اور دن رات ایک کر کے اپنا ریسٹورنٹ چلانے لگیں۔

مگر ماما کی دیتھ کے بعد ہم دونوں بہت اکیلی پڑ گئی تھیں وہ تو شکر ہے اسفی آگیا۔

وہ ہمارا کرایے دار ہے مگر کرایے دار سے زیادہ اس کی اہمیت گھر کے فرد کی طرح ہے۔

میں واپس نہی آنا چاہتی تھی مگر آنی چاہتی تھیں کہ میں پاکستان جاوں اور اپنے خونی رشتوں سے ملاقات کروں اور سب سے بڑھ کر وہ چاہتی ہیں کہ میں دانیال کے ساتھ خوش رہوں۔

بہت اچھا سوچا ہے اس نے تمہارے لیے بہت اچھا کیا تم نے واپس آکر۔

تمہارے لیے روم سیٹ کروا دیا ہے جاو آرام کرو بیٹا۔

دانیال شام تک آجائے گا اور تمہارے بڑے پاپا بھی۔

لو حبا بھی آگئی یونیورسٹی سے۔۔۔۔وہ حبا کو آتے دیکھ بولے۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔حبا سارہ کو دیکھ کر حیرت سے بولی۔

آو حبا اپنی آپی سے ملو۔۔۔۔یہ سارہ ہے ترکی سے آئی ہے۔

سارہ؟؟؟؟

حیا سوچ میں پڑ گئی۔

سارہ بھابی۔۔۔وہ خوشی سے سارہ سے لپک گئی۔

ہاں بھئی یہ سارہ بھابی بھی ہے تمہاری۔۔۔دادا جان اور دادی جان دونوں کو اس طرح دیکھ بہت خوش تھے۔

میں ابھی بھائی کو کال کر کے بتاتی ہوں۔۔حیا خوشی سے اپنا فون بیگ سے نکال کر وہاں سے چل دی۔

Bhai please pick up the call.....

وہ بے چینی سے دانیال کا نمبر ڈائل کر رہی تھی مگر وہ کال اٹینڈ نہی کر رہا تھا۔

بھائی کال اٹینڈ نہی کر رہے مگر جیسے ہی انہیں پتہ چلے گا وہ فوراً گھر آ جائیں گے۔

وہ سارہ کے سامنے خوشی سے پھولے نا سما رہی تھی۔

لو آ گئے مسٹر کامران صاحب آپ کے اکلوتے دیور صاحب۔۔۔۔حیا نے دروازے کی طرف اشارہ کیا تو سب متوجہ ہوئے۔

Guess kami who is with me?

حیا خوشی سے کامران کی طرف بھاگی۔

who?

اس نے ایک نظر سارہ کو دیکھا اور لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

exponovels

سارہ بھابی۔۔۔۔حبا نے سارہ کی طرف اشارہ کیا۔

Ohhh my God....

وہ حیران سا سارہ کی طرف بڑھا۔

hy bhabi how are you?

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔سارہ بہ مشکل اتنا ہی بول پائی۔

بھائی کو کال کی آپ سب نے؟

یہ نیک کام مجھے کرنا پڑے گا۔۔۔۔وہ بھی اپنا فون کان سے لگائے آگے بڑھ گیا اور حبا بھی اس کے ساتھ بھاگی۔

جاو بیٹا تم آرام کرو، یہ سب تو چلتا رہے گا۔۔/دادو کے کہنے پر سارہ بوجھل قدموں کے ساتھ ملازمہ کے ساتھ چل دی۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

یہ سب مجھے دیکھ کر اتنے خوش کیسے ہو سکتے ہیں؟

اور دانیال۔۔۔۔۔کیا واقعی وہ میرے آنے سے خوش ہو گا؟

کیا واقعی اس نے مجھے ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی؟

کہی ایسا تو نہی کہ یہ سب لوگ مجھے بے وقوف بنا رہے ہو اور مجھے یہاں ہمیشہ کے لیے روکنے کی پلاننگ کر رہے ہو؟

نہی ایسا نہی ہو سکتا، بس دانیال کے آنے کی دیر ہے۔

exponovels

میں ڈائریکٹ اس سے خلع کی بات کروں گی،وہ دروازہ لاک کرتی ہوئی صوفے پر گرسی گئی, سفر کی تھکاوٹ سے سر درد سے پھٹ رہا تھا۔

دانی بھائی سے بات ہو گئی ہے وہ آنے والے ہیں، حبا کال ڈسکنیکٹ کرتے ہوئی بولی۔

میں نے ان سے بولا ہے گھر میں ایمرجنسی ہے، جلدی آجائیں۔

سارہ بھابی کا بتاتی تو ان کے لیے ایک ایک پل گزارنا مشکل ہو جاتا۔

بڑا اچھا کارنامہ سرانجام دیا ہے تم نے۔۔۔کامران نے اس کے سر میں تھپڑ مارا۔

اب وہ پریشان ہو رہے ہو گے اور پریشانی میں گھر بھاگے آئیں۔

بہت غلط بات ہے حبا۔۔دادا جان نے بھی اسے ٹوکا۔

اب کیا ہو سکتا ہے؟

حبا نے کندھے اچکائے۔

حبا جو تم نے کرنا تھا وہ تو کر لیا، جاو اب سارہ کے کمرے میں کھانا پہنچاو۔

پتہ نہی میری بچی نے کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہی۔

دادی جان فکرمندی سے بولیں۔

جی دادو میں بجھواتی ہوں۔

exponovels

سارہ کی آنکھ لگی ہی تھی کہ دروازہ ناک ہوا۔

وہ بے دلی سے آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھی۔دروازے پر ملازمہ تھی کھانے کی ٹرے اٹھائے۔

اس نے ٹرے لا کر میز پر رکھ دی۔

میم نے کھانا بھیجا ہے آپ کے لیے۔

جی شکریہ۔۔۔سارہ مسکراتے ہوئے بولی تو وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

سارہ نے اپنا حجاب اتارا اور بیگ کھول کر دوسرا ڈریس نکال کر واش روم چلی گئی۔

فریش ہو کر واپس آئی اور کھانا کھایا۔

مغرب کی اذان ہونے لگی تو وہ وضو کر کے نماز ادا کرنے چل دی۔

نماز پڑھ کر کھڑکی کھولے باہر دیکھنے لگی،ہر طرف ہریالی ہی ہریالی تھی۔

رنگ برنگے پھول دل لبھا رہے تھے۔

کچھ دیر وہی کھڑی رہی پھر یاد آیا کہ آنی اور اسفند کو تو بتایا ہی نہی کہ میں پاکستان پہنچ گئی ہوں۔

لیپ ٹاپ آن کیا تو نیٹورک ڈسکنیکٹ تھا اور سم بند ہو چکی تھی۔

Ohhh Shitttt.....

نئی سم تو خریدی ہی نہی میں نے اور ڈیٹا بھی کنیکٹ نہی ہو رہا۔

کسی سے پوچھتی ہوں۔

exponovels

وہ کمرے سے باہر نکلی تو ایک کمرے سے آتی آوازیں سن کر اس کے قدم وہی رک گئے۔

Sorry dad...

میں اس لڑکی کو نہی اپنا سکتا، بہتر ہے آپ اسے واپس بھیج دیں۔

اب تک وہ کہاں تھی، کس کے ساتھ تھی؟

نا تو آپ جانتے ہیں اور نا ہی میں۔۔۔

آپ اس سے کہہ دیں جہاں سے آئی ہے وہی واپس چلی جائے۔

نا جانے کیسے ماحول میں اس کی تربیت ہوئی ہے۔

میں اسے اپنی زندگی میں شامل نہی کر سکتا۔

بس سارہ کی برداشت یہی تک تھی، اس نے دروازے کو زور سے دھکیلا اور کمرے میں داخل ہو گئی۔

دانیال فون کان سے لگائے کھڑا تھا، دروازہ کھلنے کی آواز پر کال ڈسکنیکٹ کرتے ہوئے سارہ کی طرف پلٹا۔

یہ کونسا طریقہ ہے کسی کے کمرے میں آنے کا؟

وہ بنا کوئی لحاظ کیے غصے سے بولا۔

آپ میری تربیت پر انگلی اٹھائیں اور مجھے بنا اجازت کمرے میں آنے کا بھی حق نہی، واہ۔

کیا کہنے آپ کے۔

میری تربیت پر انگلی اٹھانے سے بہتر ہے کہ ایک جھلک اپنے گریبان میں دیکھ لیں۔

exponovels

بہت بڑی خوش فہمی ہوئی ہے آپ کو میرے آنے کی خبر سن کر۔

مگر ایک بات میں صاف صاف بتا دیتی ہوں۔

مجھے کوئی شوق نہی ہے تمہارے ساتھ گھر بسانے کا مسٹر دانیال۔۔۔۔

میں یہاں تمہارے لیے نہی آئی بلکہ اپنے لیے آئی ہوں۔

خلع چاہیے مجھے تم سے۔۔۔۔۔سارہ چلائی۔

اوہ۔۔۔۔تو تم ہو سارہ۔۔۔دانیال اسے سر تا پاؤں دیکھتے ہوئے بولا۔

وہ ٹائی کھینچ کر اتارتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

اور اگر میں تمہیں طلاق نہ دوں تو؟

اس کے لہجے میں انتہائی غصہ تھا۔

تو میں کورٹ جاوں گی۔۔۔ تمہیں خلع کے پیپرز بھجواوں گی۔

تو یہ کام تم ترکی سے بھی کر سکتی تھی، یہاں آنے کا مقصد؟

مقصد میں تمہیں بتا چکی ہوں۔

تم تیاری کر لو گھر والوں کو جواب دینے کی۔

ویٹ ویٹ۔۔۔۔کیا بولی تم؟

میں گھر والوں کو جواب کیوں دوں گا؟

exponovels

اور یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ میں تمہیں طلاق دوں گا۔

تم آزادی چاہتی ہو مجھ سے اور اس اسفند کے ساتھ گھر بسانا چاہتی ہو۔

تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔وہ سارہ کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

تمہیں کیا لگا مجھے پتہ نہی چلے گا؟

سب جانتا ہوں تم اس کے ساتھ تنہا رہتی ہو۔

تمہیں کیا لگا میں تمہیں ڈھونڈ نہی سکوں گا۔

No....

گھر والوں کو کیا کہنا ہے یہ تم جانو!

اگر تم نے مجھے اس معاملے میں انوالو کیا تو میں تمہارے سارے کارنامے گھر والوں کے سامنے پیش کر دوں گا کہ تم

وہاں ایک اجنبک کے ساتھ رہتی ہو۔

اور اس سے شادی کرنے کے لیے مجھ سے خلع لینا چاہتی ہو۔

چٹاخ۔۔۔ابھی دانیال کچھ بولنے ہی والا تھا کہ سارہ کا ہاتھ اٹھ گیا۔

تم ایک بزدل انسان ہو۔

تم جو سمجھتے ہو سمجھتے رہو۔۔۔میں تم سے خلع لے کر اسفند کے ساتھ گھر بساوں یا ناں بساوں تمہیں اس بات سے

کوئی مطلب نہی ہونا چاہیے۔

exponovels

تمہاری نظر میں بد چلن ہوں میں؟

تو دو مجھے طلاق اور آزاد کر دو اس بے نام رشتے سے۔

دانیال گال پر ہاتھ رکھے سارہ کو گھور رہا تھا۔

تمہاری یہ خواہش مرتے دم تک پوری نہی کروں گا میں۔۔۔وہ کوٹ اتار کر صوفے پر پھینکتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

سارہ آنسو بہاتی ہوئی کمرے سے باہر بھاگی۔

اپنے کمرے میں گئ ٔدروازہ لاک کیا اور آنسو بہانے لگی۔

میں کبھی سوچ بھی نہی سکتی تھی تم اتنے گھٹیا انسان ہوگے۔

توٹھیک ہے اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو یہی سہی، میں تمہارا یہ وہم اب سچ کر کے دکھاوں گی۔

دروازہ ناک ہوا تو وہ آنسو پونچھتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔

سامنے حبا تھی۔

بھابی آپ یہاں ہیں اور بھائی نیچے بیٹھے ہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

میری طبیعت زرا خراب ہے، میں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں۔

سارہ نے دانیال سے ملنے کو صاف انکار کر دیا۔

مگر بھابی۔۔۔

exponovels

پلیز مجھے بھابی مت بولو حبا، میرا نام سارہ ہے یا تو میرا نام لیا کرو یا پھر آپی بولو۔

مگر بھابی کو آپی کیسے بول سکتے ہیں، حبا منہ بناتے ہوئے بولی۔

ہم کزنز بھی تو ہیں۔۔۔ سارہ نے اسے یاد دلایا۔

ٹھیک ہے جیسے آپ کو بہتر لگے۔

آپ آرام کریں پھر، میں بھائی سے کہہ دیتی ہوں وہ آپ سے یہی مل لیں۔

نہی۔۔۔۔۔ میں ابھی کسی سے نہی مل سکتی، میری طبیعت ٹھیک نہی ہے۔

ٹھیک ہے میں آپ کے دوائی بھیجتی ہوں۔

نہی میرے پاس ہے۔۔۔۔ سارہ تیزی میں بولی۔

چلیں ٹھیک ہے میں چلتی ہوں۔۔۔

حبا۔۔۔۔ ویٹ

مجھے ڈیٹا چاہیے، ایکچولی مجھے آنی سے بات کرنی تھی کہ میں خیریت سے پہنچ گئی ہوں۔

Yes sure...

یہ لیں پاسورڈ۔۔۔۔۔ حبا نے پین اٹھایا اور ڈائری پر لکھ دیا۔

Thanks....

سارہ نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

exponovels

کوئی بات نہی اور کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دیجیئے گا۔

Ok....

وہ کمرے سے گئی تو سارہ نے دروازہ بند کیا اور لیپ ٹاپ پر پاسورڈ ایڈ کیا۔

ڈیٹا کنیکٹ ہوا تو اس نے آنی سکائپ پر کال کی اور اپنے پہنچنے کی خبر دی۔

اسفی کو کال کروں یا نہ۔۔۔ نہی بلکہ ابھی تو وہ ریسٹورنٹ ہو گا۔

کل سم منگوا لوں پھر کروں گی اس سے بات۔

اگلے دن وہ تیار ہو کر صبح صبح گیٹ سے باہر جانے لگی تو گیٹ کیپر نے اسے باہر جانے سے روک دیا۔

میم آپ باہر نہی جا سکتیں۔۔۔

سارہ حیرت سے گیٹ کیپر کو دیکھنے لگی۔

کیا مطلب؟

میں باہر کیوں نہی جا سکتی؟

میم سر کا آرڈر ہے کہ آپ کو اکیلے باہر نہ جانے دیا جائے، یا تو آپ ڈرائیور کے ساتھ چلی جائیں گاڑی میں یا گھر کے کسی فرد کے ساتھ مگر اکیلی نہی جا سکتی آپ۔

سوری میم۔۔۔ میری جاب ہے۔

exponovels

وہ معزرت کرتے ہوئے نظریں جھکائے کھڑا رہا۔

کیا میں پوچھ سکتی ہوں یہ آرڈر کس نے دیا ہے آپ کو؟

سارہ غصہ ضبط کرتے ہوئے بولی۔

دانیال سر کا آرڈر ہے یہ۔۔۔۔وہ نظریں جھکائے بولا۔

اوکے۔۔۔۔وہ گہری سانس لیتے ہوئی واپس پلٹی، جیسے ہی وہ واپس پلٹی اس کی نظر دانیال پر پڑی۔

وہ ٹیرس کی ریلنگ پر جھکا اسے دیکھ کر مسکرایا اور ہاتھ ہلایا۔

سارہ تیزی سے اندر گئی اور تیز تیز سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی اوپر پہنچی۔

اس کا سانس پھول چکا مگر غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہی لے رہا تھا۔

یہ غلط کر رہے ہو تم میرے ساتھ۔۔۔وہ سانس بحال کرتے ہوئے بولی۔

کیا غلط کیا ہے میں نے؟

دانیال نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔

سارہ کو مزید تپ چڑھی اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہونے لگا۔

مجھے باہر جانا ہے ضروری کام سے اور تم نے گارڈ کو منع کیا ہے مجھے گھر سے باہر جانے سے۔

کیا میں پوچھ سکتی ہوں کیوں؟

ہاں کیوں نہی پوچھ سکتی ہو۔

exponovels

تمہارے باہر جانے پر پابندی اس لیے لگائی تاکہ تم یہاں سے بھاگ نہ سکو۔

وہ کیا ہے ناں اگر تم یہاں سے باہر نہی جا سکو گی تو خلع کے لیے کیس بھی نہی کر سکو گی۔

بس یہی وجہ تھی، وہ کندھے اچکاتے ہوئے پھر سے ریلنگ پر جھک گیا۔

مجھے سم چاہیے اس کے لیے باہر جا رہی تھی اور جہاں تک بات خلع کی ہے اس کی فکر تم مت کرو وہ تم خود دو گے۔

ہمم بہت بڑی غلط فہمی ہے جناب کی وہ سارہ کی طرف مسکراتے ہوئے پلٹا۔

سم کی فکر مت کرو، اپنے کمرے میں جاؤ مل جائے گی۔

سارہ چند پل اسے گھورتی رہی اور پھر تیزی سے نیچے چلی گئی۔

بھابھی یہ بھائی نے بھیجی ہے آپ کے لیے۔۔کچھ دیر بعد حبا دروازہ ناک کرتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔

اس نے سارہ کی طرف سم بڑھائی، ناچاہتے ہوئے بھی سارہ نے وہ سم تھام لی۔

آپ کمرے میں کیوں بیٹھی ہیں، چلیں باہر سب کے ساتھ ناشتہ کریں۔

ڈیڈ بھی آجائیں گے دوپہر تک، وہ شہر سے باہر گئے ہیں بزنس کے سلسلے میں۔

نہی میں ٹھیک ہوں یہاں۔۔۔۔سارہ نے معزرت کی۔

بھائی کیسے لگے آپ کو؟

حبا کے سوال پر سارہ نے اسے چونک دیکھا۔

میرا مطلب آپ دونوں کی پہلی ملاقات تھی ناں بچپن کے بعد۔

exponovels

تو کیسا لگا بھائی سے مل کر میرا مطلب اپنے ہسبینڈ سے مل کر، آخری بات پر حبا مسکرائی۔

سارہ نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا۔۔دل تو چاہ رہا تھا کہ بولے تمہارا بھائی کسی ذہر سے کم نہی۔

اچھا چلیں چھوڑیں آئیں ناشتہ کرتے ہیں۔

وہ سارہ کو بازو سے کھینچتی ہوئی ڈائینگ ٹیبل تک لے گئی۔

سارہ سلام کرتی ہوئی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

تم کہاں چلے؟

دانیال ناشتہ درمیان میں ہی چھوڑ کر وہاں سے چل دیا۔

دانیال کی ماما اس کے ساتھ ہی کرسی سے اٹھ گئیں۔

بس ماما میری طبیعت کچھ ٹھیک نہی ہے۔

سارہ نے اس کی طرف دیکھنا بھی گوارہ نہی کیا وہ چپ چاپ ناشتہ کرنے لگی۔

کیا ہوا ہے طبیعت کو، وہ بیٹے کا ماتھا چھو کر بولیں۔

کچھ نہی ماما میں ٹھیک ہوں۔۔۔وہ تیزی سے وہاں سے چلا گیا۔

سارہ کو کچھ عجیب سا احساس ہوا، کچھ تھا جو وہ سمجھ نہی پائی۔

کیا ہوا سارہ کھاو ناں بیٹا رک کیوں گئی؟

دادو نے اسے ٹوکا تو وہ چونک سی گئی۔

exponovels

کچھ نہی دادو جان۔۔۔وہ پھر سے کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی۔

دانیال کی ماما پھر سے اپنی سیٹ پر آ گئیں اور سارہ کو گھورنے لگیں۔

اس لڑکی کی وجہ سے میرے بیٹے کو ناشتہ ادھورا چھوڑ کہ جانا پڑا۔

زرا خوش نہی ہے وہ اس کے ساتھ مگر ابا جان زبردستی رشتہ جوڑے بیٹھے ہیں۔

لگتا ہے بھائی شرما گئے ہیں بھابی سے،کامران بولا تو سب مسکرا دیے۔

شٹ اپ کامی۔۔۔۔بولنے سے پہلے سوچ لیا کرو کس کے بارے میں بات کر رہے ہو۔

مسز ذیشان تپ گئیں۔

ماما میں تو مزاق کر رہا تھا۔

بس۔۔۔۔مزاق کی بھی حد ہوتی ہے،وہ غصے میں وہاں سے چلی گئیں۔

چھوڑو عادت ہے تمہاری ماں کی،دادو بولیں تو سب مسکرا دیے۔

تو بھابھی آپ کہاں جانا پسند کریں گی؟

سارہ سوچ میں پڑ گئی کامران کی بات پر۔

حبا نے اس کے سر پر چت لگائی۔

تم نہ سدھرنا کامی،پوری بات تو بولا کرو۔

exponovels

بھابھی اس کے کہنے کا مطلب ہے آپ بہت عرصے بعد پاکستان آئی ہیں اور آپ اس وقت پاکستان کے سب سے خوبصورت شہر لاہور میں موجود ہیں۔

تو لاہور کے خوبصورت مقامات کی سیر پر چلیں گی ہمارے ساتھ؟

ضرور۔۔۔ مگر ایک بار آپ اپنے بھائی سے بھی پوچھ لیں تو بہتر ہو گا، کیا پتہ وہ مجھے جانے کی اجازت دیں یا نہی۔

کیوں 'دانی ایسا کیوں کرے گا؟

داداجان آپ ان سے پوچھ لیں کیونکہ انہوں نے میرے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی لگا رکھی ہے۔

اس کی اتنی مجال۔۔۔ میں ابھی پوچھتا ہوں۔

جی ضرور۔۔۔ ایکسکیوزمی۔

مجھے آنی سے بات کرنی ہے پھر واپس آتی ہوں۔

وہ ہاتھ صاف کرتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گ َی۔

سم آن کی اور اسفی کا نمبر ڈائل کیا۔

اسلام وعلیکم۔۔۔ اسفی میں سارہ۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ ہاں میں نے پہچان لی تمہاری آواز۔

مہوش نے بتادیا تھا مجھے کہ تم خیریت سے اپنے گھر پہنچ چکی ہو۔

میں تمہاری کال کا ہی انتظار کر رہا تھا۔

exponovels

ہاں وہ ابھی سم ملی مجھے۔

تم جانتے ہو دانیال کیسا سلوک کر رہا ہے میرے ساتھ؟

اس نے میرے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی لگا دی ہے۔

اور وہ تمہارے بارے میں بھی سب جانتا ہے، بہت بدگمان ہے وہ مجھ سے۔۔۔سے لگتا ہے میں تم سے شادی کرنے کے لیے اس سے طلاق لینا چاہتی ہوں۔

اسفی پلیز کچھ کرو۔۔۔مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔

میں یہاں قیدی بن کر نہی رہ سکتی۔

تم پاکستان آجاؤ اور دانیال کے اس وہم کو یقین میں بدل ڈالو۔

میں ایسے انسان کے ساتھ ہر گز زندگی نہی گزار سکتی جسے اپنی بیوی پر یقین تک نہ ہو۔

تم جتنی جلدی ہو سکے پاکستان آو۔

آنی کے پاس تانیہ کو چھوڑ دو وہ سب سنبھال لے گی۔

ٹھیک ہے سارہ میں سوچتا ہوں اس بارے میں، لیکن تب تک تم ہمت مت ہارنا۔

تمہیں مظبوط بننا ہو گا۔

ہاں میں کوشش کر رہی ہوں اسفی مگر۔۔۔۔مجھے رشتوں کی بے رخی سہنے کی عادت نہی ہے۔

مجھے اپنے رشتوں سے ہمیشہ پیار ہی ملا ہے، میں عادی ہی نہی ہوں نفرت سہنے کی۔

exponovels

مجھے لگتا تھا شاید میں دانیال کے بارے میں غلط سوچتی ہوں اور ہو سکتا ہے اس نے مجھے ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی ہو گی۔

شاید وہ مجھے سامنے دیکھ کر خوش ہو گا۔

جو بھی ہو آخر ہمارے درمیان ایک پاک رشتہ ہے مگر میں غلط تھی۔

اس نے میرے سارے وہم کلئیر کر دیے۔

اس نے مجھے ڈھونڈنے کی کوشش تو کی تھی اور مجھ تک پہنچنے میں کامیاب بھی ہو گیا تھا مگر زرا سی غلط فہمی کی وجہ سے بدگمانیاں لیے واپس آ گیا۔

اسے چاہیے تھا کہ وہ مجھ سے مل کر بات کرتا۔ میرے دل میں کیا ہے جاننے کی کوشش کرتا۔

مگر نہی!

اس نے کبھی پلٹ کر دیکھا ہی نہی اور آج جب میں اس کے سامنے ہوں تب بھی وہ اسی انجان راستے کا مسافر بنا ہوا ہے جس کی کوئی منزل ہی نہی ہے۔

باقی سب کا رویہ کیسا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔ اسفی نے بات بدلی کیونکہ وہ سارہ کے خاموش آنسوؤں کی آواز سن سکتا تھا۔

ہمم باقی سب کا سلوک بہت اچھا ہے سوائے بڑی ماما اور دانیال کے۔

اور دانیال سے تو میں اب کوئی امید بھی نہی رکھنا چاہتی۔

exponovels

جتنی جلدی ہو سکے تم یہاں آ جاو۔

مجھے ترکی واپس جانا ہے اپنے محبت اور خلوص بھرے رشتوں کے پاس۔

ٹھیک ہے تم۔پریشان نہ ہو میں کچھ کرتا ہوں۔

ہمم۔۔۔خدا حافظ

سارہ نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

اب کیا کروں میں ؟

کیا سارا دن یونہی کمرے میں بیٹھی رہوں گی۔

اچھی بھلی زندگی چل رہی تھی بہت بڑی غلطی کر دی میں نے یہاں آکر۔

سہی کہا بہت بڑی غلطی کر دی تم نے یہاں آکر۔۔۔اس آواز پر وہ کھڑکی سے واپس پلٹی اور ساکت رہ گئی۔

بڑی ماما آپ۔۔۔۔سارہ کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور ایک گیا۔

ہاں میں۔۔۔تو کیا کہہ رہی تھی تم ؟

وہ اپنے رعب دار انداز میں چلتی ہوئیں صوفے پر براجمان ہوئیں۔

کیا؟؟؟

exponovels

سارہ کو کچھ سمجھ نہی آرہا تھا کہ وہ کیا بات کرے،اسے ڈر تھا کہ وہ اس کی اسفی کے ساتھ ہونے والی ساری باتیں سن چکی ہیں۔

یہی جو تم ابھی بول رہی تھی کہ تم نے یہاں آکر بہت بڑی غلطی کر دی۔

سہی کہہ رہی تھی تم!

تم نے واقعی یہاں آکر بہت بڑی غلطی کر دی۔۔۔بہتر ہے واپس چلی جاو۔

کیونکہ دانیال تم میں انٹرسٹڈ نہی ہے اور نہ ہی میں اور میرا بیٹا وہی کرے جو میں چاہوں گی۔

طلاق کے پیپرز تمہیں وہاں پہنچ جائیں گے۔

سارہ ہکا بکا سی ان کو دیکھتی رہ گئی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟

سہی تو کہہ رہی ہوں میں۔۔۔کوئی فائدہ نہی ہونے والا تمہارا اس رشتے سے۔

میں تمہیں تمہارے مقصد میں ہر گز کامیاب نہی ہونے دوں گی۔

کیسا مقصد بڑی ماما؟

سارہ کو اپنی آواز دبی ہوئی محسوس ہوئی،وہ بہت ہمت کرتے ہوئے بولی۔

تم کیا سمجھتی ہو مجھے پتہ نہی چلے گا؟

میں باقی گھر والوں کی طرح اندھی نہی ہوں جو تمہارے اچانک پاکستان آنے کا مقصد نہ پہچان سکوں۔

exponovels

تم وہ کرنے آئی ہو جو تمہاری ماں نہ کر سکی۔

آج سے کئی سال پہلے وہ آئی تھی یہاں اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر میرے بھولے بھالے دیور اور اس گھر پر حق جمانے

اور آج تم آئی ہو۔

سارہ کو لگا شاید اس کے پیروں تلے کسی نے زمین کھینچ لی ہو۔

بڑی آئی اس گھر پے حق جمانے والی۔

تمہاری ماں کو لگا تھا یہاں قدم جمالے گی مگر میرے ہوتے ہوئے ایسا ممکن نہ ہو سکا۔

کیا سمجھی تھی تمہاری ماں کہ اس گھر میں راج کرے گی۔

جھونپڑیوں میں بسنے والے محلوں کے خواب نہی دیکھا کرتے۔۔۔۔

میرے دیور نے نیشنیلٹی کے لیے نکاح کیا کر لیا وہ خود کو اس گھر کی مالکن ہی سمجھ بیٹھی۔

مگر مجھے اس کو اس کی اوقات یاد دلانی پڑی۔

میں بے بس تھی مجھے کمرے میں بند کر کے میرے معصوم بیٹے کو اس جال میں پھنسا دیا گیا۔

اس وقت تو میں اپنے بیٹے کے لیے کچھ نہی کر سکی مگر اب مزید میں کوئی زیادتی برداشت نہی کروں گی اپنے بیٹے کے

ساتھ۔

بہتر یہی ہو گا تم جس راستے سے پاکستان آئی ہو اسی راستے سے واپس ترکی چلی جاو۔

اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔

exponovels

وہ اٹھ کر کمرے سے باہر چل دیں۔

آپ کو یہ دولت اور آپ کا بیٹا بہت بہت مبارک۔۔۔۔

سارہ کی آواز پر وہ واپس پلٹیں۔

مجھے نہ تو یہ دولت چاہیے اور نہ ہی آپ ک دولتمند بیٹا۔

سچ تو یہ ہے کہ میں یہاں آپ کے بیٹے سے خلع لینے ہی آئی ہوں۔

مگر آپ کا فرمانبردار بیٹا مجھے طلاق دینے سے انکار کر چکا ہے۔

اب آپ ہی بتائیں میں کیا کروں؟

دیکھتے ہیں آپ کا بیٹا آپ کا کتنا فرمانبردار بنتا ہے۔

تو جایئے اور کہیے اس سے کہ مجھے طلاق دے۔

تم مجھے چیلنج کر رہی ہو؟

وہ غصے سے سارہ کی طرف بڑھیں۔

ناں ناں ناں ناں۔۔۔۔۔ مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی مت کیجیے گا۔

میں کوئی مظلوم سی پاکستانی لڑکی نہی ہوں جو چپ چاپ آپ کا ظلم برداشت کرتی چلی جائے گی۔

میں ڈائریکٹ پولیس کو کال کروں گی، آپ کو اور آپ کے لاڈلے بیٹے کو مجھے گھر میں قید کرنے پر جیل بجھواوں گی۔

exponovels

تمہاری اتنی ہمت۔۔۔۔۔وہ ابھی سارہ پر ہاتھ اٹھانے کی غرض سے آگے بڑھی ہی تھیں کہ ایک کرخت آواز پر واپس پلٹیں۔

زلیخا۔۔۔۔۔۔

یہ دادی جان تھیں۔

یہ کیا کر رہی تھی تم بچی کے ساتھ؟

ان کو آتے دیکھ سارہ تیزی سے ان سے لپٹ کر آنسو بہانے لگی۔

بہو تم سے اس رویے کی امید نہی تھی مجھے۔۔۔داداجی بھی ساتھ کمرے میں آئے۔

اباجان وہ میں۔۔۔۔۔انہوں نے کچھ بولنا چاہا مگر دادی جی بول پڑیں۔

بس زلیخا تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہی ہے ہم سب اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔

شرم آنی چاہیے تمہیں یتیم بچی کے سر پر ہاتھ رکھنے کی بجائے اس پر ہاتھ اٹھ رہی ہو۔

نہی اماں جان دراصل میں۔۔۔۔

بس۔۔۔۔بہو جاو یہاں سے۔۔۔۔۔داداجی کا چہرہ غصے سے سرخ ہونے لگا۔

آخر کار زلیخا بیگم کو کمرے سے باہر جانے میں ہی آفیت نظر آئی۔

ناں میری بچی رونا نہی۔۔۔ہم ہیں ناں تمہارے ساتھ۔

وہ سارہ کے سر پر ہاتھ رکھے بولے۔

exponovels

یہ دانی کہاں ہے؟

بلائیں اسے کال کر کے، سارہ اس کی زمہ داری ہے اور اس کے ہوتے ہوئے اس کی بیوی پر ظلم ہو رہا ہے اور وہ انجان بنے پھرتا ہے۔

دادی جی کا غصہ جوش پر وش تھا۔

ہاں میں کرتا ہوں۔۔۔وہ کمرے سے باہر نکل گئے۔

سارہ دادی جی کی گود میں سر رکھے آنسو بہاتی رہی۔

دادو آپ سے ایک بات پوچھوں؟

ہاں میری جان پوچھو۔۔۔وہ سارہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولیں۔

کیا آپ کو بھی ایسا لگتا ہے کہ میری ماما نے جائیداد کے لیے بابا سے شادی کی تھی اور بابا نے نیشنیلٹی کے لیے؟

یہ کس نے کہہ دیا تم سے سارہ؟

وہ چونک گئیں سارہ کے سوال پر۔

بڑی ماما نے۔۔۔وہ ان کی گود سے سر اٹھا کر اٹھ بیٹھی اور اپنا حجاب درست کرنے لگی۔

یہ بہتان ہے زلیخا کا اور اس سے بڑھ کر وہ کر بھی کیا سکتی ہے۔

تمہارے بابا نے یہ شادی ہماری مرضی سے کی تھی۔

زلیخا اپنی بہن کی شادی کرنا چاہتی تھی تمہارے بابا سے، ہمارے پاس انکار کی کوئی وجہ نہی تھی۔

For more visit (exponovels.com)

انہی دنوں تمہارے بابا نے بتایا تھا کہ ان کی ایک دوست ہے اور وہ اسے پسند کرتے ہیں۔

تو ہم نے اس سے کہا کہ فوراً نکاح کر لو اور اپنے نکاح کی تصویریں اور نکاح نامے کی کاپی پاکستان بھجوا دو۔

تمہارے بابا نے ایسا ہی کیا۔

زلیخا کو جو مرچیں لگیں وہ میں تمہیں بتا نہی سکتی۔

پھر تمہارے بابا تمہیں اور تمہاری ماما کو ساتھ لے کر اپنے گھر واپس آئے۔

زلیخا نے گھر میں طوفان برپا کر دیا کہ اگر یہ لوگ یہاں رہے تو وہ اس گھر میں نہی رہے گی اپنے تینوں بچوں سمیت مائیکے چلی جائے گی۔

صورتحال بہت خراب ہو چکی تھی گھر کے بگڑتے حالات اور دونوں بھائیوں کے درمیان اخلافات نہ ہو اس لیے ہمیں تمہارے اور دانیال کے نکاح کا فیصلہ کرنا پڑے۔

میرے دونوں بیٹوں کو ہمارے فیصلے پر کوئی اختلاف نہی تھا اگر کوئی مخالف تھا تو وہ تھی زلیخا۔

اسے کمرے میں قید کرنا پڑا اور کوئی حل نہی تھا۔

پھر تمہاری ماما کو اچانک ترکی واپس جانا پڑا کیونکہ تمہاری نانی کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔

وہ تمہیں بھی ساتھ لے گئیں مگر تمہارے بابا بزنس میں مصروفیات کی وجہ سے نا جا سکے۔

پھر تمہیں اور تمہاری ماما کو ایمرجنسی پاکستان آنا پڑا تمہارے بابا کے آخری دیدار کے لیے۔

پتہ نہی کیا ہوا اچانک میرے بیٹے کو جو وہ اس کا ہارٹ فیل ہو گیا۔

exponovels

وجہ آج تک معلوم نہی ہو سکی۔

سارہ نے ہاتھ بڑھ کر دادو کے آنسو صاف کیے۔

میں ہوں ناں آپ کے پاس بابا کی بیٹی ان کی پرچھائی۔

ہاں بلکل تم اپنے بابا جیسی ہی ہو،ایسے لگتا ہے جیسے میرا بیٹا اور بہو واپس آ گئے ہو،وہ سارہ کا ماتھا چومتی ہوئی بولیں۔

دانی کال پِک نہی کر رہا۔۔۔کامی کو بولا ہے اسے بلانے کو۔۔۔دادا جی بھی کمرے میں آ گئے۔

سارہ میری جان آو باہف گارڈن میں چلتے ہیں، یہاں کمرے میں بیٹھ کر کیا کرو گی۔

وہ سارہ کا ہاتھ تھامے اسے گارڈن میں لے گئے جہاں حبا پہلے سے میگزین پڑھنے میں مصروف تھی۔

سارہ کو آتے دیکھ جھولے سے اتر گئی۔آئیں بھابی یہاں بیٹھیں۔

بیٹھی تو وہ اندر بھی تھی،ارے بھئی اسے کہی باہر گھمانے لے کر جاو ایسے کمرے میں بور ہونے کے لیے چھوڑ آئے تم سب۔۔۔دادا جی ناراضگی سے بولے۔

کیا دادو؟

آپ ہر وقت میرے ناولز کے پیچھے پڑی رہتی ہیں۔حبا رونے کو تھی۔

سارہ جھولا جھولتے ہوئے دونوں کی تکرار پر مسکرا رہی تھی۔

ہاں تو اور کیا؟

پڑھائی میں تو دھیان لگتا نہی ہے تمہارا، اگر تمہارے باپ کو پتہ چل گیا تو درگت بنا دے گا۔

exponovels

اسائمنٹ کیسی ہے تمہاری؟؟

کیا مطلب کیسی ہے دادو؟

سہی تو کہہ رہی ہوں، پچھلی بار جو تم نے دو دن میں اسائمنٹ مکمل کی تھی جو بیچاری اسائمنٹ کا حال ہوا تھا اس لحاظ سے تو مجھے یہی پوچھنا چاہیے۔

کیونکہ ہر بار کی طرح اب بھی تمہارا وہی رونا دھونا ہو گا اسائمنٹ سبمٹ کروانے سے دو دن پہلے اور پھر تم ہمیشہ کی طرح میرے دانی کو تنگ کرو گی اور وہ بے چارہ پوری پوری رات جاگے گا تمہاری اسائمنٹ کے چکر میں۔

دادو آپ میرے ساتھ زیادتی کر جاتی ہیں ہمیشہ پوتوں سے بہت پیار ہے اور پوتی کی زرا فکر نہی ہے آپ کو، حبا میگزین میز پر رکھتی ہوئی منہ پھلائے بولی۔

ارے پگلی یہ زیادتی نہی تمہیں سمجھا رہی ہوں۔

میرے لیے تم سب برابر ہو۔

"بیٹی کو لاپرواہ نہی ہونا چاہیے"

"ایک خاندان کی زمہ داری ہوتی ہے بیٹی کے سر پر، پہلے وہ بیٹی ہوتی ہے پھر بیوی بنتی اور پھر ماں ان سب رشتے کو سنبھالنے کے لیے وہ بیٹی سے عورت بننے کا سفر طے کرتی ہے اور یہ سفر آسان نہی ہوتا اس کے لیے سب سے پہلا مرحلہ ہے "زمہ دار" ہونا۔

اگر ایک بیٹی زمہ دار نہی ہو گی تو گھر گرہستی کیسے سنبھال سکے گی؟

exponovels

اس کا گھرانہ تو بکھر کہ رہ جائے گا۔

تم بیٹی ہو، کل کو بیاہ کر دوسرے گھر جانا ہے تمہیں اگر ایسے ہی لاپرواہ رہی تو کیسے سنبھالو گی سب ؟

اب لاڈلے خول سے باہر نکل آؤ اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے، تمہاری ماں نے تو کچھ سمجھانا نہی تمہیں کم از کم میری باتوں پر غور کر لیا کرو۔

کیا تم بچی کو پریشان کر رہی ہو بیگم، دیکھو تو سہی رلا دیا بچی کو، دادا جان حبا کے پاس آ گئے۔

مجھے آپ سب کے ساتھ رہنا ہے ہمیشہ، کہی نہی جاوں گی میں۔۔۔۔وہ آنسو بہاتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی۔

لو کر لو بات اور سمجھاو۔۔۔۔دادا جی مسکراتے ہوئے اپنی سیٹ پر واپس بیٹھ گئے۔

اب آپ ہی بتائیں میں نے کچھ غلط کہا ہے ؟

بیٹیوں کا اتنا لاپرواہ ہونا درست نہی ہے اب اپنی سارہ کو ہی دیکھ لیں یہ پردیس میں پلی بڑھی ہے مگر اکیلی سارا گھر بھی سنبھالتی ہے اور ریسٹورنٹ بھی، یہ ساری تربیت ماں کی ہوتی ہے۔

سارہ اپنے ذکر پر محض مسکرا دی۔

وہ بات تو ٹھیک ہے تمہاری نیت سہی ہے مگر طریقہ غلط ہے، یہ باتیں اسے تنہائی میں سمجھایا کرو۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔پر جوش آواز پر وہ سب متوجہ ہوئے۔

وعلیکم اسلام آ گئے خیریت سے۔۔۔دادا جی خوشی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور بیٹے کو گلے لگا گیا۔

سارہ جھولے سے اتر کر ادب سے کھڑی ہو گئی۔

exponovels

کیسی ہیں اماں جان۔۔۔وہ ماں کا بوسہ لیتے ہوئے جیسے ہی پلٹے ان کی نظر سارہ پر پڑی۔

اسلام وعلیکم۔۔۔سارہ نے سلام کیا۔

یہ سارہ ہے تمہارے مرحوم بھائی کی اکلوتی نشانی۔

جیسے ہی اماں جان نے بتایا وہ خوشی سے سارہ کی طرف بڑھے۔

میری بچی انہوں نے سارہ کے سر پر ہاتھ رکھا تو سارہ خود کو روک نا سکی اور ان کے کندھے پر سر گرائے آنسو بہانے لگی۔

ناں ناں رونا نہی میری جان ہم سب ہیں تمہارے ساتھ سارہ کو خود سے الگ کر کے اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو پونچھتے ہوئے بولے۔

میں چینج کر لوں پھر سب لنچ پر ملتے ہیں وہ اندرونی حصے کی جانب چل دیے۔

ادھر آو میرے پاس میری جان۔۔۔دادو نے بلایا تو سارہ ان کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اب تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے تمہارے بڑے پاپا آگئے ہیں ناں یہ دانی کو سیٹ کر دیں گے۔

ویسے دانی ہے کہاں؟

پتہ نہی اس کا نمبر بند ہے شاید کسی کام سے باہر گیا ہو گا۔

کس کا نمبر بھائی کا وہ تو گئے ملائیشیا۔۔۔کامران اچانک وہاں آگیا۔

اچانک؟

دادا جان حیرت سے بولے۔

یہ کوئی پہلی بار تھوڑی ہے؟'وہ ہمیشہ ایسے ہی تو کرتے ہیں۔

رات کو کمرے میں جاتے ہیں اور صبح ان کا ٹیکسٹ وصول ہوتا ہے "Going to America"

ہاں یہ تو ہے خیر کب تک واپسی ہے اس کی؟

No idea dado..

ابھی بھی ان کا میسیج آیا کچھ دیر پہلے کہ "Going to Malyasia" ۔

اچھا چلو ٹھیک ہے خیریت سے جائے اور خیریت سے واپس آئے۔

آمین۔

بھابی کہاں چلیں گی پھر آپ؟

بھائی تو گئے اور اگر ان سے اب پوچھنے کی کوشش بھی کی تو وہ کال ہی پک نہی کریں گے۔

I have no idea..

تم حبا سے پوچھ لو جہاں تم دونوں چلو گے میں بھی چل دوں گی۔

That's great...

میں پوچھتا ہوں حبا سے۔

exponovels

سارہ دوبارہ جھولے پر بیٹھ کر جھولا جھولنے لگ گئی کیونکہ اسے اپنے فون پر ایک میسیج وصول ہوا تھا اور اسے لگا اسفی کا ہو گا اور وہ ابھی کال کرے گا اس لیے وہ پہلے ہی دور چلی گئی۔

Hi Sweetheart❤️

کسی انجان نمبر سے میسیج تھا۔

یہ کون ہے؟

سارہ کو حیرت سی ہوئی مگر اگلے ہی پل یاد آ گیا کہ یہ سم دانیال کی ہے۔

ضرور کسی لڑکی کا میسیج ہے اس گالو فر کہی کا، اس نے غصے سے میسیج ڈیلیٹ کر دیا۔

Are you Angry with me?

پھر سے میسیج آیا۔

سارہ نے میسیج پڑھا اور ڈیلیٹ کر دیا۔

میری سم بند ہے اففف سب سے کیسے بات کروں گی، پتہ نہی ریسٹورنٹ میں سب ٹھیک چل رہا ہے یا نہی۔۔۔ سارہ پریشان ہو گئی۔

I am daniyal.....

پھر سے میسیج موصول ہوا۔ جیسے ہی سارہ نے میسیج پڑھا اسے حیرت ہوئی۔

دانیال اور وہ بھی مجھ سے اتنے پیار سے بات کر رہا ہے۔ کہی میں خواب تو نہی دیکھ رہی۔

Dont' worry mister daniyal,i'm in home at this time...itni jaldi chor k nahi jany wali main,jis maqsad k liye aye hun wo poora kr k hi wapis jaoun gi.

سارہ نے میسیج ٹائپ کیااور سینڈ کر دیا۔

Whatever.....Tum jo b maqsad ly kr ae ho i dont' care..socha tha tum sy pyar sy bat krun After all bivi ho tum meri,mgr tum bht dheet ho aik bat samjh lo ab tum yahan sy jany ka sochna b mat...Malaysia jarha h aik hafty baf wapis aoun ga ya phr thora aur late ho skta hun,if you need anything'kamran aur hiba sy kh deina aur mjhy apna account number b send kr do Shopping kr leina apny liye,socha to tha khud jaou tmhary sath mgr majburi h..tum hiba aur kami k sath.

میسیج پڑھ کر سارہ کو ہنسی آگئی۔۔۔تو مسٹر فلرٹ مجھے پیسوں کا لالچ دینا چاہتا ہے جیسے میں بہت ہی غریب لڑکی ہوں۔

exponovels

سوری مسٹر دانیال آپ کا یہ پلان کامیاب نہی ہو پائے گا اور اتنا پیار جو دکھا رہے ہو سب سمجھتی ہوں میں، سارے گھر والوں کے سامنے اچھے بننا چاہتے ہو۔

اس نے کوئی رپلائے نہی کیا اور فون بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا۔

باقی اگلی قسط میں۔۔۔

کیا واقعی دانیال کو فکر ہے سارہ کی یا پھر چل رہا ہے وہ کوئی چال؟

مسافر

قسط نمبر_8

از

خانزادی

کیا دادو؟

آپ ہر وقت میرے ناولز کے پیچھے پڑی رہتی ہیں۔ حبا رونے کو تھی۔

سارہ جھولا جھولتے ہوئے دونوں کی تکرار پر مسکرا رہی تھی۔

ہاں تو اور کیا؟

پڑھائی میں تو دھیان لگتا نہی ہے تمہارا، اگر تمہارے باپ کو پتہ چل گیا تو درگت بنا دے گا۔

exponovels

اسائمنٹ کیسی ہے تمہاری؟؟

کیا مطلب کیسی ہے دادو؟

سہی تو کہہ رہی ہوں، پچھلی بار جو تم نے دو دن میں اسائمنٹ مکمل کی تھی جو بیچاری اسائمنٹ کا حال ہوا تھا اس لحاظ سے تو مجھے یہی پوچھنا چاہیے۔

کیونکہ ہر بار کی طرح اب بھی تمہارا وہی رونا دھونا ہو گا اسائمنٹ سبمٹ کروانے سے دو دن پہلے اور پھر تم ہمیشہ کی طرح میرے دانی کو تنگ کرو گی اور وہ بے چارہ پوری پوری رات جاگے گا تمہاری اسائمنٹ کے چکر میں۔

دادو آپ میرے ساتھ زیادتی کر جاتی ہیں ہمیشہ پوتوں سے بہت پیار ہے اور پوتی کی زرا فکر نہی ہے آپ کو، حبا میگزین میز پر رکھتی ہوئی منہ پھلائے بولی۔

ارے پگلی یہ زیادتی نہی تمہیں سمجھا رہی ہوں۔

میرے لیے تم سب برابر ہو۔

"بیٹی کو لاپرواہ نہی ہونا چاہیے"

"ایک خاندان کی زمہ داری ہوتی ہے بیٹی کے سر پر، پہلے وہ بیٹی ہوتی ہے پھر بیوی بنتی اور پھر ماں ان سب رشتے کو سنبھالنے کے لیے وہ بیٹی سے عورت بننے کا سفر طے کرتی ہے اور یہ سفر آسان نہی ہوتا اس کے لیے سب سے پہلا مرحلہ ہے "زمہ دار" ہونا۔

اگر ایک بیٹی زمہ دار نہی ہو گی تو گھر گرہستی کیسے سنبھال سکے گی؟

exponovels

اس کا گھرانہ تو بکھر کہ رہ جائے گا۔

تم بیٹی ہو، کل کو بیاہ کر دوسرے گھر جانا ہے تمہیں اگر ایسے ہی لاپرواہ رہی تو کیسے سنبھالو گی سب ؟

اب لاڈلے خول سے باہر نکل آو اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے، تمہاری ماں نے تو کچھ سمجھانا نہی تمہیں کم از کم میری باتوں پر غور کر لیا کرو۔

کیا تم بچی کو پریشان کر رہی ہو بیگم، دیکھو تو سہی رلا دیا بچی کو، دادا جان حبا کے پاس آ گئے۔

مجھے آپ سب کے ساتھ رہنا ہے ہمیشہ، کہی نہی جاوں گی میں۔۔۔۔ وہ آنسو بہاتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی۔

لو کر لو بات اور سمجھاو۔۔۔۔ دادا جی مسکراتے ہوئے اپنی سیٹ پر واپس بیٹھ گئے۔

اب آپ ہی بتائیں میں نے کچھ غلط کہا ہے ؟

بیٹیوں کا اتنا لاپرواہ ہونا درست نہی ہے اب اپنی سارہ کو ہی دیکھ لیں یہ پردیس میں پلی بڑھی ہے مگر اکیلی سارا گھر بھی سنبھالتی ہے اور ریسٹورنٹ بھی، یہ ساری تربیت ماں کی ہوتی ہے۔

سارہ اپنے ذکر پر محض مسکرا دی۔

وہ بات تو ٹھیک ہے تمہاری نیت سہی ہے مگر طریقہ غلط ہے، یہ باتیں اسے تنہائی میں سمجھایا کرو۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔ پرجوش آواز پر وہ سب متوجہ ہوئے۔

وعلیکم اسلام آ گئے خیریت سے۔۔۔ دادا جی خوشی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور بیٹے کو گلے لگا گیا۔

سارہ جھولے سے اتر کر ادب سے کھڑی ہو گئی۔

کیسی ہیں اماں جان۔۔۔وہ ماں کا بوسہ لیتے ہوئے جیسے ہی پلٹے ان کی نظر سارہ پر پڑی۔

اسلام و علیکم۔۔۔سارہ نے سلام کیا۔

یہ سارہ ہے تمہارے مرحوم بھائی کی اکلوتی نشانی۔

جیسے ہی اماں جان نے بتایا وہ خوشی سے سارہ کی طرف بڑھے۔

میری بچی انہوں نے سارہ کے سر پر ہاتھ رکھا تو سارہ خود کو روک نا سکی اور ان کے کندھے پر سر گرائے آنسو بہانے لگی۔

ناں ناں رونا نہی میری جان ہم سب ہیں تمہارے ساتھ سارہ کو خود سے الگ کر کے اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو پونچھتے ہوئے بولے۔

میں چینج کر لوں پھر سب لنچ پر ملتے ہیں وہ اندرونی حصے کی جانب چل دیے۔

ادھر آو میرے پاس میری جان۔۔۔دادو نے بلایا تو سارہ ان کے پاس والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اب تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہی ہے تمہارے بڑے پاپا آ گئے ہیں ناں یہ دانی کو سیٹ کر دیں گے۔

ویسے دانی ہے کہاں؟

پتہ نہی اس کا نمبر بند ہے شاید کسی کام سے باہر گیا ہو گا۔

کس کا نمبر بھائی کا وہ تو گئے ملائیشیا۔۔۔کامران اچانک وہاں آ گیا۔

اچانک؟

exponovels

دادا جان حیرت سے بولے۔

یہ کوئی پہلی بار تھوڑی ہے؟'وہ ہمیشہ ایسے ہی تو کرتے ہیں۔

رات کو کمرے میں جاتے ہیں اور صبح ان کا ٹیکسٹ وصول ہوتا ہے "Going to America"

ہاں یہ تو ہے خیر کب تک واپسی ہے اس کی؟

No idea dado..

ابھی بھی ان کا میسیج آیا کچھ دیر پہلے کہ "Going to Malyasia" ۔

اچھا چلو ٹھیک ہے خیریت سے جائے اور خیریت سے واپس آئے۔

آمین۔

بھابی کہاں چلیں گی پھر آپ؟

بھائی تو گئے اور اگر ان سے اب پوچھنے کی کوشش بھی کی تو وہ کال ہی پک نہی کریں گے۔

I have no idea..

تم حبا سے پوچھ لو جہاں تم دونوں چلو گے میں بھی چل دوں گی۔

That's great...

میں پوچھتا ہوں حبا سے۔

exponovels

سارہ دوبارہ جھولے پر بیٹھ کر جھولا جھولنے لگ گئی کیونکہ اسے اپنے فون پر ایک میسیج وصول ہوا تھا اور اسے لگا اسفی کا ہوگا اور وہ ابھی کال کرے گا اس لیے وہ پہلے ہی دور چلی گئی۔

Hi Sweetheart❤️

کسی انجان نمبر سے میسیج تھا۔

یہ کون ہے؟

سارہ کو حیرت سی ہوئی مگر اگلے ہی پل یاد آگیا کہ یہ سم دانیال کی ہے۔

ضرورت کسی لڑکی کا میسیج ہس گالوفر کہی کا،اس نے غصے سے میسیج ڈیلیٹ کر دیا۔

Are you Angry with me?

پھر سے میسیج آیا۔

سارہ نے میسیج پڑھا اور ڈیلیٹ کر دیا۔

میری سم بند ہے اففف سب سے کیسے بات کروں گی، پتہ نہی ریسٹورنٹ میں سب ٹھیک چل رہا ہے یا نہی۔۔۔سارہ پریشان ہوگئی۔

I am daniyal.....

پھر سے میسیج موصول ہوا۔ جیسے ہی سارہ نے میسیج پڑھا اسے حیرت ہوئی۔

دانیال اور وہ بھی مجھ سے اتنے پیار سے بات کر رہا ہے۔ کہی میں خواب تو نہی دیکھ رہی۔

exponovels

Dont' worry mister daniyal,i'm in home at this time...itni jaldi chor k nahi jany wali main,jis maqsad k liye aye hun wo poora kr k hi wapis jaoun gi.

سارہ نے میسیج ٹائپ کیا اور سینڈ کر دیا۔

Whatever.....Tum jo b maqsad ly kr ae ho i dont' care..socha tha tum sy pyar sy bat krun After all bivi ho tum meri,mgr tum bht dheet ho aik bat samjh lo ab tum yahan sy jany ka sochna b mat...Malaysia jarha h aik hafty baf wapis aoun ga ya phr thora aur late ho skta hun,if you need anything'kamran aur hiba sy kh deina aur mjhy apna account number b send kr do Shopping kr leina apny liye,socha to tha khud jaou tmhary sath mgr majburi h..tum hiba aur kami k sath.

میسیج پڑھ کر سارہ کو ہنسی آ گئی۔۔۔تو مسٹر فلرٹ مجھے پیسوں کا لالچ دینا چاہتا ہے جیسے میں بہت ہی غریب لڑکی ہوں۔

exponovels

سوری مسٹر دانیال آپ کا یہ پلان کامیاب نہی ہو پائے گا اور اتنا پیار جو دکھار ہے ہو سب سمجھتی ہوں میں، سارے گھر والوں کے سامنے اچھے بننا چاہتے ہو۔

اس نے کوئی رپلائے نہی کیا اور فون بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا۔

میری بات ہو گئی ہے حبا سے بھابی ہم امپوریم مال چلیں گے لنچ کے بعد۔۔۔کامران اچانک وہاں آیا تو سارہ چونک گئی۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔۔بے دلی سے جواب دے کر وہ اندر چلی گئی۔

دادو آجائیں لنچ تیار ہے، کامران ان دونوں کو ساتھ لیے اندر چل دیا۔

بھابی آجائیں لنچ کر لیں۔۔۔سارہ ابھی کمرے میں آئی ہی تھی کہ کامران دروازہ ناک کرتے ہوئے بولا اور واپس پلٹ گیا۔

سارہ نے سب کے ساتھ لنچ کیا اور پھر تیار ہونے چلی گئی۔

کچھ دیر بعد وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو کامران اور حبا اسی کے انتظار میں بیٹھے تھے۔

سب کو خدا حافظ بول کر وہ تینوں باہر چلے گئے۔

وہ چپ چاپ گاڑی سے باہر دیکھنے میں مصروف تھی۔

یہاں کی بھیڑ بھاڑ اور راستے میں لوگوں کی نوک جونک سارہ بہت انجوائے کر رہی تھی۔

exponovels

میری ایک بات غور سے سن لیں آپ!

میں اس لڑکی کو اب مزید برداشت نہی کروں گی،ان تینوں کے جاتے ہی زلیخا کی بحث شروع ہو گئی۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟

دانیال کے بابا غصے سے بولے۔

مطلب یہ ہے کہ میں اپنے بیٹے کی زندگی برباد نہی ہونے دوں گی۔

اس لڑکی سے بولیں جہاں سے آئی ہے وہی واپس چلی جائے۔

یہ فیصلہ کرنے والی تم کون ہوتی ہو؟

اماں جی بولے بنا نہ رہ سکیں۔

اس کی وراثت ہے اس گھر میں،دانیال کے نکاح میں آنے سے پہلے وہ اس گھر کی بیٹی ہے۔

اس کے وارث ابھی زندہ ہیں تم اس کی فکر مت کرو۔

خبردار جو آئیندہ سارہ کے خلاف کوئی بات کی تو اچھا نہی ہو گا تمہارے لیے۔

اماں جی آپ خود کو ہائپر مت کریں میں بات کرتا ہوں۔

زلیخا آخر تمہیں مسئلہ کیا ہے بچی سے؟

ابھی اسے یہاں آیا ہفتہ بھی نہی ہوا اور تم اس سے حسد کرنا شروع ہو گئی۔

exponovels

حسد؟

حسد وہ بھی اس دو ٹکے کی لڑکی سے جس کی ماں ساری زندگی ویٹرس کی نوکری کرتی رہی ہے اور وہ خود بھی تو یہی کرتی ہے اس کا کیا مقابلہ ہے مجھ سے؟

زلیخا دراصل غلطی تمہاری نہی ہے تمہاری سوچ ہی غلط ہے۔

جسے تم ویٹرس کا درجہ دے رہی ہو ناں، دراصل وہ ترکی کے ایک مشہور ہوٹل کی اکلوتی مالکن ہے اس کی ایک مہینے کی انکم لاکھوں میں ہے اور اسے تم کم تر سمجھ رہی ہو۔

افسوس ہے مجھے تمہاری سوچ پر اگر تم اسے بیٹی کی نظر سے دیکھتی تو کبھی ایسا ناں بولتی۔

تو کیا ہوا وہ ریسٹورنٹ بھی تمہارے بھائی نے خریدا ہو گا اس میں کونسی بڑی بات ہے؟

یہ کوئی جواز نہی کہ وہ کتنا کماتی ہے، میں بس یہ چاہتی ہوں کہ وہ یہاں سے واپس چلی جائے۔

دانیال اس میں انٹرسٹڈ ہی نہی ہے تو کیا فائدہ اس کے یہاں رکنے کا۔

کس نے کہا تم سے کہ دانیال اس میں انٹرسٹڈ نہی ہے؟

کیا دانیال نے تم سے کہا؟

وہ کہے یا ناں کہے میں سب سمجھتی ہوں۔

میرا معصوم بچہ مجبور ہے اس رشتے کو نبھانے پر آپ سب کے دباو میں ہے وہ۔

دانی کوئی دودھ پیتا بچہ نہی ہے زلیخا!

exponovels

اگر اسے سارہ سے کوئی مسئلہ ہوا تو ہم جانیں اور وہ جانے، تم اس معاملے سے دور ہی رہو تو بہتر ہوگا۔۔اماں جی غصے سے چلائیں۔

ایک بار دانی واپس آجائے پھر ہم خود بات کرلیں گے اس سے، تم فکر نہ کرو۔

زلیخا غصے میں وہاں سے چلی گئی۔

تینوں پریشان سے بیٹھ رہے۔

کامران گاڑی پارک کر رہا تھا کہ تب ہی حبا کا فون بجا۔

دانی بھائی کی کال ہے وہ سارہ کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

جی بھائی۔۔۔اس نے کال پک کر کے فون کان سے لگایا۔

اوکے بھائی۔۔۔۔خدا حافظ۔

بھابی آپ کا فون کیوں بند جا رہا ہے؟ بھائی کہہ رہے ہیں وہ کب سے آپ کو کال کر رہے ہیں۔

ہاں وہ چارج نہی ہے شاید۔۔۔سارہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ہمم کوئی بات نہی میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ آپ ہمارے ساتھ ہیں۔

چلیں۔۔۔؟

وہ ابھی باتیں کر ہی رہی تھی کہ کامران وہاں آگیا اور تینوں مال کی طرف بڑھ گئے۔

exponovels

اوہ مائی گاڈ۔۔۔حبا کی نظر برائیڈل ڈریس پے پڑی۔

واوووبھابی کتنا خوبصورت ڈریس ہے،آپ پر بہت سوٹ کرے گا۔

نہی حبا میں اتنے ہیوی ڈریسز نہی پہنتی۔

I know..

آپ جینز اور ٹاپس پہنتی ہیں مگر شادی پر تو ہیوی ڈریس ہی پہننا پڑے گا آپ کو۔

کس کی شادی؟

سارہ ڈریس کو چھوتے ہوئے بولی۔

اوہو بھابی آپ کی شادی اور کس کی۔

میری شادی؟؟؟؟

سارہ حیرت زدہ انداز میں بولی۔

Ofcource...

آپ کی اور دانی بھائی کی شادی۔۔۔بس نکاح ہوا تھا آپ دونوں کا رخصتی تو ابھی باقی ہے۔

آپ کا دلہن بننا باقی ہے ابھی اور مجھے اپنے بھائی کے سر پے سہرا ابھی تو سجانا ہے۔

میری خواہش ہے کہ وہ دن جلدی آئے۔۔۔۔

اور میری خواہش ہے کہ وہ دن کبھی نا آئے۔۔۔سارہ دل ہی دل میں جلتی ہوئی سوچ میں پڑ گئی۔

exponovels

تو پھر پیک کروالوں یہ ڈریس؟

حبا کے سوال پر وہ مسکرا دی۔

چلو یہاں سے مجھے ابھی شادی کی کوئی جلدی نہی ہے مِس حبا وہ حبا کو کان سے کھینچ کر شاپ سے باہر لے گئی جس پر

کامران نے قہقہ لگایا۔

ویری گڈ بھابی یہ ایسے ہی سہی ہو گی۔

تمہیں تو میں دیکھ لوں گی بعد میں کامی کے بچے۔۔۔ حبا نے کامران کو گھورا۔

میرے بچے فلحال تو نہی ہیں جب ہو گے تب دیکھ لینا۔۔۔ کامی نے مزید قہقہ لگایا۔

سارہ بھی مسکرا دی۔

چلیں بھابی شادی کا ڈریس تو آپ نے خریدا نہی یہ ہی خرید لیں بہت خوبصورت ڈریسز ہیں لائٹ ویٹ۔

نہی میں نے کبھی ایسے کپڑے پہنے ہی نہی، سارہ نے سر نفی میں ہلایا۔

پہلے آپ پاکستان بھی تو نہی آئی کبھک مگر اب آپ کو پکی پاکستانی بننا ہے اور یہ ڈریس ہی پہننے پڑیں گے۔

آپ سلیکٹ کریں۔

I have no idea..

ٹھیک ہے میں سلیکٹ کر دیتی ہوں مگر آپ کو پہننے پڑیں گے بہت سوٹ کریں گے آپ پر۔

اوکے۔۔۔ سارہ نے فقط مسکرانے پر اکتفا کیا۔

exponovels

تینوں نے خوب شاپنگ کی اور آئسکریم کھا کر واپسی کے لیے چل دیے۔

کامی پلیز واپسی پر ریس کورس بھی لے جاو۔

اوکے۔۔۔کامی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

کیا ہم ریس دیکھنے جائیں گے؟

نہی نہی مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔سارہ نے معصومیت سے جواب دیا۔

نہی بھابی اس ٹائم ریس نہی ہوتی وہاں اور ریس کے لیے ایک الگ استنبول ہے وہاں۔

دراصل یہ ایک پارک ہے اور اس پارک کا اصل نام جیلانی پارک ہے۔

ان دنوں فیسٹیولز ہو رہے ہیں تو مزہ آئے گا۔

ہمم اوکے،سارہ نے مختصر جواب دیا۔ریس کورس پہنچ کر حبا نے پھر سے شاپنگ کی،گول گپے کھائے اور مکڈونلڈ سے ڈنر کرنے کے بعد گھر واپس آ گئے۔

بھابی میں آپ کے سارے ڈریسز صبح الماری میں سیٹ کروا دوں گی آپ ابھی آرام کر لیں بہت تھک گئی ہوں میں تو۔

سارہ نے اپنا فون آن کیا اور آنی کا نمبر ڈائل کیا مگر وہ کال پک نہی کر رہی تھیں۔

شاید بزی ہو گی صبح کال کرتی ہوں۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

ناشتے کے بعد حبا سارہ کے کمرے میں آگئی اور ساری الماری سیٹ کر دی۔

یہ والا ڈریس۔۔۔اس نے سارہ کی طرف بے بی پنک کلر ڈریس بڑھایا۔

یہ پہنیں گی آپ ابھی، جائیں جلدی سے تیار ہو جائیں بھابی۔

لیکن ابھی کیا ضرورت ہے حبا؟

میں پھر کسی دن پہن لوں گی۔۔۔

نہی بھابھی میں یہ آپ کے پہننے کے لیے لائی ہوں الماری میں سجانے کے لیے نہی۔

جلدی کریں بھابی پلیز۔۔۔۔حبا نے اسے واش روم کی طرف دھکیلا۔

مجبوراً سارہ کو وہ ڈریس تھامنا ہی پڑا۔

کچھ دیر بعد وہ فریش ہو کر باہر آئی تو حبا کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

O My God....

ماشااللہ۔۔۔۔بھابی آپ کے بال کتنے لمبے اور خوبصورت ہیں۔

آئیں یہاں بیٹھیں میں ڈرائیر آن کرتی ہوں حبا اسے زبردستی ڈریسنگ کے سامنے لے گئی۔

ڈرائیر آن کر کے بال ڈرائی کیے اور پھر سٹریٹنگ کی۔

ماشااللہ بھابی آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔

اب میں حجاب پہن لوں؟

exponovels

سارہ کو تھوڑا عجیب محسوس ہو رہا تھا کیونکہ اس نے آج سے پہلے کسی کے سامنے اپنے بال نہی کھولے تھے۔

No way....

حجاب لینے کا سوچیے کا بھی مت، یہ آپ کا اپنا گھر ہے اور اپنا ملک ہے یہاں ٹینشن والی کوئی بات نہی ہے۔

مگر مجھے عادت نہی ہے حبا۔۔۔

کوئی بات نہی آہستہ آہستہ ہو جائے گی عادت۔

آپ لائٹ سا میک اپ بھی کر لیں۔

نہی۔۔۔مجھے میک اپ سے سخت الرجی ہے۔

آج تک کبھی میک اپ نہی کیا میں نے۔

مجھے اندازہ ہے بھابی آپ بنا میک اپ کے ہی بہت پیاری ہیں یقیناً آپ کو کبھی ضرورت ہی نہی پڑی ہو گی۔

چلیں رہنے دیں جب بھائی واپس آ جائیں تب کر لیجیے گا۔

حبا۔۔۔سارہ نے اسے گھورا۔

مزاق کر رہی تھی۔۔حبا ہنسنے لگی۔

حجاب نہی لینے دے رہی تم اور ایسے بالوں کو کیسے سنبھالوں گی میں سارا دن؟

ہمم اس کا علاج بھی ہے میرے پاس، میں ابھی پیارا سا جوڑا بنا دیتی ہوں۔

اممم۔۔۔چلیں باہر؟

exponovels

کہاں سارہ حیران سی بولی۔

باقی سب کو دکھانے کل آپ شلوار قمیض میں کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں۔

نہی۔۔۔میں یہی ٹھیک ہوں۔

مطلب اب آپ کمرے سے باہر نہی جائیں گی؟

افففف بھابی۔۔۔آپ اتنی ریزرو کیوں ہیں؟

میں ایک کال کرلوں زرا۔

آنی کو رات سے کال کر رہی ہوں مگر وہ پک نہی کر رہیں۔

اوکے۔۔۔آپ کرلیں کال،میں بعد میں آتی ہوں۔

سارہ پھر سے آنی کا نمبر ڈائل کرنے لگی مگر وہ کال پِک نہی کر رہی تھیں۔

پھر اس نے لیپ ٹاپ آن کیا اور اسفی کو سکائپ پر کال کرنے لگی مگر وہ آن لائن نہی تھا۔

تب ہی حبا کمرے میں آئی،ہوگئی بات؟

نہنی۔۔۔آنی کال اٹینڈ نہی کر رہیں،سارہ نے تیِ سے لیپ ٹاپ شٹ ڈاون کیا۔

حبا مسکرادی۔

Dont worry....

ہوسکتا ہے وہ کہی باہر گئی ہو۔۔۔یا پھر بزی ہو۔

exponovels

پہلے کبھی ایسا نہی ہوا حبا میں کل رات سے انہیں کال کر رہی ہوں اگر وہ کہی جائیں تو اپنا فون ہمیشہ ساتھ رکھتی ہیں۔

ہمم تو آپ کسی اور کو کال کر لیں۔۔۔میرا مطلب اپنے ریسٹورنٹ سٹاف میں سے کسی کو۔

ہاں یاد آیا تانیہ کو کرتی ہوں کال۔

یاد آنے پر سارہ نے جلدی سے تانیہ کا نمبر ڈائل کیا۔

ہیلو۔۔۔تانیہ نے کال اٹینڈ کی۔

سارہ بات کر رہی ہوں۔۔۔تانیہ آنی کہاں ہیں؟

سارہ تم کہاں ہو؟

یہاں بہت گڑ بڑ ہو گئی ہے۔تانیہ رو رہی تھی۔

میں کب سے تمہیں کال کر رہی تھی مگر تمہارا نمبر ہی بند جا رہا ہے۔

کیا ہوا ہے تانیہ؟

تم رو کیوں رہی ہو، سب خیریت تو ہے ناں؟

آنی کہاں ہیں میری بات کرو اسکتی ہو ان سے؟

میم تو ہاسپٹل میں ان کو گولی لگی ہے۔۔۔تانیہ روتے ہوئے بولی۔

whattttttt?

کیسے؟

آنی ٹھیک تو ہیں اور اسفی؟

اسفی کہاں ہے؟

اس سے پہلے کہ تانیہ جواب دیتی کال ڈراپ ہو گئی۔

بیلنس۔۔۔۔ ختم ہو گیا۔

اس نے حبا کی طرف دیکھا۔

ایک منٹ ٹھہریں بھابی میں ابھی آئی حبا تیزی سے کمرے سے باہر گئی اور فون لا کر سارہ کو دے دیا۔

سارہ نے جلدی سے تانیہ کا نمبر ڈائل کیا۔

تانیہ آنی کیسی ہیں اب؟

یہ سب کیسے ہوا؟

ریسٹورنٹ میں چور آ گئے تھے میم نے مزاحمت کی اور بدلے میں انہوں نے گولیاں چلائیں۔

آنی کے سینے میں گولی لگی ہے اور باقی سٹاف کو بھی گولیاں لگی ہیں۔

میرے بازو پر لگی تھی آج ہاسپٹل سے گھر آئی ہوں۔

تم اسفی کو کال کرو وہ ہاسپٹل ہے۔

سارہ نے کال ڈسکنیکٹ کی اور کانپتے ہاتھوں سے اسفی کا نمبر ڈائل کیا مگر اس کا نمر بند تھا۔

حبا تم کامران سے بولو میری ترکی کے لیے ٹکٹ کنفرم کرے۔

exponovels

مجھے ابھی جانا ہو گا۔

جی بھابی میں ابھی جاتی ہوں۔

سارہ حیرت زدہ سی کبھی اپنے فون کو دیکھ رہی تھی اور کبھی اسفی کے ڈائل نمبر کو جو مسلسل بند جا رہا تھا۔

وہ سر تھامے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ؟

لگتا ہے ابھی میرا دل پھٹ جائے گا درد سے، اتنا سب کچھ ہو گیا اور مجھے پتہ ہی نہی چلا۔

بھابی بارہ بجے کی فلائٹ ہے ابھی دس بجے ہیں۔

آپ جلدی ریڈی ہو جائیں میں آپ کو ائیر پورٹ ڈراپ کر دوں گا، کامران اچانک کمرے میں آیا۔

یہ فون۔۔۔۔حبا نے فون سارہ کی طرف بڑھایا۔

یہ ڈیڈ کا فون ہے جلدی میں یہی نظر آیا، ڈیڈ ڈائینگ ٹیبل پر ہی بھول گئے تھے۔

حبا جلدی کرو باتوں کے لیے وقت نہی ہے، تم بیگ پیک کرو بھابھی کا۔

ہاں میں ابھی کرتی ہوں، حبا الماری کی طرف بڑھ گئی، جبکہ سارہ وہی بیٹھی آنسو بہاتی رہی۔

Don't worry bhabi....

سب ٹھیک ہو جائے گا آپ پریشان نہ ہو۔

حبا نے بیگ پیک کر کے کامران کی طرف بڑھایا۔

exponovels

آجائیں بھابی میں گاڑی میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔

میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔

ٹھیک ہے تم مام کو بتا دینا یاد سے دادا جان اور دادو تو گھر پے نہی ہیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔حبا نے سارہ کا ہینڈ بیگ اس کی طرف بڑھایا اور اپنے کمرے سے اپنے فون اور ہینڈ بیگ لے کر گاڑی کی طرف بڑھی۔

حبا سارے راستے اسے تسلیاں دیتی رہی۔

کامران نے اس کی ٹکٹ خریدی اور سارہ کے حوالے کر دی۔

وہ دونوں کو خدا حافظ بول کر آنسو بہاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

جیسے ہی سارہ کی فلائٹ کا اعلان ہوا وہ دونوں گھر واپسی کے لیے چل دیے۔

سارے رستے سارہ دکھ، قرب اور بے چینی میں مبتلا رہی۔

اس کا بس نہی چل رہا تھا ورنہ دل چاہ رہا تھا اڑ کر آنی کے پاس پہنچ جائے۔

طویل سفر کے بعد وہ ترکی پہنچ ہی گئی۔

ائیر پورٹ سے ٹیکسی لی اور پہلے گھر پہنچی۔

خالی خالی گھر اسے خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔

اس نے بیگ وہی ٹی وی لاونج میں چھوڑا اور ہاسپٹل کے لیے چل دی۔

exponovels

ہاسپٹل پہنچ کر مطلوبہ وارڈ کی طرف بڑھی تو کاریڈور میں بینچ پر پریشان حال اسفی پر اس کی نظر پڑی۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس کی جانب بڑھی۔

اتنا سب ہو گیا اور تم نے مجھے بتانا بھی ضروری نہی سمجھا؟

اس آواز پر اسفی نے نظریں اٹھا کر سارہ کی جانب دیکھا آواز تو جانی پہچانی تھی مگر چہرہ؟

چند پل لگے اسے سمجھنے میں۔

سارہ تم یہاں؟؟؟

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا وہ حیران تھا سارہ کو اس حلیے میں اچانک سامنے دیکھ کر۔

ہاں میں یہاں۔۔۔ وہ تو شکر ہے خدا کا کہ تانیہ نے مجھے سب بتا دیا ورنہ مجھے تو کچھ پتہ ہی نہ چلتا۔

سارہ کے لہجے میں تلخی سی تھی۔

اسفی سمجھ نہی پایا اس کے لہجے کو۔

تمہارے زمے چھوڑ کر گئی تھی میں آنی کو اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم اتنے غیر زمہ دار نکلو گے تو میں کبھی اتنا بڑا قدم نہ اٹھاتی۔

کہاں ہیں آنی مجھے ملنا ہے ان سے؟

وہ آئی سی یو میں ہیں، کسی کو بھی اندر جانے کی اجازت نہی ہے۔

سارہ آنسو بہاتی ہوئی بینچ پے بیٹھ گئی۔

exponovels

I am sorry....

میں شہر سے باہر تھا اس وقت کسی کام سے۔

تمہاری سوری سے سب ٹھیک تو نہی ہو جائے گا۔

تم گھر چلو، یہاں بس ایک کو رکنے کی اجازت ملے گی۔

تو پھر تم چلے جاو گھر، میں یہی رکوں گی۔

سارہ میری بات سمجھنے کی کوشش کرو تم اتنے لمبے سفر سے تھک گئی ہو گی۔

گھر جا کر کچھ کھالو اور آرام کرو۔

میں ہوں یہاں۔۔۔۔

تم پر اب اعتبار نہی رہا مجھے۔۔

دیکھو سارہ میں جانتا ہوں میری غلطی ہے مگر تم خود کو سزا کیوں دے رہی ہو؟

گھر جاو کچھ دیر آرام کرو پھر آجانا واپس۔

آنی کو دو گھنٹے سے پہلے ہوش نہی آنے والا، آپریٹ ہوا ہے ابھی ابھی۔

گولی ان کے دل کے پاس لگی ہے مگر شکر ہے خدا کا ہارٹ کو کوئی نقصان نہی پہنچا۔

میری ڈاکٹر سے بات ہو گئی ہے اب ان کی حالت بہتر ہے۔

پلیز تم گھر چلی جاو۔۔۔بلکہ میں خود چھوڑ آتا ہوں تمہیں حالات ٹھیک نہی ہیں۔

exponovels

سارہ ناچاہتے ہوئے بھی باہر کی طرف چل دی۔

سارہ کو گھر چھوڑ کر اسفی دروازے سے ہی واپس پلٹ گیا۔

سارہ منہ ہاتھ دھو کر بیٹھ گئی۔

کچھ ہی دیر بعد اسفی کھانے کے ٹرے اٹھائے کمرے میں داخل ہوا۔

تم کھانا کھا کر آرام کرو، جیسے ہی آنی کو ہوش آئے گا میں کال کر دوں گا تمہیں۔

اتنی ہمدردی کیوں؟

رشتہ کیا ہے تمہارا میرے ساتھ؟

سارہ یہ سب کیا بول رہی ہو تم؟

دوست ہیں ہم اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت پڑے گی کیا؟؟؟

دوست نہی ہو تم۔۔۔۔ تم دشمن ہو میرے، سارہ چلائی۔

Cool down....

ایسا کیا کر دیا ہے میں نے جو تم اتنا غصہ کر رہی ہو؟

یہ سوال تم خود سے پوچھو مسٹر اسفند عرف دانیال۔۔۔۔۔

کیا؟؟؟؟؟

اسفند بھنویں سکوڑتے ہوئے بولا۔

تم سفر سے تھک گئی ہو آرام کرو میں ہاسپٹل جارہا ہوں وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔

بھاگ کیوں رہے ہو؟

سارہ کی آواز پر اس کے قدم رک گئے اور وہ واپس پلٹا۔

بس کردو اب یہ ڈرامے بازی دانیال!

بہت بے وقوف بنالیا تم نے مجھے اور آنی کو مگر اب اور نہی۔۔۔۔

شاید مجھے کبھی پتہ نا چلتا۔۔۔۔ مگر شکریہ حبا کا جس کی وجہ سے تمہاری سچائی سامنے آگئی۔

بڑے پاپا کے فون سے میں نے ڈائل تو نمبر اسفند کا کیا تھا مگر نام دانیال کا آگیا۔

پہلے تو مجھے کچھ سمجھ ہی نہ آیا کیونکہ اس وقت میں پریشان تھی مگر زیادہ وقت نہی لگا مجھے سچ کو سمجھنے میں۔

واوووو کیا کھیل کھیلا ہے تم نے ہمارے ساتھ۔

سارہ کی ساری بات وہ چپ چاپ سن رہا تھا ایک حسری سانس لیتے ہوئے آگے بڑھا۔

ہاں یہ سچ ہے سارہ۔

"میں اسفند نہی دانیال ہوں"

تم کھانا کھا کر آرام کرو ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے ابھی مجھے ہاسپٹل جانا ہے آنی اکیلی ہیں وہاں۔

بعد میں نہی ابھی!

exponovels

سارہ اس کا راستے میں آر کی۔

کیوں کیا تم نے یہ سب ؟

اور وہ کون تھا گھر پر جو دانیال بن کر میرے سامنے آیا؟

wait wait....

اس دن ڈائننگ ٹیبل پر بھی تم تھے جب میرے آتے ہی تم وہاں سے اٹھ گئے ؟

ہاں سارہ میں ہی تھا وہ مجھے ڈر تھا کہ تم مجھے دیکھ نہ لو۔

دراصل جو دانیال تھا وہاں وہ اسفند ہے میرا دوست۔۔۔یہی ہوتا ہے ترکی میں، خوامخواہ تم نے اس بیچارے کو تھپڑ رسید کر دیا۔

تمہیں اس کے تھپڑ کی زیادہ پرواہ ہے اور جو تم نے میرے ساتھ کیا اس پر کوئی شرمندگی نہی تمہیں ؟

کیسی شرمندگی سارہ؟

میں نے جو کچھ کیا تمہارے بھلے کے لیے کیا۔

نہی تم نے میرے بھلے کے لیے نہی کیا!

تم نے اپنا فائدہ سوچا بس۔۔۔تم نے مجھے پاکستان جانے پر اکسایا اور بولا کہ میں تم سے خلع مانگوں، مطلب تم گھر والوں کے سامنے میری تزلیل کروانا چاہتے تھے اور خود نیک نام بن کر رہنا چاہتے تھے۔

کہہ دو کہ یہ سب جھوٹ ہے اور میں کوئی برا خواب دیکھ رہی ہوں وہ سر تھامے صوفے پر بیٹھ کر آنسو بہانے لگی۔

exponovels

دانیال اس کی طرف بڑھا اور گھٹنوں کے بل اس کے سامنے فرش پر بیٹھ گیا۔

سارہ کے ہاتھ چہرے سے ہٹا کر آنسو پونچھے اور اد کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیے۔

نہی سارہ یہ خواب نہی حقیقت ہے۔۔۔۔تم مجھے غلط مت سمجھو۔

میں نے جو کچھ بھی کیا ہم دونوں کے بھلے کے لیے ہی کیا۔

سوچو اگر میں دانیال بن کر تمہارے سامنے آتا تو کیا تم مجھے ایک منٹ کے لیے بھی اس گھر میں برداشت کرتی؟

تم کسی بھی صورت پاکستان جانے پر راضی نہی تھی تو مجھے تمہیں خلاع کا کہنا پڑا۔

میں بس یہ چاہتا تھا کہ تم ایک بار پاکستان چلی جاو، وہاں جا کر دیکھو سب کتنا پیار کرتے ہیں تم سے۔

اور میں۔۔۔۔میں نے کہاں کہاں نہی ڈھونڈا تمہیں، میں تمہیں کھونا نہی چاہتا تھا اس لیے مجھے جھوٹ بولنا پڑا۔

یہ بھی جھوٹ؟

سارہ نے اپنے ہاتھ واپس کھینچ لیے۔

مجھے اب اعتبار ہی نہی رہا تم پر۔۔۔تم نے دوستی جیسے رشتے کو چکنا چور کر دیا۔

کاش تم دانیال بن کر اس گھر میں آتے کم از کم تم سے کوئی امید تو نہ لگاتی میں۔

ایک بار آنی گھر آجائیں پھر تم یہاں سے جا سکتے ہو، خلع دو یا نہ دو اس بات سے مجھے کوئی فرق نہی پڑتا۔

ابھی تم غصے میں ہو اور غصے میں انسان کا دماغ ماوف ہو جاتا ہے بعد میں سوچنا اس بارے میں دانیال گہری سانس لیتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

exponovels

سارہ کچھ دیر آنسو بہاتی رہی اور پھر الماری سے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلی گئی۔

دانیال ہاسپٹل میں آنی کے ہوش میں آنے کا انتظار کرتا رہا۔

چند گھنٹے بعد ان کو ہوش آ ہی گیا۔

وہ جیسے ہی ان سے ملنے گیا وہ سارہ کو پکارنے لگیں۔

آنی میں ہوں ناں آپ کے پاس، سارہ کو کال کرتا ہوں وہ ابھی آ جائے گی۔

اس نے جلدی سے فون آن کیا اور سم ایکسچینج کرنے کے بعد سارہ کو میسج کیا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ اس کی کال اٹینڈ نہی کرے گی۔

آنی آپ ٹھیک ہو جائیں گی انشااللہ۔

سارہ ابھی آ جائے گی کچھ دیر میں آپ آرام کریں۔

وہ پاکستان سے کب آئی؟

وہ لڑکھڑاتی سی آواز میں بہ مشکل بولیں۔

آج ہی آئی ہے، آپ زیادہ مت بولیں پلیز۔

دس منٹ بعد سارہ وہاں آ گئی اور آنی کو اس حالت میں دیکھ کر آنسو بہانے لگی۔

آنی یہ سب کیا ہو گیا؟

exponovels

آپ کو کیا ضرورت تھی ریسٹورنٹ جانے کی، اسفی تھاناں یہاں وہ سنبھال لیتا سب۔۔۔بے خیالی میں اس کے منہ سے اسفند کا نام نکل گیا۔

دانیال کمرے سے باہر چلا گیا۔

کچھ نہی ہوتا میری جان میں ٹھیک ہوں، تم فکر مت کرو۔

تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی مگر وعدہ کرو میری بات پوری سنے بغیر یہاں سے نہی جاو گی۔

جی آنی بتائیں آپ۔

دراصل یہ جو اسفی ہے ناں یہ اسفی نہی "دانیال ہے تمہارا شوہر"

آنی آپ جانتی تھیں؟؟؟

سارہ حیرت زدہ سی بولی۔

ہاں مجھے پتہ تھا اور وہ یہ سب میرے کہنے پر ہی کر رہا تھا۔

آنی یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ؟

ہاں بلکل سچ کہہ رہی ہوں میں۔۔۔جب تمہاری ماں کی وفات ہوئی تو میں نے پاکستان کال کی اطلاع دینا میرا فرض تھا۔

خوش قسمتی سے وہ کال دانیال نے اٹینڈ کی۔

ایک طرف وہ خوش تھا اور دوسری طرف اپنی چچی کی موت کی خبر سن کر دکھی ہو گیا۔

exponovels

خوشی اس بات کی تھی کہ وہ تم دونوں تک پہنچ گیا۔

اس نے بہت سال تم دونوں کی ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی سب بتایا اس نے مجھے، پھر اس نے مجھ دے کہا کہ تم سے ملنا چاہتا ہے۔

مگر میں نے منع کر دیا کیونکہ تمہاری ضد میں جانتی تھی تم ایک منٹ نہ برداشت کرتی اسے اپنے سامنے۔

ایک ماہ بعد اسے ترکی بلایا میں نے دانیال بن کر نہی بلکہ اسفند بن کر۔

کرایہ دار کے بہانے اسے اپنے گھر رہنے دیا اور پھر اسے ریسٹورنٹ میں جاب دی تا کہ وہ تمہارے قریب رہ سکے تم اسے جان سکو اور وہ تمہیں۔

مگر تم صدا کی ضدی تم نے بات آگے بڑھنے ہی نہی دی۔

میں چاہتی تھی کہ جب تم دونوں کی اچھی دوستی ہو جائے تو دانیال تمہیں سچ بتا دے مگر تم ہمیشہ اسے پرایا بول دیتی تھی تو مجبوراً تمہیں پاکستان بھیجنے کا سوچا ہم نے۔

دانیال چاہتا تھا کہ وہاں جا کر تمہیں سچ بتا دے گا۔

آنی اس نے ہم دونوں کے ساتھ دھوکا کیا ہے وہ یہ سچائی کبھی نہی بتانے والا تھا مجھے۔

تم غلط سوچ رہی ہو سارہ وہ ایک سچا انسان ہے۔

جب میری دانیال سے پہلی ملاقات ہوئی اس دن مجھے فخر محسوس ہوا تمہارے بابا کی چوائس پر۔

بہت محبت کرتا ہے تم سے۔۔۔ہمیشہ خوش رکھے گا۔

exponovels

میری زندگی کا کچھ بھروسہ نہی میں چاہتی ہوں تم اس کی طرف سے اپنا دل صاف رکھو۔

پلیز آنی ایسی باتیں مت کریں آپ، مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے۔

سارہ میری بچی میری زندگی کا کیا بھروسہ ہے, آج ہوں کل نہی۔

تم دانیال کے لیے اپنے دل سے بدگمانیاں ختم کردو۔

وہ تمہاری خاطر یہاں تک آیا ہے اب اور بدلے لینا بند کردو اس سے, ماضی میں جو کچھ ہوا اس میں وہ قصوروار نہی

ہے۔

جو زیادتیاں تمہارے ساتھ ہوئی یں ہیں اس کے لیے اسے زمہ دار مت ٹھراو۔

اگر اسے واقعی تمہاری پرواہ نہ ہوتی تو یہاں دھکے نا کھا رہا ہوتا۔

لاکھوں کی جائیداد کا وارث ہوتے ہوئی ے بھی تمہارے ریسٹورنٹ میں معمولی سی جاب کر رہا تھا اور وہ ہمارا سہارا

اس وقت بنا جب ہم دونوں تنہا رہ گ ئی یں تھیں۔

آنی آپ چاہت ہیں کہ میں اس کے اس احسان کے بدلے اپنی پوری زندگی اس کے نام کردوں؟

غلام بن جاوں اس کی؟

نہی سارہ وہ تمہیں غلام نہی ملکہ بنانا چاہتا ہے اپنی۔

آنی آپ آرام کریں ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے, وہ وارڈ سے باہر چلی گ ئی ی۔

exponovels

کیاہوا سب خیریت؟

دانیال سارہ کو آتے دیکھ اس کی طرف بڑھا۔

تمہارے ہوتے ہوئے خیریت ہو سکتی ہے بھلا۔۔۔وہ بے بسی سے بینچ پر بیٹھی آنسو بہانے لگی۔

دانیال وارڈ میں چلا گیا۔

Feling better?

وہ آنی کے ہاتھ آنکھوں سے لگائے بولا

ہمم انہوں نے سرہاں میں ہلایا۔

بہت ضدی ہے یہ لڑکی کوئی بات سمجھنے کو تیار نہی ہے۔

کوئی بات نہی آنی آپ فکر مت کریں, جلد سمجھ جائے گی۔

بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پھر دونوں مل کر سمجھائیں گے اسے۔

ایک وعدہ کرو مجھ سے دانیال چاہے کچھ بھی ہو جائے تم سارہ کا۔

Don't worry aniii

میں ہمیشہ آپ دونوں کے ساتھ ہوں۔

آپ جلدی ٹھیک ہو جائیں پھر گھر چلیں ہم, دانیال ان کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگائے باہر چلا گیا۔

کھانا کھایا تم نے؟

exponovels

دانیال کی آواز پر سارہ نے سر اٹھا کر دانیال کی طرف دیکھا۔

ان حالات میں تمھیں کھانے کی پڑی ہے، سارہ تپ گئی۔

مجھے بھوک لگی ہے کھانا کھانے جا رہا تھا سوچا تم سے بھی پوچھ لوں، تم تو پوچھو گی نہی کبھی مجھ سے۔

امید بھی مت رکھنا مجھ سے۔۔۔۔

میں کھانا کھا چکی ہوں تمھیں کھانا ہے تو کھالو مگر مجھے کچھ دیر سکون سے بیٹھنے دو پلیز۔۔۔

As you wish....

وہ کندھے اچکائے وہاں سے چل دیا۔

یہ کس مصیبت میں پھنس گئی ہوں میں؟

آنی کو بھی اپنے طرف کر لیا ہے اس نے

۔

میرا آنی کے سوا اور کوئی نہی ہے اور دانیال نے میری اسی کمزوری کا فائدہ اٹھایا ہے۔

آنی ٹھیک ہو کر گھر آجائیں ایک بار میں اسے ایک منٹ برداشت نہی کروں گی اسے یہاں۔

وہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ دانیال نے اس کی طرف کافی کا کپ بڑھایا۔

بدلے میں سارہ نے اسے گھورا۔

جانتا تھا تم نہی پیئو گی اسی لیے ایک ہی لایا ہوں وہ ہاتھ واپس کھینچتے ہوئے بینچ پر بیٹھ گیا۔

exponovels

تم نے پھر سے حجاب پہن لیا جبکہ تم ڈوپٹہ اوڑھ کر زیادہ پیاری لگ رہی تھی۔

مجھے کوئی شوق نہی ہے دنیا کو اپنی خوبصورتی دکھانے کا۔۔۔وہ بے رخی سے جواب دے کر فون پر مصروف ہو گئی۔

ہمم اچھی سوچ ہے مگر بیوی کو شوہر کی پسند ناپسند کا خیال رکھنا چاہیے۔

بیوی کو ویسا لباس پہننا چاہیے جو اس کے شوہر کو پسند ہو۔

بشر طیکہ وہ شوہر بھی بیوی کو پسند ہو، بنا کوئی لحاظ کیے وہ جواب دے گئی۔

اس سے پہلے کہ دانیال کچھ کہتا اس کے فون کی رنگ ٹون بجی۔

ڈیڈ کی کال۔۔۔کال اٹینڈ کرتے ہوئے فون کان سے لگا لیا۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔جی ڈید

جی یہاں سب ٹھیک ہے اب آنی کی طبیعت بہت بہتر ہے اب پہلے سے۔

جی سارہ کے ساتھ ہی ہوں میں۔

جی یہ لیں کر لیں بات اس سے, اسنے فون سارہ کیطرف بڑھا دیا۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔

جی بڑے پاپا میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں؟

جی آنی ٹھیک ہیں اب پہلے سے الحمدللہ۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔

exponovels

بس اتنا بول کر سارہ نے فون دانیال کی طرف بڑھا دیا۔

I can't believe .....

بڑے پاپا بھی شامل تھے اس سب معاملے میں۔

ہاں تو؟؟؟

ڈیڈ نے بہت سپورٹ کیا ہے مجھے، آج اگر میں تمہارے ساتھ ہوں تو ڈیڈ کی وجہ سے۔

کاش تم میرے ساتھ نہ ہی ہوتے۔

You know???

زہر لگ رہے ہو مجھے۔۔۔ نفرت ہو رہی ہے تمہارے چہرے سے۔

بہتر یہی ہو گا کہ یہاں سے اٹھ کر کہی اور چلے جاو۔

دانیال نے ایک گہری سانس لی اور وہاں سے چلا گیا۔

سارہ کو لگا دنیال اس کے غلط رویے کی وجہ سے گھر چلا گیا اور اب واپس نہی آئے گا۔

مگر ایسا بس وہ سوچ رہی تھی۔

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ فریش ہو کر اور کپڑے چینج کرنے کے بعد واپس آ گیا۔

everything is ok?

سارہ سفر کی تھکن اور پریشانی سے چور دیوار سے سر ٹکائے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی کہ دانیال کی آواز پر چونک گئی۔

کیا ہوا اتنی حیران کیوں ہو رہی ہو؟

اوہ۔۔۔تو تمہیں لگا میں اب واپس نہی آؤں گا۔

so listen mrs daniyal

میں ایک زمہ دار مرد ہوں۔

اپنی زمہ داریاں نبھانا اچھی طرح جانتا ہوں۔

رات ہو رہی ہے اور تم بہت تھکی تھکی سی لگ رہی ہو۔

چلو میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں صبح آ جانا۔

کوئی ضرورت نہی۔۔۔۔میں یہی ٹھیک ہوں۔

آنی کو چھوڑ کر نہی جا سکتی۔۔۔

آنی کے پاس میں ہوں یہاں۔۔۔۔

بس!

اس سے پہلے کہ دانیال کچھ اور بولتا سارہ نے ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے روک دیا۔

ایک بار پہلے تم پر بھروسہ کرنے کا نتیجہ بھگت چکی ہوں میں اب اور نہی۔

Its Enough.....

اب بس!

exponovels

میں تم سے پیار سے بات کر رہا ہوں اس کا یہ مطلب نہی کہ تمہاری ہر بات برداشت کروں گا۔

ایک بار کہہ دیا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔

اپنی غلطی مان رہا ہوں مگر تم میری کوئی بات سمجھ ہی نہی رہی۔

چلو یہاں سے۔۔۔۔دانیال اس کا بازو تھامے اپنے ساتھ کھینچتا چلا گیا۔

گھر پہنچ کر سارہ کو اس کے کمرے میں لے آیا۔

چپ چاپ بیٹھو یہاں۔۔۔۔ صبح میں تمہیں خود لینے آوں گا۔

میری خاموشی سے فائدہ مت اٹھاو۔

ابھی تم نے بس میری محبت دیکھی ہے کوشش کرو کہ میرا دوسرا روپ نہ دیکھنا پڑے تمہیں۔

بس یہی ہوتی ہے تم مردوں کی اصلیت۔۔۔۔۔

"عورت پر ظلم کرنا مرد کی فطرت ہے"

اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم اس طرح مجھ پر حکمرانی کر سکتے ہو تو یہ غلط فہمی اپنے دل سے نکال دو۔

"غلط فہمی نہی حق رکھتا ہوں میں تم پر حکمرانی کا"

تمہیں اچھے برے سے ٹوکنا فرض ہے میرا اور اچھی بیوی کا فرض بھی یہی ہے کہ وہ اپنے شوہر کی ہر بات پر جی حضوری کرے۔

ہونہہ اچھا شوہر!

exponovels

یہ اچھا شوہر تب کہاں تھا جب اس کی بیوی کی تزلیل کی جا رہی تھی؟

کیا مطلب کس نے تزلیل کی ہے تمہاری؟

جہاں تک مجھے پتہ ہے تمہیں سب گھر والوں سے محبت ملی ہے پھر بھی اگر کسی سے کوئی گلا ہے تو تمہاری عزت کی حفاظت میری زمہ داری ہےء اس لحاظ سے بے فکر ہو جاو تم۔

جی دادو بھائی ترکی میں ہیں بھابی کے ساتھ۔

ڈیڈ کی بات ہوئی ہے ان سے۔

حبا آہستہ آواز میں دادی کو بتا رہی تھی۔

شکر ہے خدا کا میری بچی ٹھیک ہے۔

دانی اس کے ساتھ ہے تو فکر کی کوئی بات نہی۔

دادو آہستہ پلیز۔۔۔۔ماما سن لیں گی تو طوفان مچا دیں گیء کامران نے سرگوشی کی۔

ارے مچانے دو طوفان اسے تمہاری ماں کی پرانی عادت ہے۔

مام۔۔۔۔حبا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

دانی کہاں ہے؟

وہ حبا اور کامران کو غصے سے گھورتی ہوئی بولیں۔

exponovels

کچھ پوچھا ہے میں نے تم دونوں سے !

جب دونوں نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ چلائیں۔

کامی !!!!

جججی۔۔۔۔جی مام

کچھ بولو گے تم ؟

بھائی تو ملائیشیا میں ہیں۔۔۔جواب حبا نے دیا۔

تم چپ رہی بھائی کی چمچی تم سے میں بعد میں نمٹوں گی۔

تم بتاو مجھے کامی کہاں گیا ہے دانی ؟

ترکی گیا ہے۔۔۔ تمھیں کیا تکلیف ہے جواب دادی جی نے دیا۔

کس کی اجازت سے گیا ہے وہ وہاں ؟

اپنی بیوی کے ساتھ ہے وہ اور وہ اب دودھ پیتا بچہ نہی ہے جو ہر کام کے لیے تمہاری اجازت ضروری ہو گی۔

آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے یہ سب اماں جان !

آپ مجھ سے میرے بچے دور کر رہی ہیں۔۔۔اس لڑکی کی خاطر۔

بس کر دو زلیخا !

زرا لحاظ نہی ہے تمھیں بچوں کے سامنے کیا بات کرنی ہے۔

exponovels

تمہارے دل میں زرا رحم نہی ہے اس بچی کے لیے؟

آخراس نے بگاڑا کیا ہے تمہارا؟

اس کی ایک خالہ ہی تو ہے اس کا مائیکہ اور کون ہے اس کا وہاں؟

وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں ایسے حالات میں وہ بچی ٹوٹ چکی ہے۔

دانی نے بہت اچھا کیا جو اس کے پاس چلا گیا۔

اپنا فرض بہت اچھے سے نبھا رہا ہے۔

یہ فرض وہ اپنی مرضی سے نہی نبھا رہا۔۔۔آپ سب مجبور کر رہے ہیں میرے بھولے بھالے بیٹے کو۔

مگر میری ایک بات اچھی طرح سن لیں آپ!

میں اس لڑکی کو یہاں ہر گز برداشت نہی کروں گی۔

تو پھر ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔۔دانی وہی رہے گا اس کے ساتھ۔

اب تم خود ہی سوچ لو کیا کرنا ہے تمہیں۔

اماں جی کی بات پر وہ غصے سے وہاں سے چلی گئیں۔

ابھی بات کرتی ہوں دانی سے۔۔۔اپنے کمرے میں آئیں اور دانیال کا نمبر ڈائل کیا۔

سو جاو آرام سے۔۔۔۔۔ صبح میں خود لینے آوں گا تمہیں۔

For more visit (exponovels.com)

دانیال اتنا بول کر دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ فون کی رنگ ٹون بجی۔

کال ایسکسپٹ کی اور فون کان سے لگالیا۔

اسلام و علیکم۔۔مام کیسی ہیں آپ؟

کیسی ہو سکتی ہوں؟؟؟

کیا ہوا سب ٹھیک؟؟؟

وہ بات کرتے ہوئے کھڑکی کے پاس آرکا۔

کہاں ہو تم اس وقت؟

ماں کے پوچھے گئے سوال پر دانیال نے سارہ کی طرف دیکھا اور نظریں چراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

ہونہہ سارہ طنزیہ مسکرائی۔

مام میں ملائیشا۔۔۔۔۔

جھوٹ بول رہے ہو تم مجھ سے دانی۔۔۔اس سے پہلے کہ دانیال اپنی بات مکمل کرتا وہ چلائیں۔

تم اس لڑکی کے ساتھ ہو ترکی میں!

جی مام میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا۔۔۔۔مجھے ایمر جنسی یہاں آنا پڑا۔

نہی نہی کیا ضرورت تھی مجھے بتانے کی؟

اپنے ڈیڈ اور دادی کو بتا دیا کافی ہے ءمیری کیا اہمیت ہے تمہاری نظر میں۔

exponovels

مام ایسا نہی ہے آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔

تو پھر ٹھیک ہے اگر میں غلط سمجھ رہی ہوں تو تم پہلی فلائٹ سے پاکستان واپس آجاو۔

مام ابھی کیسے آسکتا ہوں؟

سارہ اور آنی اکیلی ہیں یہاں۔۔۔انہیں تنہا چھوڑ کر کیسے آسکتا ہوں۔

آنی ٹھیک ہو کر گھر شفٹ ہو جائیں پھر آجاوں گا۔

تو پھر ٹھیک ہے کرتے رہو اس لڑکی کی غلامی۔۔۔ناچتے رہو اس کے اشاروں پر۔

مام۔۔۔اس سے پہلے کہ دانیال کچھ بولتا وہ کال کاٹ چکی تھیں۔

دانیال جیسے ہی کمرے کی طرف واپس پلٹا سارہ اسی کی منتظر تھی۔

بہتر یہی ہو گا کہ گھر واپس چلے جائیں کیونکہ بڑی ماما کو خطرہ ہے کہ میں ان سے ان کا بیٹا چھیننا چاہتی ہوں۔

Sarah listen....

دانیال کمرے میں داخل ہونے ہی لگا تھا کہ سارہ نے دروازہ بند کر دیا۔

اس نے بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور ہاسٹل کے لیے نکل گیا۔

اگلی صبح دانیال جلدی گھر آگیا۔

سارہ نماز پڑھ کر ابھی جائے نماز پر ہی بیٹھی تھی کہ دانیال کمرے میں آیا۔

سارہ۔۔۔

اس نے سارہ کو پکارا تو سارہ نے دعا مانگ کر چہرے پر ہاتھ پھیر لیے اور جائے نماز تہہ لگا کر الماری میں رکھ دی۔

میں اپنا بیگ لے لوں لوں زرا۔۔۔ سارہ الماری کی طرف بڑھی۔

سارہ میری بات سنو۔۔۔ دانیال آگے بڑھا اور اسے بازو سے کھینچ کر رخ اپنی طرف کیا۔

ہاسپٹل جانے کی ضرورت نہی ہے۔۔۔ بہ مشکل وہ اتنا بول پایا۔

کیوں آنی گھر آگئی ہیں کیا؟

مگر اتنی جلدی کیسے ابھی تو ان کے زخم بھی ٹھیک نہی ہوئے۔

She is no more.....

آخر اس نے ہمت کرتے ہوئے بول دیا۔

سارہ شاکڈ سی دانیال کو گھورنے لگی جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

No more???

ایسا کیسے ہو سکتا ہے دانیال میں ابھی رات کو ملی تھی ان سے۔۔۔ سارہ جیسے صدمے میں تھی۔

اتنی دیر میں ایمبولینس کی آواز آئی۔

سارہ سنبھالو خود کو۔۔۔ آو ایک نظر آخری بار دیکھ لو آنی کو اس کے تدفین کے لیے جانا ہے۔

سارہ کو لگا جیسے کسی نے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو۔

وہ گرتے گرتے بچی۔

exponovels

دانیال اس کے کندھوں کے گرد بازو پھیلائے اسے سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے باہر تک لایا۔

تابوت سے کور ہٹایا گیا اور سامنے کا منظر دیکھ کر سارہ نے سر نفی میں ہلایا اور ایک دلخراش چیخ اس کے گلے سے ابھری۔

ایسا کیسے ہو سکتا آنی آپ مجھے چھوڑ کر نہی جا سکتیں۔

سارہ سنبھالو خود کو۔۔۔دانیال نے اس کا سر کندھے سے لگایا اور اسے چپ کروانے کی ناکام کوشش کی۔

دیکھتے ہی دیکھتے ریسٹورنٹ کا سارہ سٹاف وہاں پہنچ گیا۔

دانیال نے سارہ کو تانیہ کے حوالے کیا اور میت کو کندھا دینے کے لیے آگے بڑھا۔

ہر طرف رونے کی آوازیں گونج رہی تھیں۔پورا اسٹاف اس حادثے سے شدید رنج میں تھا۔

جیسے ہی آنی کے چہرے کو پھر سے ڈھانپ دیا گیا اور سارہ ان کو خود سے دور جاتے دیکھنے لگی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ زمین بوس ہو گئی۔

تانیہ اور باقی گرلز اسے گھر لے آئیں اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگیں۔

کچھ دیر بعد سارہ کو ہوش تو آگیا مگر وہ بے سدھ بستر پے پڑی آنسو بہا رہی تھی۔

دانیال کے آتے ہی وہ سب وہاں سے چلی گئیں۔

سنبھالو خود کو سارہ۔۔۔وہ بیڈ پر اس کے قریب بیٹھتے ہوئے ہاتھ تھام کر بولا۔

سارہ نے کوئی جواب نہی دیا اور نہ ہی اپنا ہاتھ واپس کھینچا۔

exponovels

exponovels

For more visit (exponovels.com)

میں ناشتہ بنا کر لاتا ہوں تمہارے لیے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

سارہ نے سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا اور میسیج ٹائپ کیا سینڈ پر کلک کیا اور فون واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

دانیال ناشتہ لے کر آیا تو سارہ نے کھانے سے صاف انکار کر دیا۔

دانیال نے اسے زبردستی اپنے ہاتھ سے کھلانا شروع کر دیا۔

وہ زار و قطار آنسو بہاتی ہوئی کھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

دانیال خود کو قصوروار سمجھ رہا تھا اس سارے حادثے کا۔

وہ بھی بہت دکھی تھا مگر کمزور نہی پڑنا چاہتا تھا۔

کیونکہ اگر وہی کمزور پڑ جاتا تو سارہ کو کون سنبھالتا۔

سارہ کو ناشتہ کھلا کر میڈیسن دے کر کمرے سے باہر آ گیا۔

کچن میں برتن سمیٹ کر باہر آیا ہی تھا کہ فون بجنے لگا۔

ڈیڈ کی کال۔۔۔۔اس نے کال اٹینڈ کی اور ٹی وی لاونج کے صوفے پر بیٹھ گیا۔

جی ڈیڈ سارہ ٹھیک ہے ابھی میڈیسن کھلائی ہے اسے اب سو رہی ہے۔

ٹھیک ہے بیٹا اس کا خیال رکھو اور اسے تنہا مت چھوڑنا۔

اس وقت اسے سب سے زیادہ ضرورت ہے تمہاری۔

کچھ وقت لگے گا اسے سنبھلنے میں پھر وہ ضرور تمہیں سمجھے گی۔

exponovels

جی ڈیڈ میں سمجھ سکتا ہوں۔

ڈیڈ گھر پے سب خیریت ؟

ہاں بیٹا سب خیریت کیوں ہوا؟

ڈیڈ کل رات مام کی کال آئی تھی۔۔۔۔

وہ سارہ کو لے کر بہت بدگمان ہیں ۔مجھے فورس کر رہی ہیں کہ میں سارہ کو چھوڑ کر پاکستان آجاوں۔

تمہاری ماں کبھی نہی بدلے گی۔۔۔۔

تم اس کی فکر مت کرو میں سنبھال لوں گا۔

پرانی عادت ہے اس کی۔

تم بس اپنی زندگی کا سوچو اور اپنا گھر بسانے کا سوچو۔

سارہ تمہاری بیوی ہے اور اسے تمہارے سہارے کی ضرورت ہے۔

مگر مام کا کیا؟؟

میں نے تم سے کہا نہ اپنی مام کی فکر کرنا چھوڑ دو اسے میں سنبھال لوں گا۔

اب اگر تمہاری ماں کی کال آئے تو تم اٹینڈ ہی نہ کرنا۔

ٹھیک ہے ڈیڈ جیسے آپ کی مرضی۔۔۔۔اس نے گہری سانس لی اور کال کاٹ دی۔

وہی صوفے پر نیم دراز ہو گیا پتہ ہی نہی چلا کب نیند آ گئی۔

exponovels

مسلسل ڈور بیل بجنے کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی تو بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔

کی ہول سے باہر دیکھا تو ایک خاتون تھیں۔

جیسے ہی دانیال نے دروازہ کھولا وہ اندر داخل ہوئیں۔

سارہ کہاں ہے؟

بنا سلام کیے وہ دانیال کو اگنور کرتی ہوئیں آگے بڑھ گئیں۔

وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔۔دانیال دروازہ بند کرتے ہوئے واپس پلٹا۔

اس سے پہلے کہ دانیال ان سے کچھ پوچھتا وہ تیزی سے سارہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

پھر سے ڈور بیل ہوئی دانیال نے دروازہ کھولا تو سامنے ایک لڑکا کھڑا تھا پینٹ کوٹ میں ملبوس۔

جی آپ کون؟

دانیال نہایت ادب سے بولا۔

Myself Anheb....

سارہ کا کزن۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔ ویلکم

دانیال نے اسے اندر آنے کی دعوت دی۔

وہ ہاتھ ملا کر چہرے پر مسکراہٹ سجائے اندر آگیا۔

exponovels

دانیال کو عجیب سالگا ان کا اچانک یہاں آنا۔

وہ سارہ کے کمرے کی طرف چل دیا۔

وہ خاتون سارہ کو گلے سے لگائے مگر مچھ کے آنسو بہانے میں مصروف تھیں۔

چلو باہر آؤ کمرے سے عنہب بھی آیا ہے ساتھ میں اسے دیکھ لوں زرا۔

دانیال نے انہیں گزرنے کا راستہ دیا۔

سارہ شال اوڑھتی ہوئی کمرے سے باہر جانے لگی ہی تھی کہ دانیال نے اس کا بازو تھام لیا۔

کون ہیں یہ لوگ؟

یہ میری ممانی ہیں۔۔۔۔سارہ نظریں چراتی ہوئی بولی۔

ممانی!

مگر آنی نے تو کبھی ذکر نہی کیا ان کا؟

ہاں وہ نانا نے دوسری شادی کی تھی تو اس رشتے سے ممانی ہیں یہ میری اور آنی سے ان کی دوستی کم تھی کبھی کبھار ملتے تھے ہم۔

اب میں جاؤں؟؟؟

ہمم دانیال سوچ میں پڑ چکا تھا۔

سارہ سلام کرتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی۔

exponovels

عنہب تو بس اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔

میں آتی ہوں۔۔۔۔سارہ وہاں سے اٹھ گئی۔

کیسی لگی سارہ؟

سارہ کے وہاں سے جاتے ہی وہ عنہب کو کہنی مارتی ہوئی سرگوشی کرنے لگیں۔

She is beautiful mom....

وہ نظریں جھکائے مسکراتے ہوئے بولا۔

دیکھا کہہ رہی تھی ناں میں تمہیں پسند آئے گی۔

آگے کیا کرنا ہے بات کیسے آگے بڑھانی ہے یہ تم جانو۔۔۔وہ پورے گھر پر نظر ڈالتی ہوئی بولیں۔

یہ سب ہاتھ سے نہی جانا چاہیے عنہب۔۔۔۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے مگر یہ لڑکا کون ہے مام؟

کون وہ جو دروازے پے تھا؟

چھوڑو اس کی فکر مت کرو کرایہ دار ہے وہ یہاں۔

ایک منٹ لگے گا اسے یہاں سے باہر نکالنے میں۔

سارہ ان کے لیے جوس لے کر آئی۔

اس کی کیا ضرورت تھی میری جان؟

exponovels

ہم تو بس تم سے ملنے آئے ہیں۔

دانیال بھی وہی آگیا۔۔۔۔عنہب کی سارہ پر جمی نظریں دیکھ کر چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

سنو!

اب تم اپنا انتظام کہی اور کرلو اب تم یہاں نہی رہ سکتے۔

وہ دانیال کو گھورتی ہوئی بولیں۔

دانیال نے سارہ کی طرف دیکھا۔

سارہ نے منہ دوسری طرف موڑلیا۔

جی ضرور۔۔۔۔بس مجھے دو دن کا وقت دے دیں پھر میں چلا جاوں گا یہاں سے۔

دانیال کے جواب پر سارہ شاکڈ رہ گئی۔

اسے تو لگا تھا دانیال ان کے سامنے نکاح کا اعتراف کرے گا مگر ایسا کچھ نہی ہوا۔

ٹھیک ہے سارہ ہم چلتے ہیں پھر آئیں گے۔

جی۔۔۔۔سارہ نے مختصر جواب دیا۔

وہ دونوں ماں بیٹا دانیال کو گھور کر باہر کی طرف بڑھ گئے۔

سارہ اپنے کمرے میں چلی گئی کیونکہ وہ اس وقت دانیال کے کسی بھی سوال کا جواب نہی دینا چاہتی تھی۔

دانیال نے بھی تذکرہ کرنا ضروری نہی سمجھا۔

exponovels

ایک ہفتے بعد دوپہر کے وقت ڈور بیل بجی۔

دانیال ابھی ابھی ریسٹورنٹ کے حالات کا جائزہ لے کر گھر آیا تھا۔

اس حادثے کی وجہ سے ریسٹورنٹ میں بہت توڑ پھوڑ ہوئی تھی۔

دانیال آج سارہ سے پاکستان واپس جانے کی بات کرنے کے ارادے سے گھر آیا۔

اب اس کے لیے گھر چھوڑ کر یہاں رہنا بھی ممکن نہی تھا اور سارہ کو یہاں اکیلا چھوڑنا بھی ناممکن تھا۔

وہ ابھی سارہ کے کمرے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ڈور بیل کی آواز پر واپس پلٹ گیا۔

کی ہول سے نظر ماری تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر ماتھے پر بل پڑے۔

وہ عنہب تھا ہاتھوں میں پھولوں کا گلدستہ اٹھائے۔

ناچاہتے ہوئے بھی اس نے درواز کھول دیا اور دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے عنہب کو گھورنے لگا۔

جی کہیے کیا کام ہے؟

دانیال بنا کوئی لحاظ کیے چہرے پر کڑوے تیور لیے بولا۔

تم سے مطلب؟

عنہب نے بھی اینٹ کا جواب پتھر سے دینا ضروری سمجھا۔

اور تم ہوتے کون ہو مجھ سے یہ سوال کرنے والے؟

exponovels

ایک معمولی کرایے دار!

اپنی اوقات میں رہو سمجھے۔

شور کی آواز پر سارہ بھی وہاں آگئی۔

کیا چل رہا ہے یہاں؟

کیا چل رہا ہے۔۔۔عنہب نے سارہ کی بات دہرائی۔

یہ تو تم اپنے اس کرایہ دار سے پوچھو۔

اس کی اتنی ہمت کہ مجھے دروازے پے روک دیا۔

افسوس ہو رہا ہے مجھے بہت سر پر چڑھا رکھا ہے تم نے اسے۔

نہی ایسا کچھ نہی یہ تو بس ایسے ہی پوچھ رہے تھے۔

آپ آئیں اندر۔۔۔۔۔

سارہ کی بات پر وہ چہرے پر فاتخانہ مسکراہٹ سجائے آگے بڑھ گیا۔

دانیال مٹھیاں بھینچتے ہوئے دروازہ بند کیے واپس آگیا۔

ممانی کیسی ہیں؟

وہ کیوں نہی آئیں ساتھ؟

Hmmm she is good

exponovels

ماما چاہتی تھیں کہ میں خود تم سے ملنے جاوں اور دیکھوں کسی چیز کی ضرورت تو نہی ہے تمہیں۔

ایکچولی وہ تھوڑی بزی تھیں۔

Ohhh sorry

وہ پھولوں کا گلدستہ میز سے اٹھا کر سارہ کی طرف بڑھانے ہی لگا تھا کہ دانیال سامنے آگیا اور عنہب کے ہاتھ سے وہ پھول غصے سے جھپٹ کر واپس میز پر پھینک دیے۔

اب آپ جا سکتے ہیں مسٹر عنہب۔۔۔ بڑے اچھے انداز میں اس نے عنہب کو باہر کا راستہ دکھایا۔

عنہب نے ماتھے پر تیوڑی چڑھائی اور سارہ کو گھورنے لگا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے سارہ؟

تمہارا یہ کرایہ دار تمہارے سامنے میری بے عزتی کر رہا ہے اور تم یوں چپ چاپ کھڑی ہو۔

دانیال۔۔۔۔؟

سارہ نے کچھ کہنا چاہا مگر دانیال نے ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے روک دیا۔

آخر یہ سب چل کیا رہا ہے سارہ؟

کیا یہ تمہیں بلیک میل کر رہا ہے؟

اگر تم ایسا سمجھ رہے ہو کہ سارہ اکیلی ہے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے مسٹر!

میں ابھی پولس بلا کر اسے دھکے مار مار کر یہاں سے نکلوا سکتا ہوں۔

exponovels

نہی ایسا کچھ نہی ہے۔۔۔سارہ نے سر نفی میں ہلایا۔

جی بلکل ایسا ہی ہے مسٹر عنہب !

"کیا کرلیں گے آپ؟"

دانیال آج اسے بخشنے والا نہی تھا۔

میں ابھی پولیس کو کال کرتا ہوں۔۔۔عنہب فون دانیال کے سامنے لہراتے ہوئے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"جی بلکل !

"آپ یہاں سے باہر جاکر یہ کام شوق سے کرسکتے ہیں ،وہ اسے بازو سے کھینچ کر دروازے سے باہر چھوڑ کر غصے سے دروازہ بند کرتے ہوئے اندر آگیا۔

"یہ سب کیا ہے؟"

ایسا کرنا ضروری تھا کیا؟

آخر مسئلہ کیا ہے تمہیں اس سے ؟

سارہ سوال پر سوال کرتی جارہی تھی۔

"وہ خود ایک بہت بڑا مسئلہ ہے میرے لیے !

تم نہی سمجھ سکتی۔۔۔

کزن ہے وہ میرا !

exponovels

سارہ تقریبا چلائی۔

"کزن؟"

اچھا۔۔۔کس رشتے سے کزن ہے وہ تمہارا؟

"جس طرح سے وہ تمہیں دیکھتا ہے میرا دل چاہتا ہے آنکھیں نوچ لوں اس کی"

یہ سب تمہارے ذہن کا وہم ہے اور کچھ نہی!

سارہ بے رخی سے جواب دیے اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

اچھا یہ سب میرا وہم ہے؟

تو یہ پھول کس حق سے لایا ہے وہ تمہارے لیے؟

بتاو مجھے!

دانیال بھی اس کے ساتھ کمرے میں آگیا۔

مینرز بھی کوئی چیز ہوتی ہے اخلاق کے طور پر اگر وہ پھول لے بھی آیا ہے تو اس میں غصہ کرنے والی کونسی بات ہے؟

اگر تم مجھ پر شک کر رہے ہو تو یہ بات میں برداشت نہی کروں گی؟

میں تم پر شک نہی کر رہا سارہ بس اپنا فرض نبھا رہا ہوں۔

"بس نکاح کر لینا فرض نہی ہوتا۔ بیوی کی طرف اٹھنے والی ہر غلط نکاح کو روکنا اور اپنی بیوی کی عزت کی حفاظت کرنا شوہر کی زمہ داری ہے"

exponovels

شکر ہے خدا کا جو میری موجودگی میں وہ یہاں آیا ورنہ پتہ نہی کیا ہو جاتا۔

یہ سب بس آپ کے ذہن کی باتیں ہیں اور کچھ نہی !

سچ تو یہ ہے کہ آپ ایک شکی مزاج مرد ہیں۔

"اگر اپنی بیوی کی حفاظت کرنا شک ہے تو ہاں میں ہوں شکی مزاج"

میرے خیال سے اب ہمیں پاکستان چلنا چاہیے۔۔ یہاں اب کوئی نہی ہے ہمارا۔

میں ٹکٹس کنفرم کروا رہا ہوں تم پیکنگ شروع کر دو۔

ایسا نہی کر سکتے تم !

میں یہاں سے کہی نہی جانے والی اور کس نے کہہ دیا آپ سے کہ یہاں کوئی نہی ہے میرا؟

اس گھر سے بہت یادیں جڑی ہیں میری اور یہ میرا ملک ہے۔

یہی پلی بڑھی ہوں میں۔۔۔۔ اپنا گھر اور وطن چھوڑ کے میں کہی نہی جانے والی۔

اگر تم واپس جانا چاہو تو جا سکتے ہو۔

"تمہیں چھوڑ کر نہی جا سکتا"

تو پھر اپنے گھر والوں کو چھوڑ دو !

یہ ممکن نہی ہے !

دانیال افسوس بھری نظروں سے سارہ کو دیکھنے لگا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

اگر تمہارے لیے ممکن نہی ہے تو میرے لیے کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟

تمہارے اس سوال کا کوئی جواب نہی ہے میرے پاس سارہ۔

میں جو کہہ رہا ہوں بس وہی کرو۔

ٹکٹس کنفرم کروا رہا ہوں تمہیں جو چاہیے پیک کر لو ہم دوبارہ یہاں نہی آئیں گے۔

ایسا نہی ہو سکتا!

ایسا ہی ہو گا کیونکہ اسی میں ہماری بھلائی ہے۔دانیال کمرے سے باہر نکل گیا۔

سارہ بیڈ پے بیٹھی آنسو بہانے لگی۔

آنی آپ تو کہتی تھیں دانیال بہت اچھا انسان ہے۔

آپ غلط تھیں آنی۔۔۔یہ ایک مطلب پرست انسان ہے۔

اپنے فائدے کے لیے مجھے یہاں سے لیجانا چاہتا ہے تاکہ مجھے اپنی غلام بنا سکے۔

سب کے سامنے اچھا بننا چاہتا ہے اور میری زندگی برباد کرنا چاہتا ہے۔

وہ کافی دیر آنسو بہاتی رہی یہاں تک کہ اس کی آنکھ لگ گئی۔

مسلسل ڈور بیل کی آواز پر وہ کمرے سے باہر آئی تو سامنے دانیال کو دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ واپس پلٹ گئی۔

آیئے آفیسر!

ممانی کی آواز پر سارہ واپس پلٹی۔

exponovels

یہی ہے وہ جو میری معصوم بچی کو قید کر کے رکھنا چاہتا ہے۔

وہ اکیلی نہی تھیں بلکہ اپنے ساتھ پولیس بھی لائی تھیں۔

کیا یہ سچ ہے مسٹر دانیال؟

پولیس آفیسر آگے بڑھا۔

ایسا کچھ نہی ہے آفیسر!

She is my officially wife

دانیال نے نہایت نرمی سے جواب دیا۔

ممانی اور عنہب کی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں دانیال کے جواب پر۔

جھوٹ بول رہا ہے یہ آفیسر۔۔۔۔آپ لے کر جائیں اسے یہاں سے عنہب چلایا۔

پولیس آفیسر نے اسے ہاتھ کے اشارے سے چپ ہونے کا اشارہ دیا۔

is it true miss sarah?

وہ آفیسر سارہ کی طرف بڑھا۔

سارہ نے دانیال کی طرف دیکھا اور بھاگ کر آنی سے لپٹ گئی.

آفیسر یہ جھوٹ بول رہا ہے میرا اس سے کوئی رشتہ نہی ہے۔

دانیال کو یوں لگا جیسے پوری چھت اس کے سر پے آ گری ہو۔

exponovels

سارہ یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟

Arrest.....

آفیسر کے آرڈر پر دو پولیس مین آگے بڑھے اور دانیال کے دونوں بازو کمر کی طرف موڑتے ہوئے ہتھ کڑی لگادی۔

دانیال نے بہت کوشش کی خود کو بچانے کی مگر ناکام رہا۔

i will kill you....

وہ عنہب کی طرف جھپٹنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔

دیکھا آپ نے آفیسر یہ ہمیں جان سے مارنے کی دھمکی دے رہا ہے۔۔۔ ممانی معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولیں۔

Dont worry mam

سارہ کیوں کر رہی ہو تم ایسا؟

سچ کیا ہے تم جانتی ہو!

تم غلط لوگوں پر بھروسہ کر رہی ہو۔۔۔۔

دانیال چلاتا رہا مگر سارہ ٹس سے مس نا ہوئی۔

پولیس دانیال کو وہاں سے لے گئی۔

exponovels

اسی میں ہماری بہتری ہے۔۔۔وہ آنکھ سے جھلکتے آنسو پونچھ کر اپنے کمرے میں بھاگ گئی جبکہ ماں بیٹے نے اپنی جیت پر فاتحانہ قہقہ لگایا۔

آفیسر میری بات سنیں پلیز!

آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی۔۔۔جیسے دکھ رہا ہے ویسا ہے نہی۔

یہ ان لوگوں کی چال ہے۔

میری بیوی خطرے میں ہے۔

مجھے جانے دیں۔۔۔۔

مجھے میرا فون واپس کریں مجھے بات کرنی ہے اپنی بیوی سے۔

دانیال دو گھنٹے چلاتا رہا مگر کسی نے اس کی ایک نا سنی۔

آخر کار جب وہ تھک ہار کر بیٹھ گیا تو ایک پولیس آفیسر اس کے پاس آیا۔

دانیال کو امید کی کرن نظر آئی وہ جنگلے کے اس پار تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

Show me any one proof that claim she is your wife

ثبوت۔۔۔۔ہاں ثبوت ہے میرے پاس۔

i will show you please give my phone back

exponovels

وہ پولیس آفیسر سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا اور دانیال کا فون لے کر واپس آیا۔

you have just 10 mints

Ok!

دانیال نے جلدی سے اپنا فون لیا۔

ڈیڈ کا نمبر ڈائل کیا۔

کال پک کریں ڈیڈ۔۔۔۔دانیال مسلسل نمبر ڈائل کر رہا تھا مگر دوسری طرف کال پک ہی نہی ہو رہی تھی۔

آخر دوسری طرف سے کال پک ہوئی۔

فرصت مل گئی تمہیں گھر والوں کو یاد کرنے کی؟

دوسری طرف دانیال کی ماما تھیں۔

ماما ڈیڈ کہاں ہیں؟

اپنی اماں کے کمرے میں ہیں غلطی سے فون یہاں بھول گئے ہیں۔

ماں سے بات کرنے کی کوئی ضرورت نہی تمہیں۔

کچھ دیر بعد کال کر لیناء خدا حافظ

نہی مام مجھے ڈیڈ سے ابھی بات کرنی ہے بہت ضروری ہے۔

ضرور اس لڑکی نے کوئی رپھڑ ڈالا ہو گا۔

exponovels

مام یہ سہی وقت نہی ہے ان باتوں کا آپ میری ڈیڈ سے بات کروائیں جلدی۔

ایسی بھی کیا ضروری بات ہے جو تم ماں سے نہی کر سکتے؟

ماما میں جیل میں ہوں اس وقت اور میرا ڈیڈ سے بات کرنا بہت ضروری ہے۔

سمجھنے کی کوشش کریں آپ!

کیا کہا جیل میں؟

وہاں کیا کر رہے ہو تم؟

مام ڈیڈ کو فون دیں پلیز سب بتاتا ہوں۔

اچھا اچھا جا رہی ہوں۔

وہ تیزی سے فون ان کے پاس لے گئیں۔

دانی کا فون ہے اسے پولیس نے جیل میں ڈال دیا ہے۔

کیا؟؟؟

انہوں نے جلدی سے فون کان سے لگایا۔

دانی۔۔۔

جی ڈیڈ۔۔۔ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔

آپ مجھے جلد از جلد سارہ اور میرے نکاح کی پکچرز سینڈ کر دیں۔

exponovels

ٹھیک ہے میں کر دیتا ہوں۔

وہ اماں جی کی الماری کی طرف بڑھے اور ایک فائل سے نکاح نامہ نکال کر تصویریں دانیال کو واٹس ایپ کر دیں۔

سب اس وقت یہی موجود تھے پریشانی سب کے چہروں پے عیاں تھی۔

اللہ خیر کرے،،،،

اماں جی آنسو بہانے لگیں۔

اماں جی فکر ناں کریں دانی ٹھیک ہے۔

کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہی ہے۔

وہ فون کان سے لگائے کمرے سے باہر نکل گئےء وہ سب کو تسلی تو دے رہے تھے مگر در حقیقت خود بھی بہت پریشان ہو چکے تھے۔

بس کر دیں اماں جان!

یہ سب آپ ہی کی کرم نوازی ہے۔

آپ کی ضد اور اس لڑکی کو بہو بنانے کی چاہ نے آج میرے بیٹے کو اس مقام تک لا کھڑا کیا ہے۔

میں آپ سب کو کبھی معاف نہی کروں گی۔

مجھے میرا بیٹا واپس چاہیے۔

بس یہی دیکھنا باقی رہ گیا تھا آج میرے بیٹے نے جیل کا راستہ بھی دیکھ لیا۔

exponovels

یہ سب صرف اور صرف آپ کی وجہ سے ہوا ہے۔

میں اس لڑکی کو زندہ نہی چھوڑوں گی۔

یہ آپ سب کی بہت بڑی بھول ہے کہ میں اسے قبول کروں گی۔

ارے بس کردو زلیخا!

بڑی آئی تم قبول نا کرنے والی۔۔۔

ناں کرنا تم قبول مجھے کوئی فرق نہی پڑتا۔اماں جی بھی آخر بول دیں۔

وہ اس گھر میں نہی آسکتی اماں جان!

بس کردو بہو اس وقت جو حالات ہیں ہمیں دانی کے لیے دعا کرنی چاہیے۔

مگر تم دونوں ساس بہو کو جھگڑنے سے ہی فرصت نہی ہے۔

ابا جی آپ ہی بتائیں کیا میں غلط کہہ رہی ہوں؟

نہی نہی تم سہی کہہ رہی ہو ہم ہی غلط ہیں۔۔اماں جی پھر سے بولے بنا نہ رہ سکیں۔

وہ غصے میں وہاں سے چل دیں۔

ہاں دانیال مل گئیں تصویریں؟

جی ڈیڈ مل گئی ہیں مگر وہ کہہ رہے ہیں کسی کو آنا ہو گا میری ضمانت کے لیے۔

ہاں تو اسفند کو کال کرو۔

exponovels

بلکہ تم رکو میں خود کال کرتا ہوں اسے۔

جی ڈیڈ۔

ایک گھنٹہ انتظار کے بعد آخر اسفند وہاں آ ہی گیا۔

اس نے ضمانت کے پیپر سائن کیے۔

کیا ہے یہ سب ؟

گاڑی میں چھائی خاموشی کو اسفند کی آواز نے توڑا۔

سارہ کے کوئی رشتہ دار ہیں اس کے نانا کی دوسری بیوی سے ء یہ سب ان کا ہی کیا دھرا ہے۔

اور سارہ؟

کیا اس نے تمہارے حق میں آواز نہی اٹھائی؟

دانیال خاموش ہو گیا۔

دیکھو دانی مجھے غلط مت سمجھنا مگر مجھے لگتا ہے وہ تمہارے لائق ہی نہی ہے۔

Shut up asfi

سارہ کے بارے میں ایک لفظ برداشت نہی کروں گا میں ء بھول جاوں گا کہ تم میرے دوست ہو۔

واہ۔۔۔ کیا کہنے جناب کے !

اسفی نے داد دی۔

exponovels

مگر کیا کبھی یہ الفاظ سارہ کے منہ سے سنے تم نے اپنے لیے؟

نہی۔۔۔۔ابھی اسے رشتوں کی سمجھ نہی ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ سمجھ جائے گی وہ میری اہمیت۔

تو کیا تم نے اسے اپنی اہمیت کا احساس دلایا؟

کیا مطلب میں سمجھا نہی؟

دانیال نے سر نفی میں ہلایا۔

O come on daniyal

اب تم اتنے بھی بچے مت بنو یار۔۔۔۔

میاں بیوی کے حقوق کی بات کر رہا ہوں میں۔۔۔

ابھی وہ بہت چھوٹی ہے یار ابھی تو وہ ٹھیک سے ہمارے رشتے کو نہی سمجھ پا رہی۔

یہی تو بات ہے دانیال!

ابھی وہ کم عمر ہے آسانی سے سمجھ جائے گی لیکن اگر اسی طرح وہ تم سے دور بھاگتی رہی تو وقت ہاتھ سے نکل جائے گا

اور تم چاہ کر بھی اسے واپس نہی لا سکو گے۔

اپنے رشتے کو مظبوط بناو۔۔۔اسے اپنے ہونے کا احساس دلاو۔

سمجھاو اسے وہ کیا ہے تمہارے لیے اور تم کیا ہو اس کے لیے۔

اپنی قربت کا احساس دلاو تا کہ وہ تم سے دور بھاگنے کی اس جنگ کو ختم کرے۔

exponovels

"میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہیں"

یہ "اللہ" کا حکم ہے میں اپنے پاس سے نہی کہہ رہا۔

صرف نکاح کافی نہی ہوتا۔ میاں بیوی کا تعلق مظبوط ہونا چاہیے یہی ایک رشتے کو بچانے کے لیے کافی ہوتا ہے۔

لو آ گیا گھر۔۔۔۔جو میں نے کہا اس بارے میں سوچنا ضرور۔

ہمم۔۔۔دانیال چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ سجائے گاڑی سے باہر نکل گیا۔

ڈور بیل دی مگر دروازہ نہی کھلا۔

جب کافی دیر دروازہ نہی کھلا تو اسفی بھی وہی آ گیا۔

چابی نہی ہے تمہارے پاس؟

اسفند کے یاد دلانے پر دانیال نے پاکٹ سے چابی نکال کر دروازہ کھولا۔

آ جاو اندر۔۔۔۔اس نے اسفی کو اندر آنے کو بولا۔

دیکھ لینا یار کہی تمہاری مسز میرا سر ہی نہ پھاڑ دے آج تمہیں واپس لانے کی سزا میں۔

اسفی ہنس رہا تھا مگر دانیال پورے گھر میں چھائے اندھیرے کو دیکھ کر پریشان ہو چکا تھا۔

وہ تیزی سے سارہ کے کمرے کی طرف بڑھا مگر وہ وہاں تھی ہی نہی۔

ایک کے بعد وہ سب کمروں میں دیکھتا چلا گیا مگر سارا گھر خالی تھا۔

آخر میں وہ اپنے کمرے کی طرف بھاگا تو سامنے الماری کے ساتھ ایک بڑا سا پیپر چسپاں تھا۔

exponovels

"میں جانتی ہوں میں جو کر رہی ہوں وہ غلط ہے مگر میرے پاس اور کوئی حل نہی ہے ٕمیرا تو اس دنیا میں کوئی نہی رہا مگر میں ایک ماں سے اس کے بیٹے کو نہی چھین سکتی۔ میں جانتی ہوں بڑی ماما خوش نہی ہیں اس رشتے سے اور وہ مجھے کبھی برداشت نہی کریں گی اس سے پہلے کہ میری وجہ سے آپ کی زندگی میں مزید مشکلات آئیں میرا آپ کی زندگی سے دور چلی جانا ہی بہتر ہے۔ مجھے ڈھونڈنے کی کوشش مت کرنا آپ ٕبہتری اسی میں ہے کہ آپ مجھ سے رشتہ ختم کر دیں اور پاکستان واپس چلے جائیں۔"

کیا ہوا؟

اسفند نے دانیال کے ہاتھ سے وہ پیپر لے کر پڑھا تو اس کے بھی ہوش اڑ گئے۔

پاگل ہے یہ لڑکی!

دانیال سر تھامے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا!

اسفند بھی پریشان ہو چکا تھا۔

اب کیا کرو گے تم؟

کرنا کیا ہے؟

ظاہری سی بات ہے سارہ کو ڈھونڈوں گا۔

exponovels

اتنے بڑے شہر میں کہاں ڈھونڈو گے اسے؟

یہ کسی فلم یاڈرامے کا سین نہی چل رہاء اسفی تپ گیا۔

آخر تم سمجھ کیوں نہی رہے یار؟

وہ تمہارے ساتھ نہی رہنا چاہتی،،، تم زبردستی اس رشتے کو نہی نبھا سکتے۔

بس کردو یہ لڑائی اور چھوڑ دو اسے اس کے حال پر۔

نہی چھوڑ سکتا!

بیوی ہے وہ میری اور اگر وہ ضد پر قائم ہے تو وہ یہ بھول رہی ہے کہ میں اس کی سوچ سے بڑھ کر ضدی ہوں۔

وہ جہاں کہی بھی چھپ جائے میں اسے ڈھونڈ نکالوں گا۔

کیسے ڈھونڈ لو گے یار؟

اتنے بڑے شہر میں ایک انسان کو ڈھونڈنے ایسے ہے جیسے شہد کی مکھی کا چھتہ۔

what?

دانیال نے اسفی کی اس مثال پر اسے گھورا۔

مثال تو ڈھنگ کی دیا کرو۔

تم تو جانتے ہی ہو دانی میری اردو زرا کمزور ہے۔

میری بات مان پاکستان واپس چلا جا۔

exponovels

یہاں تجھے کچھ حاصل نہی ہونے والا

دیکھ یار "عورت جب تک خود نا چاہے وہ کسی کو دل میں نہی بسا سکتیء اس کے جسم تک زبردستی رسائی ممکن ہے مگر اس کے دل پر نہی"

اب ایسی بات بھی نہی ہے اسفی تم نے پڑھا نہی؟

وہ یہ سب اس لیے کر رہی ہے کیونکہ ماما اسے پسند نہی کرتیں۔

اس نے لکھ دیا اور تو نے مان لیا!

ٹاپ قسم کے بے وقوف مرد ہو تم۔

"عورت اگر کسی کو دل سے اپنا لے تو اسے بیچ راہ تنہا نہی چھوڑتی بلکہ اپنی آخری سانس تک اس تعلق کو نبھاتی ہے"

سچ تو یہ ہے کہ وہ تمہیں دل سے قبول ہی نہی کر پائی اسی لیے اس نے نشانہ بنایا آنٹی کو اس نے تمہیں بے وقوف بنایا ہے کیونکہ وہ جانتی تھی تم اس کی یہ بات آسانی سے مان جاوگے۔

اور دیکھو!

تم مان بھی گئے۔

سمجھنے کی کوشش کر میرے بھائی۔۔۔۔

زبردستی مت کر اسے کچھ وقت دے اگر اسے واپس آنا ہوا تو ضرور آئے گی مگر زبردستی وہ کبھی نہی آئے گی۔

exponovels

توپھر ٹھیک ہے تم طلاق کے پیپرز تیار کرواو کسی وکیل سے بات کرکے اگروہ زبردستی یہ تعلق نہی نبھاسکتی تو اس تعلق کا ختم ہو جانا ہی بہتر ہے۔

دانی یہ کیا کہہ رہے ہو؟

اسفند حیران رہ گیا دانیال کے جواب پر۔

اتنی جلدی اتنا بڑا فیصلہ نہی لے سکتے تم۔۔۔۔

اسے ایک آخری موقع دو۔

بس!

بہت مواقع دے چکا ہوں میں سارہ کو مگر اسے میرے خلوص پر یقین ہی نہی ہے۔

سہی کہہ رہے ہو تم ءاتنے بڑے شہر میں کہاں کہاں ڈھونڈو گا میں اسے۔

جب اسے اپنے رشتے کی قدر نہی تو میں پرواہ کیوں کروں۔۔۔۔

کل تک یہ کام فائینل کرو۔

یہ کام ہو جائے پھر میری ٹکٹ کنفرم کردو۔

اب مزید یہاں رہ کر کسی امید میں نہی جینا چاہتا میں۔

مگر دانی؟

بس اسفی!

exponovels

تمہیں ہماری دوستی کی قسم۔۔۔جو کہا ہے وہی کرو۔

As you wish....

اسفند بے بسی سے دونوں سرنڈر کرتے ہوئے گھر سے باہر نکل گیا۔

اسفند نے تانیہ کا نمبر ڈائل کیا۔

تانیہ تم سے ایک چھوٹا سا کام ہے۔۔۔کل تم مل سکتی ہو؟

اوکے۔۔۔کل تمہیں کچھ ڈاکومنٹس دوں گا وہ تمہیں سارہ کو میل کرنے ہیں۔

خداحافظ

اب یہی ایک راستہ بچا ہے میرے پاس سارہ۔۔۔تم نے مجھے مجبور کر دیا یہ قدم اٹھانے پر۔

وہ انہی سوچو میں گم تھا کہ گھر سے کال آگئی۔

جی مام۔۔۔۔

جی مام کے بچے کہاں ہو تم؟

مام گھر پے ہوں ڈونٹ وری۔

کیوں فکر نا کروں؟

ماں ہوں میں تمہاری۔۔۔کیوں کر رہے ہو یہ سب؟

چھوڑ دو اس لڑکی کا پیچھا اور واپس آجاو۔

exponovels

یہاں تمہاری فکر میں میری سانس اٹکی ہوئی ہے اور تم کہتے ہو کہ فکر نہ کروں۔

مام میں نے کہاناں میں ٹھیک ہوں اب بس چھوٹی سی غلط فہمی ہو گئی تھی۔

سارہ کے کچھ رشتہ دار تھے ان کو میرے یہاں رکنے پر اعتراض تھا۔

بس یہی وجہ تھی جو پولیس لے گئی تھی مجھے لیکن اب میں گھر ہوں۔

آپ فکر نا کریں۔

دیکھو دانیال اس لڑکی نے تمہیں جیل کی ہوا بھی کھلا دی ہے اب اور کیا کیا دیکھنا باقی ہے۔

میری بات مان لو دفعہ کرو اسے اور واپس آجاو۔

ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت لڑکی کا رشتہ لاوں گی تمہارے لیے یا پھر اگر تمہیں کوئی اور پسند ہو تو بتا دینا۔

تم جس لڑکی سے کہو گے تمہاری شادی کروا دوں گی مگر سارہ کو چھوڑ دو۔

گھر والوں کے دباو میں مت آو میں ہوں تمہارے ساتھ۔

ٹھیک ہے مام میں دو دن بعد واپس آرہا ہوں پھر جیسے آپ کہیں گی ویسا ہی ہو گا۔

تم سچ کہہ رہے ہو دانی؟

بیٹے کے منہ سے یہ الفاظ سن کر ماں خوشی سے نڈھال ہو گئی۔

جی مام۔۔۔۔دانیال دبی دبی سی آواز میں بولا۔

ٹھیک ہے خیریت سے آو۔۔۔۔خدا حافظ

exponovels

اب دیکھنا کیسے ان سب کے ہوش ٹھکانے لگاتی میں ء زلیخا بیگم دل ہی دل میں پلاننگ کرنے لگیں۔

رشتے والی کو فون کرتی ہوں۔۔۔فون پر کسی کا نمبر ڈائل کیا اور باتیں کرنے میں مصروف ہو گئیں۔

دو دن بعد۔۔۔

سارہ ممانی کے گھر کے ایک چھوٹے سے کمرے میں سر کھڑکی سے لگائے آسمان پر ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کچھ تلاش کر رہی ہو۔

لیپ ٹاپ بیڈ پر آن چھوڑ کر وہ یہاں آرکی۔

ای_ میل کی وجہ سے مدھم سی ٹون بجی تو اس کا تسلسل ٹوٹا اور بے بس سی لیپ ٹاپ گود میں رکھے چیک کرنے لگی۔

سارہ کہاں ہو تم؟

یہ میل تانیہ کی تھی۔

یہی ہوں کوئی کام تھا کیا؟

سارہ نے جواب دیا۔

یہی تو نہی ہو تم۔۔۔۔میں گھر گئی تھی مگر تم گھر پے ہی نہی تھی۔

کیوں کوئی ضروری کام تھا تانیہ؟

ہاں وہ کچھ ڈاکومنٹس تھے جو اسفی نے مجھے دیے تھے کہہ رہا تھا کہ تمہیں دے دوں مگر تم گھر ہی نہی تھی۔ پکچرز تمہیں واٹس ایپ کر دی تھیں اور ڈاکومنٹس انبا کس میں ڈال آئی تھی جب تم گھر جاو یاد سے دیکھ لینا۔

اسفی نے ؟؟؟؟

سارہ سوچ میں پڑ گئی۔

ہاں اسفی نے۔۔۔اچھا سنو ایک بات بتاو یہ دانیال کون ہے ؟؟؟انویلپ پر اس کا نام لکھا تھا ڈائیورس پیپر تھے شاید۔۔۔

ڈائیورس پیپر ؟؟؟

تم نے ٹھیک سے دیکھا تھا ناں ؟

کہی تمہیں کوئی غلط فہمی تو نہی ہوئی تانیہ ؟

ڈائیورس کا نام سن کر سارہ کے ہاتھ پیر کانپنے لگے۔

ہاں یار میں نے اچھی طرح دیکھا تھا اور تم واٹس ایپ چیک کر لو ناں اور ہاں اسفی آج صبح پاکستان چلا گیا۔

کہہ رہا تھا اب واپس نہی آئے گا کبھی بھی۔

بہت غلط کر رہا ہے تمہارے ساتھ ان حالات میں جب تمہیں اس کی ضرورت تھی۔

وہ کہہ رہا تھا تم سے رابطہ نہی ہو پا رہا۔

نمبر کیوں بند کیا ہوا ہے تم نے ؟

exponovels

سارہ کی آنکھوں سے خود بخود آنسو بہنے لگے۔وہ تانیہ کے میسیج کا جواب ہی نہ دے سکی۔

نہیں ایسا نہی ہو سکتا،،،،آپ ایسا نہی کر سکتے میرے ساتھ۔

میں نے تو صرف یہاں سے جانے کو کہا تھا آپ کو مگر آپ نے مجھے طلاق۔۔۔۔نہی سارہ نے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔

واٹس ایپ دیکھتی ہوں ہو سکتا ہے تانیہ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

جیسے ہی واٹس ایپ آن کیا اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی انویلپ پر ڈائیوورس لکھا تھا اور دانیال کا نام بھی۔

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ؟

آپ تو کہتے تھے کچھ بھی ہو جائے تمہارا ساتھ نہی چھوڑوں گا۔

مجھے گھر جانا ہو گا میں یہاں نہی رہ سکتی۔۔۔اس نے تیزی سے اپنا بیگ پیک کیا اور ہینڈ بیگ کندھے سے لٹکائے باہر چل دی۔

باہر عنہب ٹی وی لاونج کے صوفے پر گرا ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا۔

اے بے بی گرل کہاں جا رہی ہو؟

عنہب کی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

سارہ کی نظر میز پر پڑی شراب کی بوتل پے پڑی۔

وہ ممانی کہاں ہیں؟

exponovels

سارہ ڈرتی ڈرتی بولی۔

مممجھے اپنے گھر جانا ہے ابھی۔۔۔۔

کیا کہا اپنے گھر جانا چاہتی ہو اپنے اس عاشق کے پاس۔۔۔۔عنہب لڑکھڑاتا ہوا سارہ کی طرف بڑھا۔

ایسا کیا ہے اس میں جو مجھ میں نہی ہے؟

جی۔۔۔۔سارہ کے دماغ نے خطرے کی گھنٹی بجائی۔

ممانی کہاں ہیں۔۔۔۔وہ کچن کی طرف جانے ہی لگی تھی کہ عنہب نے اسے بازو سے کھینچ کر اپنی طرف کھینچا۔

یہ کیا کر رہے ہیں آپ عنہب بھائی؟

سارہ اپنا بازو واپس کھینچنے لگی مگر ناکام رہی۔

ابھی تو میں نے کچھ کیا ہی نہی بے بی گرل۔۔۔۔مگر فکر مت کرو وہ سب کروں گا جو تم چاہو گی۔

اس نے بے باقی سے آنکھ دبائی۔

مممانی جان۔۔۔۔سارہ چلانے لگی۔

ششششششش۔۔۔۔۔مام گھر پے نہی ہیں۔۔۔۔

ڈونٹ وری بے بی گرل تمہیں بور نہی ہونے دوں گا۔

Come On....

وہ سارہ کو کھینچتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

exponovels

سارہ بے بسی میں اس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔

آج یہ حجاب بھی اتار ہی دو آج بہت اچھی طرح تمہاری خوبصورتی کا جائزہ لوں گا میں وہ سارہ کو بیڈ پر دھکیلتے ہوئے خود اس پر جھک گیا۔

نہی۔۔۔یہ گناہ مت کریں عنہب بھائی۔۔۔وہ چلا رہی تھی مگر وہ اس کی ایک نہ سن رہا تھا۔

یااللہ رحم۔۔۔میری عزت کی حفاظت فرمااے رب۔

سارہ نے صدق دل سے اللہ سے مدد مانگی۔

اچانک اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پہ رکھے گلدان پر پڑی۔

آنکھوں میں امید کی ایک کرن جاگی۔

اس نے ہاتھ آگے بڑھایا اور وہ گلدان اٹھا کر پوری قوت سے عنہب کے سر پر مارا۔

وہ کراہتے ہوئے سر تھام کر بیٹھ گیا۔

اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اور سر سے خون بہتا چلا گیا۔

سارہ تیزی سے اٹھی اور باہر کی طرف بھاگی۔

اس نے اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا اور لگیج گھسیٹتی ہوئی تیزی سے گھر سے باہر نکل گئی۔

exponovels

عنہب کا خون سے لتھ چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا اس کا دل چاہا کہ اس کی مدد کر دے مگر نہی اس وقت انسانیت سے بڑھ کر اس کی عزت تھی۔

ایک ٹیکسی اس کے سامنے آ رکی۔

اس نے اپنا بیگ ڈگی میں رکھا اور جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

گھر پہنچ کر اس نے سکھ کا سانس لیا۔

گھر میں داخل ہوئی تو پورا گھر اندھیرے میں ڈوب رہا تھا۔

موبائل کی ٹارچ آن کی اور ساری لائیٹس جلاتی ہوئی کچن کی طرف بڑھ گئی۔

پانی کا گلاس بھرا اور ایک ہی سانس میں پی گئی۔

یہ کیا ہو گیا مجھ سے؟

اگر عنہب کو کچھ ہو گیا تو پولیس مجھے نہی چھوڑے گی۔

کیا کروں کچھ سمجھ نہی آ رہا۔

یہ سب میری ہی غلطی تھی دانیال سہی کہہ رہے تھے مجھے عنہب پر بھروسہ ہی نہی کرنا چاہیے تھا۔

میری ہی غلطی تھی جو میں نے ان پے بھروسہ کیا۔

ممانی تو سب جانتی تھیں اپنے بیٹے کی عادات سے واقف تھیں تو پھر وہ عنہب کی موجودگی میں مجھے اکیلی کیسے چھوڑ کر جا سکتی تھیں۔

exponovels

یہ سب ان دونوں کی سازش تھی۔۔۔۔

وہ آنسو بہاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

فون پر دانیال کا نمبر ڈائل کر رہی تھی وہ جانتی تھی کہ اب ان کے درمیان کوئی رشتہ نہی مگر پھر بھی دل میں امید تھی۔

نمبر بند تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر کمرے کی لائٹ آن کی اور کمرے سے باہر جانے کے لیے پلٹی مگر اس کے قدم رک گئے وہ تیزی سے واپس پلٹی۔

یہ اس کی نظر کا دھوکا نہی تھا وہ سچ میں یہی تھا۔

دانیال۔۔۔۔سارہ تیزی سے بھاگتی ہوئی اس سے لپٹ کر آنسو بہانے لگی۔

دانیال وہی اپنی جگہ پے کھڑا رہا اس نے دونوں ہاتھ سارہ کی طرف بڑھائے اور اسے خود سے الگ کر دیا۔

مجھے نہی لگتا اب ہمارے درمیان اتنی بے تکلفی کی گنجائیش ہے۔

دانیال منہ کھڑکی کی طرف موڑے بولا۔

چاہے ہمارے درمیان کوئی گنجائیش باقی ہو یا نہ ہو اس بات سے کوئی فرق نہی پڑتا مجھے۔

آپ یہاں ہیں میرے ساتھ یہی کافی ہے میرے لیے۔

سارہ کی بات پر دانیال اس کی طرف پلٹا۔

exponovels

اب یہ ساری باتیں بے مقصد ہیں۔۔۔ جیسے ہی دانیال کی نظر سارہ کے پھٹے بازو پر پڑی اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔

یہ کیسے ہوا؟

سارہ نے ہاتھ لگا کر چھوا تو اسے یاد آیا کہ شاید عنہب نے بازو کھینچا تو اس وقت یہ شرٹ پھٹ گئی ہو گی۔

یہ خراش کیسے آئی تمہیں؟

دانیال اس کا بازو ہاتھ میں تھامے جائزہ لے رہا تھا اور صرف کپڑا ہی نہی پھٹا عنہب کی درندگی کے نشان بھی سارہ کے بازو پر عیاں تھے۔

سارہ کچھ پوچھا ہے تم سے؟

دانیال کی گرجدار آواز پر سارہ چونک گئی اور آنسو بہانے لگی۔

جب مجھے تانیہ کی میل رسیو ہوئی تو میں گھر آنے کے لیے تیار ہو کر کمرے سے باہر آئی تو ممانی گھر نہی تھیں۔

عنہب نشے میں تھا اور اس نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش۔۔۔

بس۔۔۔۔ دانیال نے سارہ کو مزید بولنے سے روک دیا۔

میں اسے زندہ نہی چھوڑوں گا۔۔۔ مجھے ایڈریس دو اس گھر کا۔

نہی۔۔۔۔ رک جائیں آپ وہ پہلے ہی آدھا مر چکا ہے میں اس کے سر میں گلدان مار کر اپنی عزت بچا کر وہاں سے بھاگی ہوں۔

exponovels

اس کے سر سے بہت خون نکل رہا تھا اگر وہ مر گیا تو پولیس آپ کو نہی چھوڑے گی۔

مجھے اپنی پرواہ نہی ہے سارہ تم مجھے لوکیشن دو جلدی۔۔۔۔

دانیال باہر کی طرف بڑھا اور سارہ کا ہینڈ بیگ ٹٹولنے لگا آخر کار اسے ممانی کے گھر کا ایڈریس لکھا مل گیا۔

اس کی جو آخری بچی سانسیں ہیں وہ میں نکالوں گا۔

تم دروازہ بند کر لو اور جب تک میں نہ کہوں دروازہ مت کھولنا۔

آپ ایسا مت کریں۔۔۔۔مجھے اکیلی چھوڑ کر مت جائیں۔

میرے پاس بس آپ بچے ہیں اور کوئی نہی ہے میرا۔سارہ دانیال کا بازو مظبوطی سے تھامے کھڑی تھی۔

میں واپس آوں گا سارہ۔۔۔۔میرا انتظار کرنا۔

دانیال اپنا بازو کھینچتے ہوئے تیزی سے باہر نکل گیا۔

جیسے ہی وہ مطلوبہ ایڈریس پر پہنچا وہاں سے ایمبولینس جا رہی تھی۔

جس کا مطلب یہ تھا کہ عنہب کو ہاسپٹل لے جایا جا رہا تھا۔

دانیال نے گاڑی گھر کی طرف واپس موڑنے کو بولا۔

قسمت اچھی تھی آج میرے ہاتھوں مرنے سے بچ گیا مگر آخر کب تک!

اگر زندہ بچ بھی گئے تم تو میرے ہاتھوں سے ہی مروگے میرا وعدہ ہے تم سے۔

گھر پہنچ کر دروازہ کھول کر اندر گیا تو سارہ وہی بیٹھی تھی ٹی وی لاونج کے صوفے پر۔

آج بچ گیا میرے ہاتھ سے مگر میرا وعدہ ہے تم سے سارہ تمہاری طرف بڑھے اس کے ہر ایک غلط قدم کا بدلہ چکانا پڑے گا اسے۔

اس کی ہمت کیسے ہوئی میری بیوی پر غلط نگاہ ڈالنے کی۔

بیوی کے نام پر سارہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

آپ تو مجھے طل۔۔۔۔

خبر دار!

اس سے پہلے کہ سارہ پورے الفاظ بولتی دانیال نے اسے وارن کیا۔

بے وقوف لڑکی!

سوچ بھی کیسے لیا تم نے کہ میں ایسا کروں گا؟

دانیال دروازے کی طرف بڑھا اور ادھر ادھر نظر دوڑائی آخر اسے وہ انویلپ مل گیا۔

وہ انویلپ اٹھائے سارہ کی طرف بڑھا۔

کھولو اسے۔۔۔

سارہ ناسمجھی سے اس انویلپ کو کھولنے لگی۔

جیسے ہی اس نے وہ انویلپ کھولا تو اس کے اندر کچھ نہی تھا۔

اس کا مطلب۔۔۔۔

exponovels

ہاں اس کا مطلب وہی ہے جو تم سمجھی ہو۔

جھوٹ بولا تھا میں نے تمہیں واپس بلانے کے لیے۔

سچ تو یہ ہے کہ میں ایسا تصور بھی نہی کر سکتا۔

مگر تم نے جو غلطی کی اس کے لیے کبھی معاف نہی کروں گا تمہیں۔

کیا یہ بات سہی ہے کہ تم بڑی ماما کو توخوش رکھ سکتی ہو مگر اپنے شوہر کے جزبات کا کوئی احساس نہی؟

وہ ماں ہیں آپ کی ان کا زیادہ حق ہے آپ پر۔

ہاں سہی ہے۔۔۔۔دانیال نے افسردگی سے جواب دیا۔

بے شک ماں باپ کا زیادہ حق ہوتا ہے اپنی اولاد پر لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہی کہ بیوی کا شوہر پر کوئی حق نہی۔

مگر بڑی ماما مجھے پسند نہی کرتیں۔۔۔۔سارہ شرمندہ سی بولی۔

اس بات سے مجھے فرق نہی پڑتا سارہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں کیا یہ کافی نہی تمہارے لیے؟

لیکن وہ ماما اور بابا کے حوالے سے بہت بدگمان ہیں۔

مجھ سے ان کے خلاف کوئی بات برداشت نہی ہوتی اس لیے میں نے یہ قدم اٹھایا تھا تاکہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔

ان کی ہر بات ماننا آپ کا فرض ہے۔

اچھا۔۔۔۔؟

اگر ایسا ہے تو وہ مجھے فورس کر رہی ہیں کہ میں تمہیں چھوڑ کر دوسری شادی کرلوں۔

exponovels

توکیا مجھے ان کی ہر بات مان لوں؟

سارہ نے سر نفی میں ہلایا۔

آپ ان کی دوسری بات تو مان ہی سکتے ہیں جس میں ان کی خوشی ہے۔

مطلب میں تمہیں بھی ساتھ رکھوں اور دوسری شادی بھی کر لوں؟

جی اس میں برائی ہی کیا ہے؟

سارہ کے اس جواب پر دانیال کا دل چاہا اپنا سر دیوار میں دے مارے۔

حد ہوتی ہے بے وقوفی کی بھیء یہ ایسے نہی مانے گی اسے سبق سکھانا ہی پڑے گا۔

توپھر ٹھیک ہے اگر تمہیں کوئی اعتراض نہی تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

پاکستان چلتے ہیں اور مام سے کہہ دیتے ہیں وہ میرے لیے لڑکی تلاش کریں۔

بات ختم!

یہ دنیا کی پہلی بے وقوف لڑکی ہے جو اپنے شوہر کو دوسری شادی کا مشورہ دے رہی ہے۔

اففف۔۔۔کیسے زندگی گزرے گی اس بے وقوف کے ساتھء یا پھر یہ کہنا بہتر ہو گا بیٹا دانیال کے اس لڑکی کو سمجھاتے سمجھاتے توں بوڑھا ہونے والا۔

دانیال دل ہی دل میں سوچوں میں گم ہو چکا تھا۔

تب ہی اسفند کی کال آگئی۔

yes plan succeed....

چلو یار پھر مبارک ہو،،،،اسفی کا قہقہ گونجا۔

تو پھر ٹکسٹس کنفرم کر دو؟

hmmm ok....

اور ہاں ہمیں ائیر پورٹ بھی ڈراپ کرنا ہو گا۔

خادم حاضر ہے جناب۔۔۔۔اسفی نہایت ادب سے بولا۔

دانیال بھی مسکرا دیا۔

چلو پھر میں ٹکٹس کنفرم کر کے میسج کرتا ہوں۔

کچھ دیر بعد اسفند کا میسج آیا۔

صبح چھ بجے کی فلائٹ تھی۔

سارہ کہاں ہو؟

وہ سارہ کو ڈھونڈنے کمرے میں گیا تو سارہ ابھی ابھی شاور لے کر آئی تھی۔

وہ شیشے کے سامنے اپنے بال ڈرائی کر رہی تھی۔

دانیال اس کے پیچھے جا رکا تو سارہ چونک کر پلٹی اور ڈرائیر اس کے ہاتھ سے گر گیا اور وہ اپنا توازن کھو کر دانیال پر جا گری اور دانیال جو اس آفت کے لیے تیار ہی نہی تھا وہ دھڑام سے نیچے گرا اور سارہ اس کے اوپر۔

exponovels

سارہ کی لمبی گھنی سیاہ زلفیں دانیال کے چہرے پر گر گئیں۔

آپ ٹھیک تو ہیں؟

i am sorry....

سارہ بول رہی تھی مگر دانیال تو بس اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

سارہ نے اٹھنے کی کوشش کی مگر اس کے کچھ بال دانیال کے بازو تلے تب چکے تھے۔

دانیال نے ہاتھ بڑھا کر سارہ کے چہرے پر آتے بال کان کے پیچھے سمیٹے۔

سارہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی کچھ عجیب سی کشش محسوس ہوئی اسے دانیال کی آنکھوں میں۔

وہ آنکھیں بند کیے ان لمحوں کو محسوس کرنے لگی مگر تب ہی دانیال کا فون بجا اور وہ ہوش میں آیا۔

دانیال نے چٹکی بجائی۔۔۔۔

سارہ نے آنکھیں کھول دیں۔

میڈم پیچھے ہٹیں گی؟

میرا فون بج رہا ہے وہ بیڈ کے نیچے۔۔۔۔

جی۔۔۔۔سارہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ پھر سے بال اٹک گئے۔

اوہ سوری۔۔۔۔دانیال نے اٹھا تو سارہ بھی اٹھ کر بیٹھ گئی مگر جیسے ہی اٹھنے لگی تو کچھ بال دانیال کی شرٹ کے بٹن میں اٹک گئے۔

exponovels

کیوں میرا ضبط آزمانے پے لگی ہو لڑکی۔۔۔دانیال بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا دیا اور سارہ کے بال آزاد کیے۔

سارہ تیزی سے اٹھ کر ڈرائیر کی طرف بڑھی۔

خراب تو نہی ہو گیا۔۔۔وہ پریشان ہو رہی تھی۔

دانیال نے افسردگی سے سر ہلایا۔

ڈرائیر کی فکر ہے مگر میرے دل کی نہی۔۔۔وہ دل پے ہاتھ رکھے بے قابو دھڑکن کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔

جی۔۔۔سارہ تیزی دانیال کی طرف پلٹی۔

کککچھ نہی۔۔۔۔میرا فون بیڈ کے نیچے چلا گیا اسی کا سوچ رہا ہوں۔

کہاں؟

سارہ بیڈ کے نیچے دیکھنے لگی تو فون پاس ہی تھا۔

سارہ نے فون اٹھایا اور دانیال کی طرف بڑھا دیا۔

سوری میری وجہ سے آپ کا فون گر گیا۔

آپ اچانک سے آئے تو میں ڈر گئی تھی۔

ٹھیک تو ہے ناں؟

exponovels

کیا؟

دانیال فون کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔

فون۔۔۔۔

ہاں فون ٹھیک ہے مجھے لگا میرا پوچھ رہی ہو۔

آپ تو ٹھیک ہیں میرے سامنے ہیں آپ کا نہی فون کا پوچھ رہی تھی۔

اور تمہارا ڈرائیر ؟

ٹھیک ہے۔۔۔سارہ ڈرائیر آن کیے بال سکھانے لگ گئی۔

صبح پانچ بجے کی فلائٹ ہے ہماری ءجو پیکنگ کرنی ہے جلدی کرلو سارہ ابھی ایک بجا ہے اور ہمیں دو بجے یہاں سے نکلنا ہے۔

ہمم سارہ نے سرہاں میں ہلایا۔

تو کیا میں دوبارہ کبھی واپس نہی آسکتی ؟

ایسا نہی ہے سارہ تم جب چاہو یہاں آسکتی ہو مگر میرے ساتھ۔

البتہ ریسٹورنٹ اب نہی چل سکے گا وہ تم چاہو تو بیچ سکتی ہو۔

کوئی زبردستی نہی ہے جیسا تمہیں بہتر لگے۔

جی۔۔۔۔سارہ نے مختصر جواب دیا۔

exponovels

میں اپنا بیگ پیک کر چکا ہوں تم بتادو اگر کچھ مدد چاہیے؟

نہی میں کرلوں گی۔

ٹھیک ہے میں باہر انتظار کر رہا ہوں۔

دانیال کمرے سے باہر نکل گیا۔

ٹھیک دو بجے اسفند گیٹ پر موجود تھا اور ہارن پے ہارن دے رہا تھا۔

دانیال نے بیگز گاڑی میں رکھے اور سارہ کو ساتھ لیے باہر چل دیا۔

دروازہ اچھی طرح لاک کیا اور گاڑی کی طرف بڑھا۔

یہ اسفند ہے۔۔۔دانیال نے سارہ سے اسفند تعارف کروایا۔

اسلام و علیکم بھابھی۔۔۔۔اسفی نے گال پر ہاتھ رکھا ڈر تھا کہی پھر سے تھپڑ نا پڑ جائے۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔سارہ نے مختصر جواب دیا۔

اسفی نے شکر ادا کیا۔

دانیال نے سارہ کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

Ooooo what a romantic moment....

اسفی نے داد دی۔

دانیال نے اس کی داد سن لی اور بدلے میں اسفی کو گھورا۔

سارہ گاڑی میں بیٹھ گئی تو دانیال نے سکھ کا سانس لیا اور فرنٹ سیٹ پر اسفی کے ساتھ والی خالی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

اسفی نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

تمھیں نہی لگتا تمھیں بھابی کے ساتھ بیٹھنا چاہیے تھا؟

اسفی کے سوال پر دانیال کے اسے چونک کر دیکھا کیونکہ اس کی نظریں فون پر تھیں۔

ہاں لگتا تو یہی ہے مگر کیا کروں پھر اپنے اکلوتے دوست کے تنہا ہونے کا خیال آگیا۔

سوچا کیوں ناں دوست کی ساتھ والی خالی سیٹ میں ہی بھر دوں کیونکہ یہ سیٹ تم نے خالی ہی رکھنی ہے۔

دانیال کے جواب پر اسفند نے قہقہ لگایا۔

فکر مت کرو بہت جلد یہ سیٹ بھرنے والی ہے۔

Really?

دانیال کو اس کی بات مزاق لگی۔

ہاں ہے ایک۔۔۔۔پھر کبھی بتاوں گاء اسفی نے آنکھ دبائی۔

ہمم ٹھیک ہے مسٹر چھپے رستم۔۔۔۔دانیال بھی مسکرا دیا۔

پاکستان کب آنا ہے واپس تم نے؟

یا پھر یہی بسنے کے ارادے ہیں؟

exponovels

نہی جب سے وہ ملی ہے ناں تب سے یہاں دل نہی لگ رہا۔

ہمم مطلب میری ہونے والی بھابی پاکستانی ہے۔۔۔واہ کیا کہنے جناب کے۔

دانیال نے خوب داد دی۔

ہاں بس یہ بزنس وائینڈ اپ کر لوں پھر آ رہا ہوں پاکستان۔

دو ماہ ہیں کنٹریکٹ ختم ہونے میں پھر واپسی کی تیاریاں۔

اچھی پلاننگ ہے۔۔۔دانیال بیک مرر سے سارہ پر نظر ڈالتے ہوئے بولا۔

سارہ سو رہی تھی۔

دانیال کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

تم کب کر رہے ہو شادی؟

اسفی کے سوال پر وہ چونک گیا۔

شادی کا فلحال کوئی پلان نہی ہے میرا بڑی مشکل سے مسز گھر جانے کے لیے تیار ہوئی ہے پھر سے واپس بھگانے کا کوئی ارادہ نہی ہے میرا۔

مطلب نکاح شدہ رہنا چاہتے ہو؟

افففف میں ترس گیا ہوں تمہیں شادی شدہ بولنے کے لیے پتہ نہی کب وہ وقت آئے گا جب میں فخر سے یہ کہہ سکوں گا کہ میرا دوست شادی شدہ ہے۔

باز نہ آنا تم۔۔۔دانیال نے اس کے سر پر ہلکی سی تھپکی دی۔

تو اور کیا میرا دل نہی کرتا تمہارے چھوٹے چھوٹے بچے ہو جو مجھے انکل انکل بلائیں؟

اسفی۔۔۔دانیال نے اسے ٹوکا۔

سن لے گی۔۔۔اس نے سارہ کی موجودگی کا احساس دلایا۔

وہ سو رہی ہے۔۔اسفی نے سر ناں میں ہلایا۔

تم تو ابھی سے ڈرنے لگے۔

اسفی کی بات پر دانیال نے اسے گھورا۔

اس کی نیند خراب نہ ہو اس لیے کہہ رہا ہوں۔۔اس نے بات پلٹ دی۔

Oooooo.....

جورو کا غلام۔۔۔۔اسفی نے داد دی۔

تم پاگل ہو بس۔۔۔دانیال اس کے جملے پر ہنس دیا۔

ہاں ہاں اپنی دفعہ میں پاگل۔

بیٹے تمہارا ابھی پتہ چل جائے گا جب تمہیں لگام ڈالنے والی تمہاری زندگی میں آئے گی۔

سہی کہہ رہے ہو ویسے مجھے ابھی سے ڈر لگ رہا ہے پتہ نہی وہ میرا پرپوزل بھی قبول کرے گی یا نہی؟

دونوں نے ایک ساتھ قہقہ لگایا۔

exponovels

دیکھ لو تم ابھی سے ڈرنے لگے۔۔۔دانیال نے بھی پورا بدلہ لیا۔

ہاں بھئی ڈرنا پڑتا ہے اسی میں ہم مرد ذات کی بھلائی ہے۔

لیں جناب آگیا ائیر پورٹ۔۔۔۔اسفی نے گاڑی کو بریک لگائی۔

تم لوگ چلو اندر میں گاڑی پارک کر کے آتا ہوں۔

نہی اٹس اوکے۔۔۔۔ابھی فلائٹ میں دو گھنٹے ہیں۔

تم کیا کرو گے یہاں بیٹھ کر۔

جا کر آرام کرو۔

Thanks for yor time....

دانیال گاڑی سے بیگز باہر نکالتے ہوئے بولا۔

اسفی بھی اس کی مدد کرنے لگا۔

مطلب تم چاہتے ہو کہ میں کباب میں ہڈی نا بنوں....

دانیال بس مسکرا دیا۔

سارہ کی آنکھ کھل گئی اور وہ گاڑی سے باہر آگئی۔

میں چاہتا ہوں تم گھر جا کر آرام کرو تھک گئے ہو گے بہت۔

گھر پہنچ کر مجھے میسج ضرور کر دینا۔

exponovels

ٹھیک ہے۔۔۔دانیال نے اسے گلے لگایا اور سارہ کو ساتھ لیے اندر کی طرف چل دیا۔

بس کر پگلے رلائے گا کیا۔۔اسفی آنکھوں سے آنسو پونچھنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے دونوں کو ایک ساتھ جاتے دیکھ گاڑی میں بیٹھ گیا۔

جیسے ہی دونوں اپنی سیٹ پر بیٹھے اسفی کا میسیج موصول ہوا۔

دانیال نے اسے رپلائے دیا اور فون بند کر دیا۔

لمبے سفر کے بعد آخر وہ دونوں پاکستان پہنچ ہی گئے۔

دوپہر کے چار بجے وہ گھر کے باہر تھے۔

دانیال نے بیگز گاڑی سے باہر نکالے پیمنٹ کی اور ڈور بیل بجائی۔

گیٹ کیپر نے گیٹ کھولا۔

سلام سر۔۔۔۔

وعلیکم اسلام کیسے ہو عمران؟

میں ٹھیک ہوں آپ کیسے دانی بھائی۔

میں بھی ٹھیک ہوں الحمدللہ۔۔۔۔یہ بیگز اندر رکھودیں پلیز۔۔۔

دانیال مسکراتے ہوئے گھر کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا جبکہ سارہ وہی کھڑی تھی۔

دانیال واپس پلٹا۔

exponovels

سارہ؟

جی۔۔۔۔سارہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

چلیں اندر۔۔۔۔؟

جی سارہ بھی اس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتی اندر چل دی۔

ٹی وی لاونج میں سب موجود تھے۔

دونوں کو اندر آتے دیکھ کر سب کے چہرے خوشی سے چمک اٹھے۔

دانی بھائی۔۔۔۔سب سے پہلے کامران آگے بڑھا۔

آپ مجھے انفارم کر دیتے میں ائیر پورٹ آجاتا رسیو کرنے۔

دونوں بھائی گلے ملے۔

اگر تم ائیر پورٹ آجاتے تو یہ خوشی جواب نظر آرہی ہے سب کے چہروں پر یہ دیکھنے کو نہی ملتی۔

میں نے سوچا کیوں ناں سرپرائز دوں۔

سارہ دادو کے ساتھ لپٹ کر آنسو بہانے میں مصروف تھی۔

دانیال سب سے مل کر اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ کچن سے زلیخا بیگم باہر آگئیں۔

آگیا میرا بیٹا واپس۔۔وہ تیزی سے بیٹے کی طرف بڑھیں۔

کیسی ہیں آپ مام؟

exponovels

دانیال ماں کا ماتھا چومتے ہوئے بولا۔

تمہیں دیکھ لیا اب ٹھیک ہوں میں۔۔۔وہ ابھی اتنا ہی بولی تھیں کہ نظر سارہ پر پڑی۔

یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟

ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے ماما ابھی نہی۔

وہ ماں کو کچن کی طرف لے گیا۔

بہت بھوک لگی ہے کھانے کو ملے گا کچھ؟

ہاں تم فریش ہو جاو کھانا لگاتی ہوں میں وہ خوشی خوشی بولیں۔

دانیال کچن سے باہر نکل گیا۔

بھابی پلیز سنبھالیں خود کو ہم سب ہیں ناں آپ کے ساتھ حبا اسے تسلی دے رہی تھی۔

ہاں بیٹا ہم سب ہیں تمہارے ساتھ دادا جی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

حبا۔۔۔دانیال نے حبا کا نام پکارا۔

جی بھائی۔۔۔حبا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

تم سارہ کو اس کے کمرے میں لے جاو۔

جی بھائی۔۔۔حبا اسے ساتھ لیے اس کے کمرے کی طرف بڑھی۔

ابھی آج ہی سیٹنگ کروائی ہے میں نے آپ کے کمرے کی مگر مجھے نہی پتہ تھا آپ واپس آ رہی ہیں۔

exponovels

آپ فریش ہو جائیں میں آپ کے کپڑے نکال دیتی ہوں۔

حبا الماری کی طرف بڑھی۔

آپ یہ سارے ڈریسز یہی چھوڑ گئی تھیں لیکن اب آپ کو یہ پہننے ہو گے۔

سارہ مسکرا دی۔

حبا نے اس کی طرف گرے ڈریس بڑھایا۔

سارہ فریش ہونے چلی گئی۔

سارہ فریش ہو کر باہر آئی تو حبا کمرے سے جا چکی تھی۔

وہ شیشے کے سامنے آرکی اور بال ڈرائی کرنے لگی۔

تب ہی دانیال کمرے میں آیا سفید شلوار قمیض پہے وہ جاذب دید لگ رہا تھا۔

سارہ پہلی مرتبہ اسے شلوار قمیض پہنے دیکھ رہی تھی۔

وہ نظر لگ جانے کی حد تک ہینڈسم لگ رہا تھا۔

سارہ نے نظریں دوسری طرف پھیر لیں۔

اتنی گرمی ہے اور تم نے اے سی بھی آن نہی کیا۔

دانیال بول رہا تھا مگر وہ سن ہی کہاں رہی تھی وہ تو بس اسے دیکھنے میں مصروف تھی۔

وہ اے سی آن کرتے ہوئے کھڑکیاں بند کرنے لگ گیا۔

exponovels

جب تم تیار ہو جاو تو بتا دینا حبا کھانا دے جائے گی کمرے میں۔

وہ مجھے بھوک نہی ہے۔۔۔۔سارہ نے بے تکا بہانا بنایا۔

بھوک ہو یا نہ ہو کھانا تو کھانا پڑے گا۔۔۔وہ جواب دے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

حبا تم ایسا کرو سارہ کو کھانا دے آو کمرے میں۔

جی بھائی میں جاتی ہوں۔۔۔حبا کچن کی طرف بڑھ گئی۔

دادا جی اور دادی جان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی دانیال کی سارہ کے لیے فکر مندی دیکھ کر۔

شکر ہے خدا کا۔۔دادی جان نے خدا کا شکر ادا کیا۔

دانیال اسفی کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

ہاں ہاں خیریت سے پہنچ گیا ہوں۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے جواب دے رہا تھا جبکہ دوسری طرف اسفی کچھ اور ہی بول رہا تھا۔

جاتے ہی بھول گئے دوست کو۔۔۔۔کب سے انتظار کر رہا تھا تمہاری کال کا۔

اب فرصت ملی ہے جناب کو۔۔۔

ایسی بات نہی ہے یار بس ابھی ابھی گھر پہنچا ہوں۔

وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ کھانے کی ٹرے واپس لا رہی حبا پر نظر پڑی۔

میں کھانا کھا کر بات کرتا ہوں وہ کال بند کرتے ہوئے حبا کی طرف بڑھا۔

exponovels

کیا ہوا؟

بھابی کہہ رہی ہیں کہ انہیں بھوک نہی ہے۔

لاو مجھے دو۔

دانیال کھانے کی ٹرے اٹھائے سارہ کے کمرے کی طرف بڑھا۔

سارہ بال باندھ رہی تھی۔

منع کیا تھا میں نے مگر تم سنتی ہی کہاں ہو۔

وہ کھانے کی ٹرے میز پر رکھتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا دروازہ لاک کیا اور سارہ کا بازو تھامے صوفے تک لے آیا۔

بیٹھو یہاں اور ختم کرو ورنہ میں زبردستی کھلاوں گا۔

جی۔۔۔۔سارہ چپ چاپ پلاو کھانے لگ گئی۔

یہ کباب بھی کھاو۔۔۔اس نے چکن چپلی کباب والی پلیٹ سارہ کی طرف بڑھائی۔

سارہ نے پلیٹ تھام لی۔

دروازہ ناک ہوا۔

سارہ نے گھبرا کر دانیال کی طرف دیکھا۔

تم کھاو میں دیکھتا ہوں۔

exponovels

وہ دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھولا تو باہر حبا تھی کھانے کی ٹرے اٹھائے۔

آپ یہاں ہیں تو میں نے سوچا آپ کا کھانا بھی یہی لے آوں۔

ہاں اچھا کیا لیکن مام نے کچھ کہا تو نہی؟

نہی تو۔۔۔مام نے کیا کہنا ہے،،، حبا جھوٹ بول رہی تھی۔

آو تم بھی بیٹھو ہمارے ساتھ کھانا کھاو۔

نہی بھائی میں نے ابھی لنچ کیا ہے آپ لوگ کھا لیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔وہ کھانے کی ٹرے لیے کمرے میں آگیا اور خود بھی کھانا کھانے لگا۔

سارہ نے ناچاہتے ہوئے بھی پلاو کی پوری پلیٹ ختم کی اور برتن اٹھائے کمرے سے باہر نکل گئی۔

دانیال مسکرادیا۔

پیار سے بات ماننے والی نہی یہ۔۔۔۔

سارہ کو برتن اٹھائے کمرے سے باہر آتے دیکھا تو حبا تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

بھابی آپ جائیں کمرے میں یہ برتن مجھے دیں۔

میں لے جاوں گی کچن میں۔۔۔

حبا کو ڈر تھا کہی وہ کچن میں نہ چلی جائے کیونکہ وہاں زلیخا بیگم تھیں۔

آپ جائیں اپنے کمرے میں آرام کریں۔

exponovels

سارہ مسکرا کر اپنے کمرے کی طرف پلٹ گئی۔

ملازمہ بن جاو اس کی۔۔۔۔ جیسا ہی حبا کچن میں داخل ہوئی زلیخا بیگم غصے سے چلائیں۔

مام کیا کہہ رہی ہیں آپ ؟

بڑی بہو ہیں وہ اس گھر کی اور میری بھابی ہیں۔

ان کے کام کرنے سے مجھے خوشی ملتی ہے۔

آپ ایسا تو نہ بولیں۔

ہاں ہاں میں ہی غلط لگتی ہوں تم سب کو اور تمہارا بھائی کہاں ہے وہ بیگم کے کمرے سے باہر آیا یا نہی۔

بھائی کھانا کھا رہے ہیں مام۔۔۔۔ اور آپ یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں میرے ساتھ ؟

چپ رہو تم !

اس لڑکی نے پتہ نہی کیا جادو کر دیا ہے میرے بیٹے پر۔۔۔۔ آتے ہی اس کے کمرے میں گھس کر بیٹھ گیا ہے۔

یہاں ماں انتظار کر رہی ہے اور اسے ماں کی زرا فکر نہی۔

مام پلیز۔۔۔۔۔ آپ ٹپیکل ساس مت بنیں۔

سارہ بھابھی کو ایکسیپٹ کر لیں۔

ہر گز نہی !

میں اس لڑکی کو ہر گز قبول نہی کروں گی۔

exponovels

حبا کی نظر کچن کے دروازے پر کھڑی سارہ پے پڑی۔

بھابی آپ یہاں؟

میں لے آتی برتن آپ نے کیوں زحمت کی۔

حبا نے اس کے ہاتھ سے برتن لے کر ٹیبل پر رکھے۔

اسلام و علیکم بڑی ماما۔

جیسا آپ سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ نہی ہے۔

یہ معصومیت مجھے مت دکھاو۔۔۔۔میں تمہاری میٹھی میٹھی باتوں کے جال میں نہی پھنسنے والی۔

بڑی ماما۔۔۔۔۔

بس!

وہ غصے سے سارہ کی طرف بڑھی۔

آخر کس بات کا بدلہ لے رہی ہو تم مجھ سے؟

وہ سارہ کو کندھے سے جھنجوڑتی ہوئی بولیں۔

مام۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی دانیال وہاں آگیا۔

سارہ کو چھوڑیں مام۔۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے بولا۔

exponovels

لو چھوڑ دیا۔۔۔جاو لے جاو اسے اپنے کمرے میں اور بیٹھ جاو اس کے قدموں میں غلام بن کر۔

سارہ اپنے کمرے میں جاو۔۔۔۔دانیال کی آواز پر سارہ چونک کر اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔

حبا بھی اس کے پیچھے چل دی۔

آپ سے اس بے رحمی کی ہر گز امید نہی تھی مجھے۔۔۔۔دانیال افسردگی سے بولا۔

مجھے بھی اپنے بیٹے سے ایک غیر لڑکی کے لیے ماں سے بدزبانی کرنے کی ہر گز امید نہی تھی۔

وہ غصے سے چلائیں۔

وہ کوئی غیر نہی میری بیوی ہے۔۔۔۔۔

آپ سے اونچی آواز میں بات کی اس کے لیے معزرت مام مگر آپ کا رویہ سہی نہی ہے سارہ کے ساتھ۔

آخر اس کی غلطی کیا ہے؟

وہ آپ کی وجہ سے یہاں آنا نہی چاہتی تھی۔۔۔۔میں زبردستی لایا ہوں اسے پاکستان۔

اگر آپ کا رویہ ایسا ہی رہا اس کے ساتھ تو وہ پھر سے واپس چلی جائے گی اور اگر اس بار وہ واپس گئی تو دوبارہ کبھی یہاں نہی آئے گی۔

تم اس لڑکی کے لیے ماں کو دھمکا رہے ہو؟

نہی مام میں بس آپ کو سمجھا رہا ہوں۔

بھائی۔۔۔۔سارہ بھابھی نے کمرہ لاک کر لیا ہے۔۔۔حبا پریشان سی وہاں آئی۔

exponovels

تم دوسری چابی لے کر آو کمرے کی۔۔۔وہ حبا سے بول کر سارہ کے کمرے کی طرف بھاگا۔

سارہ دروازہ کھولو۔۔۔۔۔وہ دروازہ بجا رہا تھا مگر سارہ دروازے کے ساتھ بیٹھی سر گھٹنوں پے گرائے آنسو بہا رہی تھی۔

Open the door

سارہ۔۔۔دانیال مسلسل دروازہ بجا رہا تھا۔

وہ کھڑکی کی طرف بڑھا دو تین پنچ مارے تو کھڑکی کھل گئی۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو سارہ دروازے کے ساتھ بیٹھی تھی۔

سارہ۔۔۔وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس کے دونوں بازو تھام کر اپنے سامنے کھڑا کیا۔

سارہ کے بہتے آنسو پونچھے اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

میں نے بولا تھا کہ میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔۔

کیا تمہیں مجھ پر یقین نہی ہے سارہ؟

مجھے ڈر لگتا ہے بڑی ماما کی نفرت سے۔۔۔

ادھر آو بیٹھو یہاں۔۔۔۔دانیال اسے بیڈ تک لے آیا۔

وہ مجھے کبھی پسند نہی کریں گی۔

وہ جو کہتی ہیں آپ ان کی بات مان لیں ورنہ مجھے واپس بھیج دیں۔

exponovels

سارہ۔۔۔دانیال بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا۔

تو کیا میں ان کی مرضی سے دوسری شادی کر لوں؟

جی۔۔۔۔یہی بہتر ہے۔

تو پھر ٹھیک ہے اگر تمہیں لگتا ہے ایسا کرنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا تو میں آج ہی بات کرتا ہوں مام سے۔

وہ غصے میں کمرے سے باہر نکل گیا۔

بھائی یہ لیں مل گئی چابی۔۔۔حبا گھبرائی ہوئی پھولتے ہوئے سانس کو بحال کرتے ہوئے بولی اور چابی دانیال کی طرف بڑھائی۔

اس کی ضرورت نہی ہے اب۔

بھابی ٹھیک تو ہیں؟

حبا کمرے میں جانے ہی لگی تھی کہ دانیال نے اسے روک دیا۔

اسے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دو۔

میرا مطلب ہے اسے آرام کی ضرورت ہے سفر سے تھک گئی ہے۔

ہمم اچھا ٹھیک ہے بھائی۔

آپ بھی تھک گئے ہو گے آپ بھی آرام کر لیں۔

exponovels

ہاں میں جا ہی رہا تھا اپنے کمرے میں۔

ویسے بھائی مام اتنی نفرت کیوں کرتی ہیں بھابی سے ؟

i mean....

وہ تو پہلے کبھی ملی بھی نہی ایک دوسرے سے تو پھر اتنی نفرت۔

اس سوال کا جواب تو میں بھی جاننا چاہتا ہوں کہ آخر ایسا کیا ہے جو مام کا رویہ سارہ کے ساتھ اس قدر نفرت بھرا ہے۔

خیر اس بارے میں مام سے بات کرتا ہوں آج۔

ٹھیک ہے بھائی آپ جائیں اپنے کمرے میں مجھے بھی اسائنمنٹ بنانی ہے میں زرا کامی کا سر کھالوں۔

ٹھیک ہے دانیال نے ایک نظر سارہ کے کمرے پر ڈالی اور پھیکی سی مسکراہٹ لیے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

رات کو کھانے کی میز پر سب موجود تھے۔

ڈیڈ مجھے آپ سے۔۔۔بلکہ آپ سب سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

دانیال کی آواز پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے سوائے سارہ کے وہ پلیٹ سامنے رکھنے بس اسی کو گھورنے میں مصروف تھی۔

ہاں کہو کیا کہنا چاہتے دادا جی نے بات شروع کی۔

دراصل بات یہ ہے کہ میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔

دانیال کی نظریں سارہ پر ہی جمی تھیں اسی پل سارہ نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

exponovels

ہاں بھئی ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے نکاح ہو چکا ہے شادی بھی کر دیتے ہیں۔

دانیال کے بابا مسکراتے ہوئے بولے۔

نہی ڈیڈ۔۔۔۔مجھے سارہ سے نہی کسی اور سے شادی کرنی ہے۔۔۔وہ سارہ پر جمی نظریں ہٹائے ڈیڈ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

اس رشتے کو نکاح تک محدود رکھنے میں بھلائی ہے۔

مجھے دوسری شادی کرنی ہے۔۔۔اب اس کی نظریں پھر سے سارہ کے چہرے پے آرکیں جو نظریں جھکائے چپ چاپ بیٹھی تھی۔

اگر یہ مزاق ہے تو بہت ہی گھٹیا مزاق ہے دانی۔۔۔دادی جان نے اسے ٹوکا۔

نہی دادو یہ مزاق نہی حقیقت ہے۔

مجھے کوئی اور پسند ہے۔۔۔اب تک میں جو کچھ کر رہا تھا آپ سب کی خوشی کی خاطر ہی کر رہا تھا۔

میری اپنی زندگی بھی ہے ءکچھ خواہشات ہیں اور یہ فیصلہ میں سارہ کی مرضی سے کر رہا ہوں۔

اسے میرے فیصلے پر کوئی اعتراض نہی ہے۔

آپ لوگ اگر چاہیں تو سارہ سے خود پوچھ سکتے ہیں۔

سب سارہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

بیٹا کیا یہ سچ ہے؟

exponovels

تمہیں کوئی اعتراض نہی دانیال کے اس فیصلے پر؟

سارہ نے سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھا تو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا ایسا لگا جیسے سانس گلے میں ہی اٹک گیا ہو۔

جججججی۔۔۔۔جی بڑے پاپا مجھے کوئی اعتراض نہی۔

سارہ کے الفاظ اس کا ساتھ نہی دے پا رہے تھے۔

دانیال کی غصے سے بھری نگاہوں کی تپش اس کا چہرہ جھلسا رہی تھی۔

وہ تیزی سے وہاں سے اٹھی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

یہ سب کیا ہے دانیال؟

ڈیڈ غصے سے چلائے۔

چاہے سارہ جو بھی کہے مجھے تم سے یہ امید ہرگز نہی تھی۔

وہ بچی ہے ابھی مگر تم تو میچور ہو۔

اسے سمجھانے کی بجائے اس کا ساتھ دے رہے ہو۔

ڈیڈ اب وہ بچی نہی ہے بیس سال کی ہے اور اپنے فیصلے خود کرنے کا حق رکھتی ہے۔

جو بھی ہو ہم تمہیں یہ ناانصافی نہی کرنے دیں گے سارہ کے ساتھ۔۔۔۔دادی جان بھی غصے میں بولیں۔

مگر یہ میرے بیٹے کے ساتھ ناانصافی ہے۔۔۔زلیخا بیگم جواب تک بے یقینی سے اس سارے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں چلا اٹھیں۔

exponovels

دانی تم فکر مت کرو جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا۔ تمہاری ماں ہے تمہارے ساتھ۔

تھینکس مام۔۔۔وہ بے دلی سے مسکرا دیا۔

جو دل میں آتا ہے کرو مگر ہم میں سے کوئی بھی اس فیصلے میں تمہارا ساتھ نہی دے گا۔

دادا جی غصے سے بولے تو سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

چھوڑو ان سب کو تم فکر مت کرو۔

مجھے بتاو کون ہے وہ میں خود جاوں گی تمہارا پرپوزل لے کر۔

اس کی ضرورت نہی پڑے گی مام!

میرا پرپوزل ایکسیپٹ ہو چکا ہے آپ بس شادی کی تیاریاں کریں۔

میں آپ کی بات مان رہا اس لیے آپ کو بھی میری ایک بات ماننی پڑے گی۔

کیا؟

تم جو کہو گے میں مانوں گی۔ میں آج بہت خوش ہوں۔

مام آپ کو سارہ کے ساتھ اپنا رویہ بدلنا ہو گا۔۔۔

ٹھیک ہے میں کوشش کروں گی۔

تمہاری خالہ کو یہ خوشخبری سنا کر آتی ہوں۔۔۔وہ خوشی خوشی وہاں سے چلی گئیں۔

دانیال اٹھ کر دادی کے کمرے میں چلا گیا۔

exponovels

حسب توقع سب وہی موجود تھے۔

ڈیڈ آپ سب سمجھنے کی کوشش کریں۔

میں نے آج تک کسی بات کے لیے ضد نہی کی آپ سے۔

میری بات ماننے میں برائی ہی کیا ہے آخر؟

دوسری شادی کرنا کوئی گناہ تو نہی ہے۔

ٹھیک ہے اماں جان مان لیتے ہیں اس کی بات۔۔۔باقی اس کی اپنی زندگی ہے جو چاہے فیصلہ کر سکتا ہے۔

Thanks dad....

وہ وہاں سے سارہ کے کمرے کی طرف چل دیا۔

وہ کھڑکی کے پاس کھڑی آنسو بہانے میں مصروف تھی۔

قدموں کی آہٹ پر جلدی سے اپنے آنسو پونچھ دیے۔

خوش ہو تم؟

دانیال کی آواز پر اس نے سر ہاں میں ہلایا۔

دانیال نے غصے سے اسے اپنی طرف کھینچا۔

یہ بات میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بول سکو گی؟

سارہ نے نظریں جھکا لیں۔

exponovels

میں نے کہاناں میں خوش ہوں۔۔۔۔

مگر تمہارے الفاظ تمہارا ساتھ کیوں نہی دے رہے؟

تمہاری آنکھیں تو کچھ اور ہی کہہ رہی ہیں سارہ۔

ایسا کچھ نہی ہے میں بہت خوش ہوں آپ کے اس فیصلے پرء آپ نے میری بات مان کر میرا مان بڑھادیا۔

جھوٹ،،،،،!

بلکل جھوٹ۔۔۔۔!

جھوٹ بول رہی ہو تم۔۔۔۔دانیال اسے چھوڑتے ہوئے پیچھے ہٹا۔

اپنی اس جھوٹی خوشی کی وجہ سے بہت پچھتانے والی ہو تم سارہ۔

وہ غصے میں کمرے سے باہر نکل گیا۔

میں پچھتانے کے لیے تیار ہوں۔۔۔۔مگر اپنے مرے ہوئے ماں باپ کی توہین برداشت کرنے کی ہمت نہی ہے میرے اندر۔

دانیال اسفی کا نمبر ڈائل کر رہا تھا مگر وہ کال پک نہی کر رہا تھا۔

آخر کار آدھے گھنٹے بعد اس نے خود کال کی۔

کب سے کال کر رہا ہوں کہاں بزی تھے تم؟

یار میں آفس تھا ابھی گھر پہنچا ہوں ء خیریت؟

ہاں خیریت ہی ہے ، میں اس ہفتے شادی کر رہا ہے تم پاکستان پہنچو جلدی۔

او بھائی کیا ہو گیا اتنی جلدی؟

بھابی مان گئیں؟

اور توں یہ بتا یہ ترکی ہے آنے میں دو دن تو لگیں گے مجھے۔

چھٹی لینی پڑے گی۔

جو بھی کرنا ہے جلدی کر و اور میں سارہ سے نہیں مہوش سے شادی کر رہا ہوں۔

باقی تفصیل جب پاکستان آو گے تب ہی بتاوں گا۔

اسفند کے سر پر بم پھوڑتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا۔

سارہ میں تھک چکا ہوں تمہیں سمجھا سمجھا کر مگر تم مجھ پر اعتبار ہی نہیں کرتی۔

تو ٹھیک ہے اگر یہی تمہاری مرضی ہے تو جیسے تمہاری مرضی۔

اب میں وہی کروں گا جو تم چاہو گی۔

دانیال بے بسی سے اس کے کمرے پر نظر دوڑائے تیزی سے وہاں سے چل دیا۔

سارہ فجر کی نماز پڑھ کر گارڈن میں واک کے لیے چل دی۔

وہ اپنے ہی دھیان میں مگن چلتی جا رہی تھی کہ اچانک کسی سے ٹکرائی اور گرتے گرتے بچی۔

exponovels

دانیال اسے گرنے سے بچا چکا تھا۔

ابھی سے قدم لڑکھڑانے لگے تمہارے؟

ابھی تو شروات ہے سارہ۔

ضروری نہی کہ ہر بار میں تمھیں بچانے آوں گا۔

اب اپنے پاوں پے چلنا سیکھنا شروع کر دو، آگے بہت کام آئے گا۔

کیونکہ اب میں کسی اور کا سہارا بننے والا ہوں۔

سارہ گم سم سی چپ چاپ دانیال کی باتوں کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

مہوش سے تو مل چکی ہو تم،

اسی ہفتے شادی کر رہا ہوں مہوش سے!

اپنی مرضی سے نہی بس تمہاری ضد کی وجہ سے۔۔۔۔

آپ جانتے تو ہیں سب یہ میری ضد نہی ہے بلکہ سمجھوتہ ہے۔

سارہ کو چپ توڑنی ہی پڑی۔

سمجھوتہ؟

"عورت ہر چیز پر سمجھوتہ کر سکتی ہے مگر اپنے شوہر کے معاملے میں وہ بہت کمزور ہوتی ہے اس کے معاملے میں وہ کوئی سمجھوتہ نہی چاہتی"

exponovels

"عورت ہر چیز بانٹ سکتی مگر اپنا شوہر نہی"

لیکن کوئی فائدہ نہی تمہیں سمجھانے کا کیونکہ تمہاری نظر میں میری کوئی اہمیت نہی ہے اگر تمہاری زندگی میں کسی کی اہمیت ہے تو وہ ہے تمہاری ضد۔۔۔

جب تک تمہیں ان باتوں کی سمجھ آئے گی تم سب کچھ ہار چکی ہو گی۔

تب تمہارے پاس پچھتانے کے سوا کچھ نہی بچے گا۔

تم اپنی ضد پر قائم رہو اور میں تمہاری ضد نبھانے کی کوشش کروں گا۔

کوشش کروں گا کہ میرے قدم تمہاری طرح لڑکھڑائیں ناں۔

وہ اپنی بات مکمل کرتے ہی وہاں سے چلا گیا۔

کیسے سمجھاوں آپ کو یہ میری ضد نہی ہے بڑی ماما کی ضد ہے اور میں ماں اور بیٹے میں جدائی کا سبب نہی بننا چاہتی۔

وہ آنسو پونچھتی ہوئی واک کرنے میں مصروف ہو گئی۔

سارے گھر میں شور سا پھیلا ہوا تھا کہی جانے کی تیاری میں تھے سب۔۔۔ ظہر کی نماز پڑھ کر سارہ کمرے سے باہر آئی تو سب تیار تھے کہی جانے کے لیے۔

دادو آپ لوگ کہاں جا رہے ہیں سب؟

وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔

تمہارے شوہر کی منگنی پر!

دادو نے کھرا جواب سنایا۔

اب اگر یہی تمہاری مرضی ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟

اگر ساتھ چلنا چاہتی ہو تو آجاو۔

نہی آپ لوگ جائیں میں یہی ٹھیک ہوں۔

وہ اپنے کمرے میں واپس آگئی۔

ابھی کمرے میں واپس آئی ہی تھی کہ دروازہ ناک ہوا اور دانیال کمرے میں داخل ہوا۔

کیسا لگ رہا ہوں؟

وہ وائٹ شلوار قمیض پر ڈارک براون واسکٹ پہنے تیار سارہ کا ظبط آمانے کو تیار تھا۔

اااچھے لگ رہے ہیں۔۔۔وہ مختصر جواب دے کر کمرے سے باہر جانے ہی لگی تھی کہ دانیال نے اسے بازو سے کھیچ کر اپنے قریب کیا۔

اگر اچھا لگ رہا ہوں تو مجھ سے دور کیوں بھاگ رہی ہو؟

میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولو کہ تم بہت خوش ہو۔

سارہ نے ظبط سے آنکھیں زور سے بند کیں اور مسکرا کر دانیال کی طرف دیکھا۔

میں بہت خوش ہوں۔۔۔

دانیال کے ہاتھ کی گرفت اس کے بازو پر ڈھیلی پڑی اور اس کی آنکھوں میں نفرت ابھرنے لگی۔

exponovels

مگر اگلے ہی پل وہ مسکرا دیا۔

میں بھی بہت خوش ہوں آج بہت خوش۔۔۔۔

اپنے درد کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے وہ کمرے سے باہر چل دیا۔

سب گھر سے چلے گئے تو سارہ نے ملازمہ کو ایک پیپر دیا۔

مجھے یہ میڈیسن منگوا دیں۔

جی میڈم میں ابھی کسی کو بھیج کر منگوا دیتی ہوں۔

کچھ دیر بعد ملازمہ نے اس کے کمرے کا دروازہ ناک کیا اور میڈیسن دے کر چلی گئی۔

سارہ نے ایک گولی نکالی اور پانی کے ساتھ نگل لی۔

یہ کوئی عام دوائی نہی تھی نیند کی گولی تھی باقی اس نے سنبھال کر دراز میں چھپا دیں۔

وہ تھک چکی تھی اور کچھ دیر آرام چاہتی تھی۔

کمرے کی لائیٹس آف کی اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔

سارہ کی آنکھ کھلی تو کمرے میں ہر طرف اندھیرا تھا۔

اس نے جیسے ہی فون اٹھانے کے لیے سائیڈ ٹیبل کی طرف ہاتھ بڑھایا کسی نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

سارہ نے ایک زوردار چیخ مارنے کی کوشش کی مگر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس چیخ کو دبا دیا گیا۔

فون کی روشنی جلی اور سارہ نے سکھ کا سانس لیا۔

exponovels

وہ دانیال تھا ایک ہاتھ میں فون تھامے اور دوسرا ہاتھ سارہ کے ہونٹوں پر رکھے اس کی طرف جھکے ہوئے۔

آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔

سارہ نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی مگر دانیال نے اس کی یہ کوشش ناکام کر دی۔

اتنی گہری نیند میں سو رہی تھی تم کہ میری موجودگی کا احساس ہی نہی ہوا تمہیں۔۔۔کب سے تمہارے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ سارہ کے چہرے پر آئے بال کان کے پیچھے سمیٹتے ہوئے بولا۔

اور اتنا اندھیرا کیوں کمرے میں؟

وہ بول رہا تھا مگر سارہ اس کے دل کی دھڑکن تک محسوس کر رہی تھی۔

اتنی قربت پر اس کا چہرہ پسینے سے تر ہونے لگا۔

آپ یہ کیا۔۔۔۔اس سے پہلے کہ سارہ کچھ اور بولتی دانیال نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کر دیا۔
ششششش۔۔۔۔آج میں بولوں گا اور تم سنو گی۔

وہ فون کی ٹارچ لائٹ بند کرتے ہوئے سارہ کے ہونٹوں پر جھک گیا۔

سارہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی اور بچنے کی ساری امیدیں دم توڑ چکی تھیں اس نے اپنا آپ دانیال کو سونپ دیا۔

سارہ پڑھ کر صوفے پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔

exponovels

یہ کیسا امتحان ہے میرے اللہ۔۔۔میں جتنا ان سے دور جانے کی کوشش کرتی ہوں یہ میرے اتنے ہی زیادہ قریب آجاتے ہیں۔

دانیال کی آنکھ کھلی تو اس کی نظر سارہ پر پڑی۔

وہ صوفے پر بیٹھی سر گھٹنوں پے گرائے آنسو بہا رہی تھی۔

وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس آبیٹھا۔

کیا ہوا سارہ رو کیوں رہی ہو؟

سارہ نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

آپ نے جو کیا وہ سب سہی نہی ہے۔

کیا سہی نہی ہے سارہ؟

میرا تمہارے پاس آنا، تمہیں چھونا سب غلط نہی ہے۔۔۔۔بلکہ میرا حق ہے اور جتنا حق میرا تم پر ہے اتنا ہی حق مہوش۔۔۔باقی تم خود سمجھدار ہو۔

مجھے سمجھانے کی ضرورت نہی پڑے گی۔

وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے کمرے سے باہر نکل گیا۔

سارہ کو سوچ کے سمندر میں دھکیل کر وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

Ohhh shitt.....

exponovels

اتنا بے وقوف کیسے ہو سکتا ہوں میں ؟

اتنی بڑی غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔۔ یہ سب ایسے نہی ہونا چاہیے تھا۔

میں خود پر کنٹرول نہی کر سکا۔۔۔اپنے کمرے میں آتے ہی دانیال احساس شرمندگی میں سر تھامے بیٹھ گیا۔

نہی۔۔کچھ غلط نہی کیا میں نے سارہ بیوی ہے میری اور حق رکھتا ہوں میں اس پر۔۔۔ لیکن اس کی مرضی کے بغیر ایسا قدم نہی اٹھانا چاہیے تھا مجھے۔

گیا تو تھا اسے اپنی اور مہوش کی پکچرز دکھانے اور یہ سب ہو گیا۔

خیر۔۔۔۔کوئی بات نہی جو بھی ہوتا ہے ہمارے اچھے کے لیے ہی ہوتا ہے۔

شاید میری قربت سارہ کو مجھے خود سے دور جانے سے روک دے اور اسے احساس ہو جائے کہ میاں بیوی کا رشتہ بس نام کا نہی ہوتا احساس جڑتے ہیں ایک دوسرے سے۔

دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد سارہ کمرے میں آئی ہی تھی کہ حبا وہاں آ گئی۔

بھابی جلدی تیار ہو جائیں ہمیں شاپنگ پر جانا ہے۔

شاپنگ پر ؟

جی بھابی شادی کی شاپنگ پر۔۔۔بھائی نے کہا ہے آپ بھی ساتھ چلیں۔

مگر میں کیسے۔۔۔۔

حبا تم جاو جاو تیار ہو کر گاڑی میں بیٹھو ہم آ رہے ہیں۔

exponovels

جی بھائی۔۔۔حبا مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

سارہ نظریں چراتی ہوئی کمرے سے باہر جانے ہی لگی تھی کہ دانیال کی آواز پر رک گئی۔

لگتا ہے تمہیں جلن ہو رہی ہے مہوش سے اور تم خوش نہی لگ رہی اس شادی سے۔

ایسا کچھ نہی ہے۔۔۔وہ دانیال کی طرف دیکھے بنا بولی۔

تو پھر ٹھیک ہے اگر ایسا کچھ نہی ہے تو ثابت کرو۔

میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں جلدی آجانا۔۔پانچ منٹ سے زیادہ انتظار نہی کروں گا۔

ok...i am coming....

سارہ غصے سے الماری کی طرف بڑھی اپنی شال اوڑھی اور ہینڈ بیگ اٹھائے کمرے سے باہر چل دی۔

دانیال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔وہ بھی اس کے پیچھے چل دیا۔

جیسے ہی شاپنگ مال میں داخل ہوئے سارہ کی نظریں آج بھی اس برائیڈل ڈریس پر جم سی گئیں۔

بھابی چلیں۔۔۔حبا کی آواز پر وہ چونک گئی۔

یہ تو برائیڈل ڈریسز ہیں سارے ہمیں پارٹی ڈریسز چاہیے۔

ہمم۔۔۔سارہ مسکرا دی۔

ہاں چلو چلتے ہیں۔

وہ دونوں آگے چلی گئیں جبکہ دانیال وہی فون کان سے لگائے کسی سے باتیں کرنے میں مصروف کھڑا رہا۔

exponovels

ٹھیک دو گھنٹے بعد وہ دونوں ڈھیر سارے شاپنگ بیگز اٹھائے واپس آئیں۔

اتنی دیر لگادی؟

میں کب سے انتظار کر رہا ہوں۔

بھائی اب تو آپ کو عادت ڈال لینی چاہیے کیونکہ مہوش شاپنگ کی شوقین ہے اور مجھے امید ہے کہ ہفتے میں چار دن تو آپ کو شاپنگ مالز میں ہی گزارنے پڑیں گے۔

Ofcource.....

میں تیار ہوں۔۔۔اب اتنا پیار کرنے والی بیوی کی بات کوئی پاگل شوہر ہی ہو گا جو جھٹلائے گا۔

لاو یہ شاپنگ بیگز مجھے دو اور باہر انتظار کرو میں گاڑی لے کر آتا ہوں۔

اس نے حبا کے ہاتھ سے بیگز تھام لیے مگر سارہ کے بیگز اٹھانے کے لیے جگہ ہی نہی تھی۔

I will manage.....

نہی بھابی آپ ایسا کریں بھائی کے ساتھ چلی جائیں میں باہر انتظار کرتی ہوں آپ دونوں کا۔

دانیال وہاں سے چل دیا اور مجبوراسارہ کو اس کے پیچھے چلنا پڑا۔

پوری سیٹ پر تو شاپنگ بیگز بھر چکے ہیں تم دونوں پیچھے نہی بیٹھ سکتی۔

تم فرنٹ سیٹ پر بیٹھ جاو۔۔۔

سارہ چپ چاپ دانیال کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

حبا کو پک کرتے ہوئے وہ گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

بھائی ویٹ۔ویٹ۔۔۔۔یہ روڈ پر جو پارلر ہے وہاں گاڑی روک دیں۔

پارلر کے لیے بکنگ کروانی تو یاد ہی نہی رہی۔۔۔

اوکے جاو۔۔۔دانیال نے پارلر کے باہر گاڑی پارک کر دی۔

میں بس پانچ منٹ میں آئی۔۔۔۔

سارہ۔۔۔۔

جی۔۔۔دانیال کی آواز پر سارہ ایک دم چونک اٹھی۔

سارہ ابھی بھی وقت ہے سوچ لو۔۔۔وہ سارہ کا ہاتھ تھامے بولا۔

سارہ نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

میں کوئی بھی فیصلہ بنا سوچے نہی کرتی۔

ہممم ٹھیک ہے اب دوبارہ تم سے نہی پوچھوں گا آج ایک آخری موقع تھا تمہارے لیے جو تم نے گنوا دیا۔

اب آنے والی مشکلات کے لیے مجھے زمہ دار مت ٹھہرانا۔

ہو گئی بکنگ۔۔۔۔چلیں بھائی۔

حبا آئی تو دانیال نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

exponovels

شام کو سارہ کمرے سے باہر آئی تو ہر طرف شور تھاء پورے گھر کو پھولوں اور لائیٹوں سے سجایا جارہا تھا۔

وہ چلتی ہوئی باہر لان میں چلی گئی۔

وہاں بھی ہر طرف سجاوٹ کا شور تھا۔

وہ بے دلی سے واک کرنے چلی گئی۔

واپس آئی تو حبا سے ٹکرا گئی۔

بھابی آپ وہاں باہر کیا کر رہی تھی؟

سب خیریت؟

ہاں بس تھوڑی گھبراہٹ ہو رہی تھی کمرے میں تو سوچا واک کر لوں۔

آپ اپنے کمرے میں چلیں اور کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتادیں۔

باہر کام ہو رہا ہے اس لیے آج کھانا سب کو اپنے اپنے کمرے میں ہی کھانا پڑے گا۔

آپ چلیں میں بجھواتی ہوں۔

نہی حبا مجھے ابھی بھوک نہی ہے ء تم کھالو۔۔بس اتنا بول کر وہ تیزی سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

کیا ہوا؟

ابھی سارہ وہاں سے گئی ہی تھی کہ دانیال حبا کے پاس آر کا۔

بھائی مجھے لگتا ہے بھابی کی طبیعت ٹھیک نہی ہے۔

exponovels

آپ ڈاکٹر کے پاس لے جائیں انہیں۔

ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں۔۔۔دانیال اس کے کمرے کی طرف چل دیا۔

سارہ کمرے میں گئی اور پانی کا گلاس بھرا دراز سے ایک گولی نکالی اور نگل لی۔

صوفے پر سر گرائے آنکھیں بند کیے بیٹھ گئی۔

میں پاگل ہو جاوں گی اگر مزید یہ سب دیکھا تو اب میں اپنے کمرے سے باہر نہی جاوں گی۔

وہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ کسی نے اس کا ماتھے کو چھوا۔

اس کی آنکھیں کھلیں تو سامنے دانیال تھا۔

کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے؟

یہ پسینہ کیوں آرہا ہے تمہیں؟

کتنی بار بولا ہے اے سی آن رکھا کرو مگر تم سنتی ہی کہاں ہو۔۔۔دانیال کی نظر بند اے سی پر پڑی تو غصے سے بولا۔

اے سی آن کرتے ہوئے سارہ کے پاس آبیٹھا۔

آخر کس بات کی سزا دے رہی ہو خود کو؟

کسی بات کی نہی۔۔۔بس مجھے اے سی میں رہنے کی عادت نہی ہے۔

آپ جائیں مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔سارہ ماتھے پر ہاتھ رکھے بولی۔

یہ کوئی ٹائم ہے سونے کا سارہ؟

exponovels

بس ایسے ہی نیند آرہی ہے ءآپ پلیز جائیں یہاں سے۔

سچ کیوں نہی کہہ دیتی سارہ؟

کہہ دو کہ تمھیں یہ سب اچھا نہی لگ رہا۔۔۔خوش نہی ہو تم اس شادی سے۔

ایسا کچھ نہی ہے میں بہت خوش ہوں۔

بس کچھ دیر سکون سے سونا چاہتی ہوں۔۔۔۔آپ جائیں میرے کمرے سے۔

میرے سر میں بہت درد ہے۔

اگر سر میں درد زیادہ ہے تو ڈاکٹر پاس چلتے ہیں۔

نہی۔۔۔کہی نہی جانا مجھے میں کچھ دیر آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جاوں گی۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔میں دوبارہ آوں گا کچھ دیر تک اگر طبیعت ٹھیک نا ہوئی تو ہم ڈاکٹر کے پاس جائیں گے۔

وہ بے بس سا کمرے سے باہر آگیا۔

اتنا عجیب رویہ کیوں ہے سارہ کا؟

دانیال کو اس کی حالت کچھ ٹھیک نہی لگی۔

وہ دس منٹ بعد دوبارہ کمرے میں آیا تو وہ سو رہی تھی۔

اسے پر سکون سوتے دیکھ کمرے سے باہر آگیا۔

کامی یار کہاں تھے تم؟

کیسے بھائی ہو تم؟

گھر میں بڑے بھائی کی شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں اور تم غائب ہو۔

جی بھائی میں بس اکیڈمی تھا۔۔۔ ٹیسٹ تھا تو جانا ضروری تھا۔

اب سب سنبھال لوں گا میں۔۔۔۔

ٹھیک ہے پہلے فریش ہو جاو۔۔۔ کھانا کھاو اور پھر آ جاو۔

ٹھیک ہے بھائی بس دس منٹ میں آیا۔

وہ آگے بڑھا اور سجاوٹ والوں کو کچھ سمجھانے لگا۔

تب ہی فون بجنے لگا۔

اسفند کی کال تھی۔

اے بڈی کیسے ہو؟

اسفند کی پرجوش آواز فون میں گونجی۔

کیسا ہو سکتا ہوں یار۔۔۔۔؟

پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا دانی۔

کچھ فرق پڑا؟

نہی اسفی۔۔۔۔ وہ اپنی ضد پر قائم ہے اور میں ہار مان چکا ہوں۔

exponovels

نہی تم ہار نہی مان سکتے دانی۔

اگر وہ ضد پر ہے تو تم بھی اپنی ضد پر قائم رہو۔

مجھے لگتا ہے میں مزید یہ نہی کر پاوں گا۔۔۔میرا دل نہی مان رہا۔

کچھ نہی ہو گا یار دانی ہمت مت ہار۔

میں آرہا ہوں کل شام تمہارے سامنے موجود ہو گا۔

اپنے فیصلے سے پیچھے نہی ہٹ سکتے تم۔

اب جو ہو رہا ہے اسے ہونے دو۔

ہمممم۔۔۔جلدی آجاو میں انتظار کر رہا ہوں۔

اوکے انتظار کرو بڈی۔

اسفند نے کال کاٹ دی۔

دس بج رہے ہیں اور بھابی سو بھی گئی۔۔۔حبا کھانے کی ٹرے اٹھائے سارہ کے کمرے سے باہر آرہی تھی۔

دانیال اور کامران ابھی ابھی فری ہوئے تھے سجاوٹ کا کام ختم کروا کر۔

کیا ہوا؟

دانیال کی نظر حبا پے پڑی۔

کھانا لے کر گئی تھی بھابھی کے لیے مگر وہ سو رہی ہیں۔

exponovels

میں نے جگانے کی کوشش بھی کی مگر وہ اٹھی ہی نہیں۔

میں دیکھتا ہوں۔۔۔دانیال پریشانی سے کمرے میں گیا۔

سارہ سب سے بے فکر آرام سے سو رہی تھی۔

سارہ۔۔۔دانیال اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔

اسے آواز دی مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نا ہوئی۔

ایسے تو کبھی نہی سوئی یہ پہلے کبھی۔۔۔کل بھی ایسے ہی سو رہی تھی۔

دانیال کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

اس نے وین چیک کی تو بہت مدھم چل رہی تھی۔

سارہ۔۔۔اس نے پھر سے آواز دی مگر سارہ ویسے ہی پڑی رہی۔

Ohhh shitttttt......

یہ تو بے ہوش ہے۔

حبا۔۔۔کامی۔۔۔وہ پریشانی سے دونوں کو آواز دینے لگا۔

دونوں بھاگے بھاگے کمرے میں آئے۔

کامی گاڑی نکالو جلدی سے۔۔چابی میرے کمرے میں ہے۔

بھائی ہوا کیا ہے۔۔۔حبا پریشانی سے بولی۔

exponovels

سارہ بے ہوش ہے اسے ہاسپٹل لیجانا پڑے گا۔

وہ سارہ کو بازوں میں اٹھائے باہر کی طرف بھاگا۔

کامی گاڑی باہر نکال چکا تھا۔

سارہ کو پچھلی سیٹ پر لٹا کر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

بھائی ہم بھی ساتھ چلتے ہیں۔۔۔کامی نے آفر کی۔

نہی تم دونوں گھر جاو اور کسی کو بتانے کی ضرورت نہی ہے سب پریشان ہو جائیں گے۔

ٹھیک ہے بھائی۔۔۔۔وہ دونوں گھر واپس چلے گئے۔

Dont worry she is fine....

ڈاکٹر سارہ کی وین چیک کرتے ہوئے بولا۔

لیکن یہ بے ہوش کیوں ہے؟

یہ ابھی کچھ دیر میں پتہ چل جائے گا۔

ان کے کچھ ٹیسٹ کرنے ہوگے۔

ان کا کیا رشتہ ہے آپ سے؟

She is my wife....

ہمم دیکھیئے مسٹر دانیال ایسا دو صورتوں میں ہوتا ہے یا تو پیشنٹ کا نروس بریک ڈاون ہو یا پھر بلڈ پریشر لو ہو۔

اور ایک تیسری وجہ بھی ہے۔۔۔۔پیشنٹ ڈر گزلیتا ہو۔

کیا آپ کی مسز نشہ کرتی ہیں؟

Excuse me!

یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟

یہ ایسا کچھ نہی کرتیں۔

ہمممم کچھ دیر میں رپورٹ آجائے تو آپ خود دیکھ لینا۔

ابھی یہ ہوش میں نہی آسکتی۔۔۔آپ چاہیں تو انہیں گھر لے جا سکتے ہیں اور چاہیں تو ان کے ہوش میں آنے کا انتظار کر سکتے ہیں۔

آپ کیا کہہ رہے ہیں میری سمجھ میں کچھ نہی آرہا۔

kindly explain.....

ٹھیک ہے۔۔۔۔

ایسا اکثر ان پیشنٹس کے ساتھ ہوتا ہے جو پریشانیوں میں گھرے ہو یا پھر یوں کہہ لیں ہر وقت ڈپریشن میں رہتے ہو۔

تو ایسے پیشنٹس خود کو اس ڈپریشن سے نجات دلانے کے لیے یا ڈر گز کا استعمال کرتے ہیں یا پھر ایسی میڈیسنز استعمال کرتے ہیں جن میں ڈر گز ہو۔

جیسے ہم عام زبان میں ایسی میڈیسنز کو نیند کی دوائی کہتے ہیں۔

exponovels

ہو سکتا ہے یہ ڈر گزنالیتی ہو مگر انہوں نے کوئی نیند کی میڈیسن ضرور کھائی ہے۔

آپ گھر جا کر ان کی الماری وغیرہ کی تلاشی ضرور کریں ءآپ کو ثبوت مل جائے گا۔

دانیال پریشانی سے سارہ کو دیکھ رہا تھا۔

i am sorry ani....

آپ سے کیا وعدہ ٹھیک سے نہی نبھا سکا میں۔

کچھ دیر بعد رپورٹ آئی تو دانیال فکر مندی سے ڈاکٹر کی طرف بڑھا۔

دیکھا۔۔۔میں نے کہا تھا ناں آپ سے۔۔۔یہ رہا ثبوت۔

آپ کی مسز بہت عرصے سے ڈر گزوالی میڈیسنز یوز کر رہی ہیں۔

اس کا کوئی حل؟

اس کا حل یہی ہے کہ انہیں پریشانیوں سے دور رکھا جائے اور ان کا بہت سارا خیال رکھا جائے۔

ایسے پیشنٹس تنہائی کا شکار ہوتے ہیں۔

آپ انہیں وقت دیں اور اس ڈپریشن سے باہر لائیں ورنہ بہت نقصان ہو سکتا ہے۔

کیسا نقصان؟

بہت کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔مثلاََ برین ہیمرج ہو سکتا ہے یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کبھی ماں نا بن سکیں۔

اب آپ پر ہیں آپ کیسے انہیں زندگی کی طرف واپس لاتے ہیں۔

exponovels

ہمممم۔۔۔۔۔ تھینکس ڈاکٹر۔

میں انہیں گھر لے جانا چاہتا ہوں۔

Ok sure...

واپس گھر لا کر سارہ کو پھر سے بیڈ پر واپس لٹا دیا اور خود بھی وہی اس کے پاس لیٹ گیا۔

اب میں تمھیں خود سے مزید دور نہی جانے دوں گا۔

رات کے تین بجے سارہ کی آنکھ کھلی تو اس کا سر دانیال کے بازو پر تھا۔

وہ چونک کر پیچھے ہٹی اور سر تھام کر اٹھ بیٹھی۔

گلاس میں پانی ڈالا اور پی لیا۔

دانیال کی نظر سارہ پر پڑی تو اٹھ کر بیٹھ گیا۔

تمہیں بھوک لگی ہو گی۔۔۔۔ میں کھانا لے کر آرہا ہوں۔

نہی میں خود۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ سارہ کچھ بولتی دانیال کی نظروں نے اس خاموش رہنے پر مجبور کر دیا۔

وہ کھانا لے کر آیا اور اپنے ہاتھوں سے سارہ کو کھلایا۔

وہ آنسو بھی بہا رہی تھی کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ۔

آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟

کیوں میری عادتیں بیگاڑ رہے ہیں آپ؟

exponovels

میں آپ سے جتنا دور جانے کی کوشش کرتی ہوں آپ میرے اتنے ہی زیادہ قریب آجاتے ہیں۔

آپ مجھے اکیلا کیوں نہی چھوڑ دیتے ؟؟؟

کیا کبھی دل دھڑکن سے جدا ہوا ہے؟

دانیال کے سوال پر سارہ دھنگ رہ گئی۔

نہی ناں؟؟؟

تو پھر تم کیوں خود کو مجھ سے دور کرنا چاہتی ہو سارہ؟

آخر کیوں؟؟؟؟

میرا قصور کیا ہے؟

کیا میں آج تک اپنی زمہ داریوں سے پیچھے ہٹا؟

تمہارے معاملے میں کبھی لاپرواہی کی؟

سارہ نے سر نفی میں ہلایا۔

تو پھر کیوں سارہ؟

کس بات کی سزا دے رہی ہو مجھے؟

روک کیوں نہی لیتی مجھے؟

ایک بار سارہ۔۔۔بس ایک بار۔۔۔مجھے روک کر تو دیکھو۔

exponovels

میں تمہارے لیے سب چھوڑ دوں گا۔

تمہاری خوشی میں ہی میری خوشی ہے آخر تم سمجھ کیوں نہی لیتی؟

وہ سارہ کے ہاتھ تھامے اس کی آخری جواب کا انتظار کر رہا تھا سوچ رہا تھا کہ شاید اب اس کا دل پھگل جائے گا۔

مگر نہی وہ غلط تھا۔۔۔

سارہ نے اپنے ہاتھ واپس کھینچ لیے۔

آپ یہاں سے چلے جائیں پلیز۔۔۔اور اب میرے کمرے میں مت آئیے گا۔

آپ کی نئ زندگی شروع ہونے والی ہے اپنی نئ زندگی کے آغاز کی تیاری کریں۔

تم بہت بے رحم ہو سارہ۔۔۔۔

میرے سر میں درد ہے پلیز مجھے میڈیسن لا دو گی؟

جی۔۔۔سارہ کمرے سے باہر جانے کے لیے اٹھی ہی تھی کہ دانیال نے اس کا بازو تھام لیا۔

باہر سے نہی۔۔۔باہر جانے کی کیا ضرورت ہے جب دوائی کمرے میں ہی موجود ہے۔

رکو میں لے کر کر آتا ہوں شاید تمہیں نہی پتہ ہو گا کہاں پڑی ہے۔

وہ آگے بڑھا اور سائیڈ ٹیبل کے دراز سے وہی میڈیسن نکالی جو سارہ نے کھائی تھی۔

اس میں سے چار گولیاں نکال کر منہ میں رکھیں اور پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگا لیا۔

exponovels

دانیال۔۔۔۔یہ کیا کر دیا آپ نے یہ میڈیسن۔۔۔؟

کیا کر دیا میں نے سارہ؟

یہ سر درد کی دوائی ہے ناں؟

وہ انجان بنتے ہوئے بولا۔

نہی یہ سر درد کی دوائی نہی تھی بلکہ نیند کی گولیاں تھیں۔

نیند کی گولیاں!

اس کا مطلب اب میں مرنے والا ہوں؟

نہی۔۔۔اللہ نا کرے۔

میں آپ کو کچھ نہی ہونے دوں گی۔

وہ ابھی اتنا ہی بولی تھی کہ دانیال سر تھامے بیڈ پے گر گیا۔

سارہ کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔

نہی۔۔۔دانیال آنکھیں کھولیں پلیز۔

میں ابھی کامران کو بلاتی ہوں۔

وہ جانے ہی لگی تھی کہ دانیال نے اس کا بازو تھام لیا اور تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

نہی تم کہی نہی جاو گی۔۔۔

exponovels

آج جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔ویسے تم بھی تو کھاتی رہتی ہو یہ گولی تو جب تمہیں کچھ نہی ہوا تو مجھے کیوں ہو گا؟

میں تو بس ایک کھاتی ہوں روز۔۔۔۔اپنی غلطی اور دانیال کی غصے بھری نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو سارہ شرمندگی سے نظریں جھکا گئی۔

اور تمہارے خیال میں روز ایک کھانے سے اس کا کوئی نقصان نہی ہوتا؟

یہ سب ہم بعد میں دیکھ لیں گے ناں ابھی آپ میرے ساتھ ہاسپٹل چلیں ورنہ آپ کو کچھ۔۔۔۔

کچھ نہی ہو گا مجھے!

سارہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی دانیال نے اسے بولنے سے روک دیا اور ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی۔

چاروں گولیاں اس کے ہاتھ میں ہی تھیں۔

سارہ کی جان میں جان آئی۔

آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔

بلکل ویسے ہی جیسے تم نے مجھے ڈرا دیا آج۔۔۔سارہ تم جانتی ہو تمہاری اس غلطی کا انجام کیا ہو سکتا ہے؟

آج تمہیں ہاسپٹل لے کر گیا تھا میں یہ سمجھ کر کہ تم بے ہوش ہو۔

مگر وہاں جا کر جو حقیقت سامنے آئی مجھے بہت دکھ ہوا۔

کب سے چل رہا ہے یہ سب؟

کیا پوچھ سکتا ہوں میں؟

exponovels

جب سے ماما کی دیتھ ہوئی۔۔۔سارہ شرمندگی سے بولی۔

ماما کی دیتھ کے بعد آنی مجھے پاکستان بھیجنے کے لیے فورس کرنا شروع کر دیا۔

دن بدن میں ڈپریشن میں جانے لگی۔۔۔آخر کار مجھے ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا۔

میں سکون چاہتی تھی۔۔۔دور بھاگنا چاہتی تھی پریشانیوں سے اور مجھے یہی واحد حل ملا۔

جب جب سٹریس میں ہوتی ہوں یہ ٹیبلیٹ کھا کر سکون محسوس ہوتا ہے۔

چند گھنٹوں کے لیے ہی سہی مگر میں سٹریس کو ہرانے میں کامیاب رہتی ہوں۔

انجام کی پرواہ کیے بغیر تم نے اتنا بڑا قدم کیوں اٹھایا سارہ؟

تم جانتی ہو اس کا انجام؟

میں بتاتا ہوں۔۔۔۔اس کا انجام یہ ہو سکتا ہے کہ شاید تم کبھی ماں نا بن سکو گی یا پھر کچھ اور جو اس سے بھی خطرناک ہے برین ہیمبرج۔

اگر تمہیں اپنی پرواہ نہی تو کم از کم خود سے جڑے رشتوں کا ہی خیال کر لو۔

کبھی سوچا ہے میرا کیا بنے گا؟

مگر نہی تمہیں کسی کی پرواہ نہی تمہیں بس اپنے سکون کی پرواہ ہے۔

دراصل یہ ڈپریشن تمہارا اپنا بنایا ہوا ہے۔۔۔۔تم خوش رہنا ہی نہی چاہتی سارہ۔۔۔

ابھی بھی وقت ہے ایک آخری موقع دے رہا ہوں تمہں ءروک لو مجھے۔

exponovels

میں ابھی کہ ابھی یہ سب روک دوں گا۔

وہ سارہ کے جواب کا منتظر تھا مگر جب سارہ نے کوئی جواب نہی دیا تو کمرے سے باہر چل دیا۔

مگر پھر رک کر پلٹا۔

کل مہوش سے نکاح ہے میرا۔۔۔آنا ضرور۔

سارہ نے ظبط سے آنکھیں بند کیں اور آنکھوں میں بھرتے پانی کو روکنے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔

اب رونا کس بات پر؟

یہ راستہ تم نے خود چنا ہے اپنے لیے۔۔۔یہ ضمیر کی آواز تھی۔

اب جو ہونے جارہا ہے بھگتنے کے لیے تیار ہو جاو۔

اگلی صبح گھر میں مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔

سارہ اپنے کمرے سے باہر ہی نہی آئی۔

حبا اس کے لیے ناشتہ کمرے میں ہی لے آئی۔

بھابی آپ کمرے سے باہر کیوں نہی آرہی؟

دادو بار بار آپ کا پوچھ رہی ہیں۔

حبا میں کیسے آسکتی ہوں۔۔۔باہر اتنے زیادہ مہمان ہیں اور میں کسی کو بھی نہی جانتی۔

ہمم ٹھیک ہے مگر ہمیں کچھ دیر تک پارلر جانا ہے۔

exponovels

آپ کو پھر تو جانا ہی ہو گا۔

میرا جانا ضروری نہی ہے حبا،،،،

کیوں ضروری نہی ہے بھابی؟

میں ہم دونوں کی بکنگ کروا چکی ہوں۔

آپ جلدی سے ناشتہ کر کے تیار ہو جائیں میں آرہی ہوں آپ کو لینے۔

سارہ نے ناچاہتے ہوئے بھی ناشتہ ختم کیا اور جانے کے لیے تیار ہو گئی۔

دروازہ ناک ہوا تو وہ دروازے کی طرف پلٹی ہی تھی کہ نظر دانیال پے پڑی۔

اس کے چہرے اور ہاتھوں پر کچھ لگا تھا۔

ارے بھائی آپ یہاں۔۔۔وہ سارہ کو دیکھنے میں مصروف تھا کہ اچانک حبا وہاں آگئی۔

ہلدی کی رسم چل رہی تھی اور آپ اٹھ کر آگئے۔

اور بھابی آپ تیار ہیں؟

ہمم سارہ نے سر ہلایا۔

میں بیگ لے کر آرہی ہوں۔

سارہ الماری کی طرف بڑھی اپنی شال نکالنے کے لیے مگر جیسے ہی الماری بند کر کے واپس پلٹی دانیال اس کے پیچھے کھڑا تھا۔

exponovels

اس نے دونوں ہاتھوں سے سارہ کا چہرہ تھام لیا اور بے بسی سے اسے دیکھنے لگا۔

پھر اچانک بے بسی کی جگہ غصے نے لے لی۔۔۔اس نے اپنے ہاتھ واپس کھینچ لیے اور بنا کچھ بولے کمرے سے باہر نکل گیا۔

سارہ نے سکھ کا سانس لیا مگر جیسے ہی اس کی نظر شیشے پے پڑی حیران رہ گئی۔

دانیال کے ہاتھوں پے لگی ہلدی اس کے چہرے پر بھی لگ گئی۔

وہ تیزی سے واش روم گئی اور چہرہ دھو کر باہر آگئی۔

حبا اسی کے انتظار میں بیٹھی تھی۔۔۔وہ شال لپیٹ کر چہرہ چھپائے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

کامران ان دونوں کو پارلر چھوڑ آیا۔

واپسی پر سارہ بہت اداس تھی۔

زندگی میں پہلی بار پارلر آئی ہوں میں حبا۔

And it was bad experience....

حبا مسکرا دی۔

Dont worry bhabi

آہستہ آہستہ عادت ہو جائے گی۔

نہی مجھے نہی ڈالنی یہ عادت۔۔سارہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

exponovels

پورادن ضائع ہو گیا۔

اور پورادن ضائع ہونے کے بعد نتیجہ یہ نکلاہے کہ۔۔۔

Now your are looking so pretty

گھر جا کر آپ کی نظر اتاروں گی۔

لیکن میں ڈوپٹہ ایسے کندھے پے نہی رکھ سکتی حبا۔۔۔مجھے عادت نہی ہے۔

کچھ نہی ہو گا بھابھی۔

نکاح تو کب کا ہو گیا ہو گا،پانچ بجے کا ٹائم تھا اب نو بج رہے ہیں۔

اب تو مہندی کا فنکشن شروع ہو گیا ہو گا۔

نکاح کے نام پھر سے سارہ کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

گیراج میں سناٹا چھارہا تھا سب مہمان گارڈن میں جا چکے تھے۔

سارہ نے پھر بھی شال چہرے کے گرد لپیٹ لی۔

بھابھی ادھر جانا ہے حبا نے اسے ٹوکا مگر وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔

حبا بھی ڈھیٹ تھی۔۔۔اس نے سارہ کی شال اتار کر رکھ دی اور اسے زبردستی گارڈن میں سجے ہال کی طرف لے گئی۔

exponovels

وہ اس وقت لائٹ براون اور گولڈن لہنگے میں بال کھلے چھوڑے ماتھے پے بندیا لگائے سوفٹ میک کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

وہ زندگی میں پہلی بار ایسے تیار ہوئی تھی اور اتنے سارے لوگوں کے درمیان جانا میں اسے ہچکچاہٹ ہو رہی تھی۔

وہ جیسے ہی اینٹرس پے پہنچی حبا کو اس کی کزن لے گئی اور وہ تنہا وہاں کھڑی رہ گئی۔

سب کی نظریں سٹیج پے بیٹھی جوڑی پے جمی تھیں کسی نے اس کی طرف نہی دیکھا۔

جیسے ہی اس کی نظر دانیال اور مہوش پے پڑی اس کا ظبط جواب دے گیا اور وہ آنکھوں میں آنسو لیے وہاں سے بھاگ آئی۔

دانیال اور مہوش کے چہرے پر مسکراہٹ اور دونوں کا محبت بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنا سارہ برداشت نا کر سکی۔

کمرے میں آئی اور دروازہ لاک کر دیا۔

یہ سب جتنا آسان لگ رہا تھا اتنا آسان تھا نہی۔۔۔

کئی گھنٹے یونہی آنسو بہاتے گزر گئے۔

وہ ڈریسنگ کی طرف بڑھی۔

بندیا اتارنے ہی لگی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر واپس پلٹی۔

دروازے پر دانیال تھا کھانے کی ٹرے اٹھائے۔

exponovels

اس نے ٹرے میز پر رکھی اور سارہ کی طرف بڑھا۔

اس کا بازو تھام کر صوفے تک لایا۔

سارہ نے آج اپنا ہاتھ واپس نہی کھینچا۔

دانیال اسے کھانا کھلا رہا تھا اور وہ چپ چاپ کھا رہی تھی۔

یہ آخری بار تھا۔۔۔اب سے تمہیں اپنا خیال خود رکھنا پڑے گا۔

سارہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اسی میں تمہاری خوشی تھی ناں؟

سارہ نے سر نفی میں ہلایا۔

چلتا ہوں۔۔۔۔بہت تھک گیا ہوں۔

وہ جیسے ہی جانے کے لیے اٹھا سارہ اس کا بازو تھام چکی تھی۔

دانیال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

اس نے پلٹ کر سارہ کی طرف دیکھا۔

واپس صوفے پر بیٹھا اور دونوں ہاتھوں میں سارہ کا چہرہ تھام کر اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھے اور تیزی سے باہر چل دیا۔

دانیال پلیز رک جائیں۔۔۔میں غلط تھی۔

exponovels

بہت بڑی غلطی ہو گئی مجھ سے۔۔۔وہ رو رہی تھی اپنی غلطی پے پچھتا رہی تھی مگر اب سننے والا کوئی نہی تھا۔

بھابی کیا ہوا آپ رو کیوں رہی ہیں؟

حبا کی آواز پر سارہ نے اپنے آنسو پونچھ دیے اور مسکرا دی۔

نہی ایسا کچھ نہی ہے، میں نہی رو رہی۔

حبا اداس چہرہ لیے اس کے پاس بیٹھ گئی اور کندھے پر ہاتھ رکھا۔

سارہ مسکرا دی مگر آنکھوں سے بہتے آنسو نا روک پائی۔

میں جانتی ہوں آپ اس رشتے سے خوش نہی ہیں۔

کتنا سمجھایا تھا بھائی نے آپ کو مگر آپ اپنی ضد پر اٹکی رہیں۔

اب دیکھیں کیا ہو گیا،،،،

اب ہم چاہ کر بھی کچھ نہی کر سکتے آپ کے لیے۔۔نکاح ہو چکا ہے اور کل بارات ہے۔

ولیمے کا فنکشن بھی طے ہو چکا ہے۔

اب کچھ نہی ہو سکتا۔

حبا مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔۔۔سارہ اس کے گلے لگ کر آنسو بہانے لگ گئی۔

یہ سب اتنا مشکل ہو گا میں کبھی سوچ نہی بھی نہی سکتی تھی۔

exponovels

دانیال کیسے کر سکتے ہیں ایسا؟

وہ مہوش کے ساتھ ایسے کیسے بیٹھ گئے؟

بھابی ابھی تو آپ سے ان دونوں کا ساتھ بیٹھنا نہی برداشت ہو رہا تو ان کو زندگی بھر ساتھ کیسے دیکھ پائیں گی آپ؟

خود کو سنبھالیں۔۔۔۔

سب بدل چکا ہے اور یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے آپ کی مرضی کے مطابق ہی تو ہو رہا ہے۔

اب رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہی ہے، بہتر ہے خود کو مظبوط بنائیں۔

نہی کر سکتی میں خود کو مظبوط!

میں ہار چکی ہوں۔۔۔

کچھ نہی بچا میرے پاس۔۔۔۔

کھو چکی ہو میں اپنا سب کچھ۔۔۔۔

"ایک سچا دوست اور محبت کرنے والا شوہر"

کچھ بھی تو نہی بچا میرے پاس۔۔۔۔

میری ہر مشکل کو حل کرنے والا میرا دوست اور میری آنکھ سے آنسو گرنے سے پہلے ہی اسے پونچھنے والا میرا شوہر مجھ سے دور ہو گیا۔

صرف اور صرف میری وجہ سے۔۔۔ مگر میں دکھی نہی ہوں کیونکہ اسی میں سب کی خوشی ہے۔

exponovels

سب کی خوشی؟؟؟

نہی بھابی۔۔۔اس میں سب کی نہی بس آپ کی خوشی شامل تھی۔

مجھے نہی پتہ کیوں آپ نے اتنا بڑا فیصلہ لیا۔

اور اب آپ پچھتا رہی ہیں؟

ہاں یہ سچ ہے کہ میں بہت پچھتا رہی ہوں مگر میں ایک بیٹے کو اس کی ماں سے دور نہی کر سکتی تھی۔

کس نے کہہ دیا آپ سے کہ بھائی کو ماما سے چھین رہی ہیں آپ؟

آپ کا حق ہے بھائی پر۔۔۔۔شوہر ہیں وہ آپ کے۔

ماما تو شروع سے ایسی ہیں مگر آپ اتنی بڑی بے وقوفی کیسے کر سکتی ہیں؟

میرے خیال سے آپ کو بھائی سے معافی مانگ لینی چاہیے۔

ان سب میں وہ بھی بہت پریشان ہیں۔

مہوش سے نکاح ہونے کا یہ مطلب ہر گز نہی ہے کہ آپ کا ان سے کوئی تعلق نہی رہا، آپ کا حق ہے بھائی پر اور ہمیشہ رہے گا۔

لیکن مجھے معاف نہی کریں گے۔۔۔۔۔

ایسا کس نے کہہ دیا آپ سے؟

آپ ابھی جائیں بھائی کے پاس۔۔۔۔۔ چلیں میرے ساتھ۔

exponovels

اگر آج نہی تو کبھی نہی۔۔۔

کہی ایسا نا ہو کہ آپ بھائی کو ہمیشہ کے لیے کھو دیں۔

بتائیں ان کو کہ ان کی کیا اہمیت ہے آپ کی زندگی میں۔

حبا اسے دانیال کے کمرے کے سامنے چھوڑ کر وہاں سے چلی گئی۔

سارہ نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ ناک کیا۔

yes'come in....

دانیال کے جواب پر وہ دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوئی۔

کیا ہوا کوئی کام تھا؟

دانیال اسے یوں اچانک سامنے دیکھ کر ٹاول کرسی پر رکھ کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

وہ ابھی ابھی نہا کر واش روم سے باہر آیا تھا۔

اور تم نے چینج کیوں نہی کیا ابھی تک؟

وہ میں کہنا چاہتی تھی کہ۔۔۔۔سارہ مزید نا بول پائی۔

کیا؟؟؟

دانیال اس کے قریب آرکا اور دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

exponovels

سارہ نے جواب تو نہی دیا مگر اس کی پلکوں سے گرتے آنسو دیکھ کر دانیال خود کو روک نا پایا اور اسے سینے سے لگائے اس کے دھڑکن کو سننے لگا۔

I am sorry.....

مجھے لگا تھا میرا فیصلہ سہی ہے مگر در حقیقت میں غلط تھی۔

سچ تو یہ ہے کہ ناں تو میں آپ کے بغیر رہ سکتی ہوں اور ناں ہی آپ کے ساتھ کسی اور کو برداشت کر سکتی ہوں۔

دانیال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

بڑی جلدی احساس نہی ہو گیا تمہیں؟

اب جب سب کچھ ہو چکا ہے تو تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہے؟

سارہ کے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی اور اب تو وہ ہچکیاں بھر بھر کر آنسو بہا رہی تھی۔

سارہ پلیز یہ رونا بند کرو۔۔۔۔دانیال اس کے بال سہلاتے ہوئے بولا۔

اچھا سنو میری بات یہاں بیٹھو۔۔۔۔وہ اسے صوفے تک لے آیا اور پانی کا گلاس لے کر اسے پانی پلایا۔

شکر ہے تمہیں احساس تو ہوا۔۔۔

اب میری بات سنو،،،،،

جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہی ہے۔

مہوش کا نکاح مجھ سے نہی اسفند سے ہوا ہے۔

یہ سارا گیم تمہیں احساس دلانے کے لیے تھا۔

مطلب؟؟؟

سارہ نے نظریں اٹھا کر بے یقینی سے دانیال کی طرف دیکھا۔

وہ مسکرا دیا۔

مطلب یہ کہ میری زندگی بس تم ہو۔۔۔۔

کسی اور کو زندگی میں شامل کرنا تو دور کی بات ہے ٴکسی اور کے بارے میں سوچنا بھی میرے لیے گناہ ہے۔

مطلب وہ سب جھوٹ تھا؟؟؟

ہاں سب جھوٹ تھا۔۔۔یقین نہی آ رہا تو آ و دکھاتا ہوں۔

وہ سارہ کو کھڑکی کے پاس لے گیا جہاں سے پورا گارڈن نظر آ رہا تھا اور چند مہمان بیٹھے تھے۔

وہ دیکھو زرا سٹیج پر کون ہے مسٹر اینڈ مسز اسفند۔

سارہ کی نظر مہوش اور اسفند پے پڑی تو حیران رہ گئی۔

کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں؟

میرے سر پے ہاتھ رکھ کر قسم کھائیں۔

دانیال نے افسردگی سے سر ہلایا۔

ہاں ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں میری جان تمہاری قسم۔۔۔۔

exponovels

دانیال نے اس کے سر پے ہاتھ رکھ کر قسم کھائی تو سارہ کو یقین آیا۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی اور خوشی کے مارے آنسو بھی نکل رہے تھے۔

بس اب رونا نہی۔۔۔دانیال نے اسے خود میں بھینچ لیا۔

اب اپنے کمرے میں جانا چاہیے آپ کو جناب۔۔۔کل پورے رسم و رواج کے ساتھ دلہن بن کر اس کمرے میں آنا ہے تمہیں۔

مطلب؟

یاررر سارہ ایک تو تم سوال بہت پوچھتی ہوں۔

مطلب یہ کہ کل ہماری شادی ہے۔

آج مہندی کی رسم تو ہماری تھی مگر ساتھ ہی ساتھ اسفی کا نکاح بھی۔

میرے کہنے پر ہی یہ نکاح یہاں ہوا اور شادی تین ماہ بعد ہے۔

تب تک اسفی ترکی سے واپس آجائے گا۔

مگر ہماری شادی کل ہے۔

لیکن بڑی ماما؟؟؟؟

میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔میرے ہوتے ہوئے تمہیں کسی کی فکر کرنے کی ضرورت نہی ہے۔

مام کو ڈیڈ سمجھا چکے ہیں۔

exponovels

چلو کمرے میں چھوڑ دیتا ہوں تمہیں چینج کر کے سو جاو۔

سارہ مسکراتی ہوئی دانیال کے ساتھ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

دروازہ لاک کر لینا۔۔۔دانیال اس کے مہندی سے بھرے ہاتھ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

سارہ تیزی سے دروازہ بند کرتی ہوئی اپنی بے قابو ہوتی دھڑکن کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی۔

چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپائے مسکرا دی۔

صبح نماز پڑھ کر بیٹھی تھی کہ دروازہ ناک ہوا۔

دروازے پر زلیخا بیگم تھیں۔

بڑی ماما آپ۔۔۔۔

خبردار!

جو مجھے ماما کہا۔۔۔۔

میرے ساتھ کوئی رشتہ نہی ہے تمہارا۔

تمہاری وجہ سے میرا بیٹا مجھ سے دور ہو گیا اور شوہر نے طلاق کی دھمکی دی ہے۔

لیکن ایک بات میں تمہیں بتا دوں۔۔۔تم اس گھر میں کبھی خوش نہی رہ سکو گی۔

میں تمہیں خوش رہنے ہی نہی دوں گی۔

exponovels

اچھا ہوتا کہ میں اس دن تمہارے باپ کے ہاتھ میں طلاق نامہ تھما دیتی۔

لیکن مجھ سے ایک غلطی ہو گئی تھی کہ میں نے پہلے ہی تمہارے باپ کو بتا دیا اور وہ ہارٹ اٹیک سے مر گیا۔

سارے پلان پر پانی پھیر گیا اور تمہاری ماں تمہیں یہاں سے لے کر رفو چکر ہو گئی۔

مطلب بابا آپ کی وجہ سے مر گئے۔۔۔۔۔؟؟؟

نہی میری وجہ سے نہی۔۔۔۔۔۔میں نے نہی مارا تمہارے باپ کو۔

تم نے مارا ہے۔۔۔۔تمہاری طلاق کی ٹینشن لے کر اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔

تم ہو ہی منحوس۔۔۔۔

بڑی ماما آپ قاتل ہیں میرے بابا کی۔

نہی۔۔۔میں نہی ہوں قاتل تمہارے باپ کی تم خود ہو۔

میں سب کو بتاوں گی۔۔۔۔۔۔میرے بابا کی قاتل ہیں آپ،،،سارہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور زلیخا بیگم کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔

غصے غصے میں وہ اپنا راز خود ہی کھول گئیں۔

خبردار اگر تم نے کسی سے اس بات کا ذکر بھی کیا۔۔میں تمہاری جان لے لوں گی وہ سارہ کا گلہ دباتے ہوئے بولیں۔

سارہ کو اپنا سانس گھٹتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

بڑی ماما چھوڑیں مجھے۔۔۔۔

exponovels

دانیال۔۔۔۔۔بچائیں مجھے۔

وہ بہ مشکل بول رہی تھی۔

اپنے آپ کو بچانے کے لیے سارہ ہاتھ پاوں مار رہی تھی مگر زلیخا بیگم پر تو جیسے کوئی جنون طاری تھا۔

مام۔۔۔۔یہ کیا کر دہی ہیں آپ؟؟؟؟

دانیال کمرے میں داخل ہوا اور تیزی سے سارہ کی طرف بڑھا اسے ماں کے چنگل سے آزاد کیا۔

سارہ کھانسنے لگی اس کا سانس بحال نہی ہو رہا تھا۔

مام اگر اسے کچھ ہوا تو سمجھ لیجئیے گا آپ کا بیٹا بھی مر گیا۔

نہی۔۔۔۔زلیخا بیگم نے سر نفی میں ہلایا۔

خود غرضی کے عالم میں وہ سمجھ ہی نہ پائی کہ وہ کیا غلطی کر رہی ہیں۔

آخر بگاڑا کیا ہے سارہ نے آپ کا؟؟؟؟

سارہ سنبھالو خود کو میں ہوں تمہارے پاس۔۔۔۔۔وہ سارہ کو سینے سے لگائے اپنی موجود گی کا احساس دلا رہا تھا۔

دانیال اتنے غصے سے چلایا کے سارے گھر والے یہاں آ گئے۔

حبا نے دروازہ بند کر دیا کیونکہ گھر میں اتنے سارے مہمان تھے۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟؟؟

دانیال کے ڈیڈ بیگم کو غصے سے دیکھتے ہوئے بولے۔

exponovels

سارہ کی حالت دیکھ کر سب پریشان ہو چکے تھے۔

کیا ہو گیا میری بچی کو یہ سانس کیسے لے رہی ہے؟؟؟؟؟

دانی کچھ بتاتے کیوں نہی۔۔۔؟

دادی جان فکر مندی سے بولیں۔

پانی پلاو اسے۔۔۔۔

حبا جلدی سے پانی لے کر اور دانیال کی طرف بڑھایا۔

سارہ کی طبیعت سنبھلی تو دانیال کی جان میں جان آئی۔

آج اگر میں وقت پر نہ پہنچتا تو شاید مام سارہ کی جان لے چکی ہوتیں۔

کیا؟؟؟؟؟

زلیخا تمہاری اتنی جرات!

دادی جی شدید غصے میں بہو کی طرف بڑھیں۔

کیوں کیا تم نے ایسا زلیخا؟؟؟؟؟

تم اس قدر گر جاو گی میں سوچ نہی سکتی تھی۔

سارہ بتاو بیٹا کیا ہوا؟

دانیال کے بابا سارہ کی طرف بڑھے۔

exponovels

سارہ نے پریشانی سے دانیال کی طرف دیکھا۔

ہاں سارہ بتاو کیا ہوا تھا؟

دانیال نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا تو سارہ نے ساری بات بتادی۔

تم قاتل ہو میرے بیٹے کی؟؟؟؟

دادی جی آنسو بہانے لگیں۔

میں نے کوئی قتل نہی کیا میں نے تو بس اتنا ہی کہا تھا۔۔۔۔چٹاخ۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتیں ایک زوردار تھپڑ ان کے چہرے پے پڑا۔

شرم آنی چاہیے تمہیں زلیخا بیگم۔۔۔۔اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی تمہیں یہ لگتا ہے کہ تمہاری کوئی غلطی نہی؟ شرمندہ ہونے کی بجائے اپنی بات پر ڈٹی ہو۔

دور ہو جاو میری نظروں سے۔۔۔۔۔

زلیخا بیگم نے ایک نظر سارہ کو دیکھا اور گال پر ہاتھ رکھے کمرے سے باہر چلی گئیں۔

حبا اور کامران بھی ان کے پیچھے کمرے سے باہر چل دیے۔

بیٹا ہمیں معاف کردو ہم تمہیں تحفظ نہی دے سکے۔

دادی جی سارہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولیں۔

نہی دادو جان ایسا مت بولیں۔

exponovels

اس میں آپ سب کی کوئی غلطی نہی ہے اور مجھے بڑی ماما سے بھی کوئی گلا نہی ہے وہ غصے میں تھیں۔

یہ تو تمہارا ظرف ہے بیٹا۔۔۔۔دانی خیال رکھو اس کا اور اسے اکیلی مت چھوڑنا۔

جی دادو میں یہی ہوں۔

دادا جی اور دادی جی دونوں کمرے سے باہر نکل گئے اور دانیال کے بابا بھی سارہ کے سر پے ہاتھ رکھ کر دکھی دل کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے۔

اب گھبرانے کی ضرورت نہی ہے سارہ میں ہوں تمہارے پاس۔

سارہ نے فقط مسکرانے پر اکتفا کیا۔

نہی میں ٹھیک ہوں آپ اپنے کمرے میں چلے جائیں۔

نہی میں کوئی رسک نہی لے سکتا۔جو آج ہوا دوبارہ نہی ہونا چاہیے۔

میں ناشتہ منگواتا ہوں۔

ماما۔۔۔۔بات تو سنیں۔۔۔۔حبا اور کامران دونوں ماں کے پیچھے کمرے میں گئے۔

دفع ہو جاو تم دونوں یہاں سے۔۔۔۔۔تم سب کے سب ملے ہوئے ہو اس لڑکی کے ساتھ۔

ماما سارہ بھابھی ایسی نہی ہیں، آپ ان سے اتنی بدگمان کیوں ہیں؟

ہاں ہاں تم بن جاو اب بھابھی کے دیور۔۔۔دو اسی کا ساتھ۔

ماں تو دشمن ہے تم سب کی۔

For more visit (exponovels.com)

مام ایسا نہی ہے۔۔۔۔ حبا آگے بڑھی۔

خبردار جو میرے پاس آئی تم۔۔۔۔ جاو اپنی لاڈلی بھابھی کے پاس اب وہی تم دونوں کی ماں ہے۔

مام اب ایسا تو نہ بولیں آپ۔۔۔۔ آج بھائی کی شادی ہے اور آپ غصہ کر رہی ہیں۔

ہاں ہاں میں ہی غصہ کر رہی ہوں۔۔۔۔ تم ایسا کرو جاو تم بھی اپنے بھائی کے پاس اور اس سے کہو تمہارے لیے بھی ایسی ہی لڑکی ڈھونڈ دے۔

میں غلط ہوں یہ تو نظر آتا ہے سب کو مگر جو تمہارے باپ نے اور بھائی نے کیا ہے میرے ساتھ اس کا کیا؟

میں نے جو کیا بہت اچھا کیا بلکہ بہت پہلے کرنا چاہیے تھا مجھے یہ۔

ڈیڈ کو کمرے میں آتے دیکھ کر حبا اور کامران چپ چاپ کمرے سے باہر نکل گئے۔

اتنا سب کچھ کرنے کے بعد تمہیں زرا شرمندگی نہی ہے بلکہ الٹا بچوں سے الجھ رہی ہو؟

کس بات کی شرمندگی؟؟؟؟

تمہارے بھائی کا مرنا ہارٹ اٹیک سے لکھا تھا تو اس میں میرا کیا قصور؟؟؟

اور رہی بات اس لڑکی کی تو اسے میں ہر گز برداشت نہی کروں گی اور نہ ہی اس شادی میں شرکت کروں گی۔

اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو ٹھیک ہے مگر میری ایک بات بھی کان کھول کر سن لو۔

تم اپنے بیٹے کی خوشیوں میں شامل نہ ہو کر اپنے پاوں پے خود ہی کلہاڑی مارو گی۔

اپنے بیٹے کو خود سے دور کرنے والی تم خود ہو گی۔

exponovels

دیکھنا پھر وہ دن بھی دور نہی ہو گا جب وہ تمہارے اس سلوک کی وجہ سے یہ گھر چھوڑنے پر مجبور ہو جائے گا۔

پھر کچھ نہی کر سکو گی تم۔۔۔۔ سمجھانا میرا فرض تھا باقی جیسے تمہاری مرضی۔

تمہارے نہ آنے سے یہ شادی رکے گی نہی۔

وہ غصے میں کمرے سے باہر نکل گئے۔

زلیخا بیگم سوچ میں پڑ گئیں، ایسا تو وہ کبھی سوچ بھی نہی سکتی تھیں۔

کچھ دیر بعد حبا ناشتہ لے آئی۔

حبا تم بھی بیٹھو ہمارے ساتھ ناشتہ کرو۔

دانیال نے کہا تو حبا نے انکار کر دیا۔

نہی بھائی آپ لوگ کریں مجھے باقی سب کو بھی ناشتہ پہچانا ہے۔

شکر ہے آپ دونوں کے درمیان سب ٹھیک ہو گیا ورنہ آپ دونوں نے تو ٹینشن ہی ڈالی ہوئی تھی۔

اور ہاں بھابھی رئیلی سوری آپ سے وہ نکاح والا جھوٹ بولنے کے لیے۔

نہی میں ناراض نہی ہوں حبا۔

ہونا بھی نہی چاہیے ویسے آپ لکی ہیں جو آپ کو بھائی مل گئے۔

اوہو میں چلتی ہوں۔۔۔۔۔ باتیں تو پھر بھی ہوتی رہیں گی۔

شروع کریں۔۔۔۔ حبا کے جاتے ہی دانیال نے ناشتے کی پلیٹ سارہ کی طرف بڑھائی۔

exponovels

میں بڑی ماما سے بات کرنا چاہتی ہوں ایک بار...

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی؟؟؟؟

دانیال کو حیرت ہوئی۔

جی۔۔۔۔

ٹھیک ہے ناشتہ کر کے چلتے ہیں۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ دونوں زلیخا بیگم کے کمرے کی طرف چل دیے۔

دروازہ ناک کیا تو وہ صوفے پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھیں۔

ان دونوں کو سامنے دیکھ کر منہ دوسری طرف موڑ لیا۔

بڑی ماما پلیز مجھے معاف کر دیں۔

زلیخا بیگم سارہ کی آواز پر اس کی طرف دیکھنے لگیں وہ زمین پر بیٹھی ان کے پاوں تھامے معافی مانگ رہی تھی۔

زلیخا بیگم پر تو جیسے حیرتوں کے پہاڑ آ گرے۔

حالانکہ غلطی ان کی اپنی تھی معافی انہیں مانگنی چاہیے تھی سارہ سے مگر یہاں تو سب الٹ تھا۔

دانیال بھی حیرت سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔

میں نہی چاہتی کہ میری وجہ سے آپ کے اور ان کے درمیان دوریاں پیدا ہو۔

میرے پاس کچھ نہی بچا آپ لوگوں کے سوا۔

exponovels

میں اپن قیمتی رشتے کھونا نہی چاہتی۔۔۔آپ کو مجھ سے جو بھی اختلافات ہیں اس کی سزا مجھے دیں مگر ان سے کبھی ناراض مت ہونا آپ۔

زلیخا بیگم کا دل نرم پڑنے لگا اور وہ تیزی سے اٹھی اور سارہ کو اپنے سامنے کھڑا کیا۔

بیٹیوں کی جگہ ماں کے قدموں میں نہی دل میں ہوتی ہے اتنا بول کر سارہ کو گلے سے لگا لیا۔

معافی تو مجھے مانگنی چاہیے تم سے۔۔۔ہو سکے تو مجھے معاف کر دو۔

نہی بڑی ماما آپ کو معافی مانگنے کی ضرورت نہی ہے۔

میری دعا ہے اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے۔

دانیال کے ہاتھ میں سارہ کا ہاتھ تھما کر دونوں کو گلے لگا لیا۔

دانیال کے بابا اسی وقت کمرے میں داخل ہوئے اور سامنے کا منظر دیکھ کر انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔

آپ بھی مجھے معاف کر دیں۔دیں۔۔اب وہ ہاتھ جوڑے شوہر کی طرف بڑھیں۔

معافی مجھ سے نہی اللہ سے مانگو۔

وہ شرمندگی سے آنسو بہانے لگیں۔

چلو بھئی تم دونوں کی شادی ہے آج تیاری نہی کرنی۔

جی ڈیڈ۔۔۔دانیال مسکراتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا اور سارہ بھی۔

نہی نہی۔۔۔۔اب آپ اپنے کمرے میں جائیں بھابھی کو اکیلا چھوڑ دیں۔

exponovels

دانیال سارہ کے ساتھ اس کے کمرے میں داخل ہونے ہی والا تھا کہ حبا نے ٹوک دیا۔

اب رخصتی سے پہلے آپ بھابھی سے نہی مل سکتے۔

یہ کیسی رسم ہے حبا ہٹو راستے سے، مجھے ضروری بات کرنی ہے سارہ سے۔

اب یہ ساری ضروری باتیں آپ رخصتی کے بعد کریئے گا۔

اس سے پہلے آپ بھابھی کو دیکھ بھی نہی سکتے۔

حبا کمرے کا دروازہ بند کر چکی تھی۔

بھائی آپ کا روم ڈیکوریٹ ہو رہا آپ دیکھ لیں اگر کوئی سیٹنگ کرنی ہے تو کامران کی آواز پر وہ پلٹ گیا۔

دانیال مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

بھابی کچھ دیر تک ہمیں پارلر کے لیے نکلنا ہے تب تک آپ اپنا ڈریس دیکھ لیں۔

حبا نے بیڈ پر پھیلائے لہنگے کی طرف اشارہ کیا۔

یہ ڈریس تو۔۔۔۔

جی بھابھی یہ وہی ڈریس ہے جو آپ کو پسند آیا تھا۔

بھائی نے پیک کروا لیا تھا۔

آپ پہن کر دیکھیں گی؟

نہی تیار ہوتے وقت ہی پہنوں گی مگر آج ڈوپٹہ سر پر رکھنا ہو گا ورنہ میں نہی پہن سکتی۔

exponovels

سارہ کی بات پر حبا کی ہنسی ہی نہی رک رہی تھی۔

Dont worry

آج آپ ڈوپٹہ سر پر ہی رکھیں گی۔

یہ جیولری بھی دیکھ لیں اور بیگلز۔۔۔۔یہ سب میں نے پسند کیا ہے آپ کے لیے۔

ہمم سب کچھ بہت اچھا ہے۔۔۔میں کبھی سوچ بھی نہی سکتی تھی کہ مجھے اتنا پیار کرنے والی فیملی ملے گی۔

وہ اس لیے بھابھی کیونکہ آپ خود بھی بہت پیاری ہیں اسی لیے ہم سب آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔

چلیں میں یہ سب پیک کر کے گاڑی میں رکھوا دیتی ہوں اور بھائی کی شیر وانی بھی نکال دوں۔

وہ ڈھونڈتے ہی نہ رہ جائیں۔

ماشااللہ۔۔۔۔بھائی کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔

شکریہ۔۔۔دانیال نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

میں آپ کی بات تو نہی کر رہی ان پھولوں کی بات کر رہی ہوں۔

حبا شرارتاً بولی۔

اوہ اچھا مجھے لگا میری تعریف کر رہی ہو۔

آپ کسی تعریف کے محتاج نہی ہیں البتہ کامی کو ضرورت ہے خود کو امپر وو کرنے کی۔

کیا مجھے کیا ہوا ہے؟

exponovels

کامی نے جلدی سے خود کو شیشے میں دیکھا۔

ہونے کیا ہے کچھ ہے ہی نہی تم میں۔۔۔۔یہ موٹی ناک بنٹے جیسی آنکھیں اور اتنی خطرناک مونچھیں۔

مونچھیں۔۔۔۔کہاں ہیں؟

یہ ہیں تو کاکروچ جیسی مونچھیں۔۔۔حبا اپنی بات مکمل کرتی ہوئی کمرے سے باہر بھاگی اور کامی اس کے پیچھے بھاگا۔

حبا کی بچی آج تمہیں نہی چھوڑوں گا۔

ارے یہ دونوں بھی ناں۔۔۔۔۔دانیال کی ماما کمرے میں داخل ہوئیں۔

یہ رہی تمہاری شیروانی۔۔۔حبا سے کہا تھا تمہیں دے آئے اور یہ وہی چھوڑ آئی۔

Thanks mom....

سارہ کو ایکسیپٹ کر کے آپ نے مجھے بہت بڑی خوشی دی ہے۔

تمہیں شکریہ کہنے کی ضرورت نہی ہے دانی۔

ٴٴجو لڑکی اپنے شوہر کی خاطر اپنی غلطی نا ہوتے ہوئے بھی جھک جائے ایسی بیوی قسمت والوں کا نصیب بنتی ہے،،

مجھے فخر ہے کہ سارہ میری بہو ہے۔

اب تم تیار ہو جانا ٹائم پر سات بجے بارات ہال پہنچنی ہے۔

میں سارہ کو بھی دیکھ لوں اسے پارلر بھیجنا ہے۔

حبا تو اپنے کاموں میں مگن ہے۔

exponovels

جی مام۔۔۔۔

ٹھیک سات بجے بارات ہال پہنچ گئی۔

سب دلہن کے انتظار میں بیٹھے تھے۔

حبا سارہ کو ساتھ لیے ہال میں داخل ہوئی مگر یہ کیا؟

سب کے چہرے پر حیرت تھی۔

سارہ نے گھونگھٹ اوڑھ رکھا تھا۔

دانیال کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی وہ سٹیج سے نیچے اترا اور سارہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

سارہ نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ دانیال کے ہاتھ پر رکھا اور سٹیج کے زینے طے کرتی ہوئی اوپر آ گئی۔

سب کے چہروں پر حیرانگی آ گئی کہ آج کے دور میں گھونگٹ کون اوڑھتا ہے۔

وہ کیا ہے ناں کہ بھابھی بہت گھبرا رہی تھیں اتنے لوگوں کے درمیان آنے میں اسی لیے مجھے ایسا کرنا پڑا بھائی۔

اٹس اوکے۔۔۔۔دانیال نے گہری سانس لی۔

ارے یہ کیا ہمیں دلہن کا چہرہ تو دکھاو بھئی۔۔۔ہر طرف سے آوازیں آنے لگیں۔

سارہ میں گھونگھٹ اٹھا رہا ہوں۔۔۔۔گھبرانے کی ضرورت نہی ہے میں ہوں تمہارے ساتھ۔

دانیال کی تسلی پر سارہ نے سر ہاں میں ہلایا۔

دانیال نے دونوں ہاتھ آگے بڑھائے اور سارہ کے چہرے سے گھونگھٹ ہٹا۔

exponovels

For more visit (exponovels.com)

یہ خوبصورت منظر کیمرے میں ریکارڈ ہو گیا۔

ہر طرف سے ماشااللہ۔۔۔کی آوازیں آرہی تھی جبکہ دانیال کی نظریں سارہ کے چہرے پر ہی جمی تھیں۔

افففف بھائی سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔حبا نے کہنی ماری تو دانیال ہوش میں آیا۔

سارہ نظریں جھکائے کھڑی رہی حبا نے اسے صوفے پر بٹھادیا تو دانیال بھی بیٹھ گیا۔

اسی پل اسفند مہوش کے ساتھ وہاں آگیا۔

Congractulations......

دونوں دوست گلے ملے۔

تمہیں بھی مبارک ہو آخر وہ وقت بھی آہی گیا جب تم بھی جورو کے غلام بن گئے۔۔۔دانیال نے اسفند کی کھچائی کی۔

پورے تیس منٹ لیٹ ہو تم اسفی۔۔۔

ارے کیا بتاوں یار مہوش تیار ہونے میں اتنا ٹائم لگاتی ہے کہ کیا بتاوں تمہیں۔

ہاں یہ تو ہونا ہی تھا۔۔۔دانیال کی بات پر دونوں نے قہقہ لگایا۔

زلیخا بیگم سٹیج پر آئیں اور سارہ کے ہاتھوں میں خوبصورت کنگھن پہنائے۔

اسی طرح سب باری باری آئے اور دونوں کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دیتے ہوئے رخصت ہوتے گئے۔

رخصتی کا وقت آیا تو دانیال کے بابا نے سارہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر رخصت کیا۔

exponovels

یہ وہ وقت ہوتا ہے جب ہر بیٹی کو ماں باپ کی اشد ضرورت ہوتی ہے، سارہ پھوٹ پھوٹ کر آنسو بہاتی رہی۔

خیر یہ وقت بھی گزر گیا۔

سارہ رخصت ہو کر دانیال کے کمرے میں آ گئی۔ گئی

گلاب کے پھولوں سے سجی اس سیج میں وہ خود بھی گلاب کا پھول لگ رہی تھی۔

سب گھر والے دعائیں دے کر کمرے سے رخصت ہوئے تو دانیال اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

مگر یہ کیا؟؟؟؟؟

حبا راستہ روکے دروازے میں کھڑی تھی۔

کیا؟؟؟؟؟

دانیال نے کندھے اچکائے۔

پیسے۔۔۔۔۔حبا نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

اس وقت تو نہیں ہیں میرے پاس صبح لے لینا۔

تو پھر ٹھیک ہے بھائی جب آپ کے پاس کیش ہو تب کمرے میں چلے جایئے گا۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ کہ میں آپ کی اکلوتی بہن ہوں اور آپ کا راستہ روکنا میرا حق ہے۔

what??

exponovels

جی۔۔۔

دیکھو ابھی تو میرے پاس کیش نہی ہے صبح لے لینا۔

promise???

ہاں ہاں وعدہ۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے جائیں اب آپ کمرے میں جا سکتے ہیں۔

Thanks alot mam....

دانیال نے اس کا کان کھینچا۔

حبا مسکراتی ہوئی وہاں سے چل دی۔

دانیال کمرے میں آیا تو سارہ گھونگھٹ اوڑھے بیٹھی تھی۔

دروازہ لاک کرتے ہوئے سارہ کی طرف بڑھا۔

جیسے ہی اس نے گھونگٹ اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا سارہ نے منہ دوسری طرف موڑ لیا اور ہاتھ آگے بڑھایا۔

پہلے منہ دکھائی۔۔۔۔۔

منہ دکھائی؟

یہ کس نے سکھایا تمہیں؟

حبا نے کہا تھا جب تک آپ مجھے گفٹ نہ دیں۔میں آپ کو چہرہ نا دکھاوں۔

exponovels

اوہ تواس کا مطلب یہ ہوا کہ بنا گفٹ کے چہرہ نہی دیکھ سکتا میں ؟

جی۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔اس نے سارہ کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگایا۔

سارہ نے تیزی سے اپنا ہاتھ واپس کھینچا۔

دانیال کا قہقہ کمرے میں گونجا۔۔۔کیا ہوا گفٹ ہی تو دے رہا تھا۔ تھا

بہت برے ہیں آپ ء پیچھے ہٹیں مجھے چینج کرنے جانا ہے۔

ایسے کیسے۔۔۔۔دانیال نے ہاتھ بڑھا کر گھونگھٹ اٹھایا۔

ابھی جی بھر کر دیکھ تو لوں تمہیں آخر کار اتنا خرچہ کیا ہے پارلر کا بار بار تھوڑی نا اتنی پیاری لگو گی تم۔

آپ کا مطلب میں ویسے پیاری نہی ہوں ؟

مجھے نہی بات کرنی آپ سے جا رہی ہوں چینج کرنے۔

سارہ اٹھنے ہی والی تھی کہ دانیال نے اس کے گرد بازو پھیلا کر فرار کی راہیں بند کر دیں۔

پہلے نماز پڑھ لیں خدا کا شکر ادا کر لیں پھر چینج کر لینا۔

جی۔۔۔۔سارہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

دونوں نے شکرانے کے دو نفل ادا کیے اور اپنی نئی زندگی کے لیے دعا مانگی۔

اب چینج کر سکتی ہو۔۔۔۔

سارہ ڈریسنگ کی طرف بڑھی اور جیولری اتارنے لگی۔

i can help....

دانیال مدد کے لیے سارہ کے پاس آرکا۔

سارہ مسکرادی اور دانیال کے سینے پر سر رکھے خود میں سکون اترتا محسوس کرنے لگی، دانیال بھی سکون سے آنکھیں موندے ان لمحوں کو محسوس کرنے لگا۔

راستہ چاہے جتنا بھی کٹھن ہو مسافر کو منزل مل ہی جاتی ہے بس ارادے مظبوط اور خدا پر بھروسہ ہونا چاہیے۔

ختم شدہ

exponovels